



بینک دولت پاکستان

ششماہی رپورٹ

2023-2024ء

پاکستانی معیشت کی کیفیت



پاکستانی معیشت کی کیفیت

2023-2024ء

14 مئی 2024ء



بینک دولت پاکستان

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی

ششماہی رپورٹ

برائے سال 2023-2024ء

© بینک دولت پاکستان، 2024ء
شعبہ معاشی پالیسی جائزہ

ایک جلد میں اشاعت
پاکستانی معیشت کی کیفیت کے بارے میں ششماہی رپورٹ

مطبع: پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ پریس کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ۔ شعبہ مطبوعات، کراچی

تعداد و طباعت: 700
صفحات کی تعداد: 150

ویب لنک



تاریخ طباعت: 10 مئی 2024ء

یہ رپورٹ قابل اطلاق قوانین کے تحت بینک دولت پاکستان کی جانب سے شائع کی گئی ہے۔ تعلیمی اور غیر تجارتی مقاصد کے لیے یہ رپورٹ جزوی یا کلی طور پر نقل کی جاسکتی ہے بشرطیکہ حوالہ دیا جائے کہ یہ بینک دولت پاکستان کی اشاعت ہے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر، اسٹیٹ بینک	جناب جمیل احمد (چیئر پرسن)
سیکرٹری، فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان	جناب امداد اللہ بوسال
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	ڈاکٹر علی چیمہ
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	ڈاکٹر سید اکبر زیدی
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب نجف یاور خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب فواد انور
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب زاہد ایف ابراہیم
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب محفوظ علی خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب محمد علی لطیف

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی۔

14 مئی 2024ء

محترم چیئرمین صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2)39 کے تحت، بینک دولت پاکستان کے بورڈ کی جانب سے مالی سال 2023-2024ء کے لیے پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق ششماہی رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

جمیل احمد

(جمیل احمد)

گورنر

چیئرمین، بورڈ آف ڈائریکٹرز

سید یوسف رضا گیلانی

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی۔

14 مئی 2024ء

محترم اسپیکر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2) 39 کے تحت، بینک دولت پاکستان کے بورڈ کی جانب سے مالی سال 2023-2024ء کے لیے پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق ششماہی رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

جمیل احمد

(جمیل احمد)

گورنر

چیئرمین، بورڈ آف ڈائریکٹرز

سرورایا صادق

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی۔

14 مئی 2024ء

عزت آف وزیر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2) 39 کے تحت، بینک دولت پاکستان کے بورڈ کی جانب سے مالی سال 2023-2024ء کے لیے پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق ششماہی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

جمیل احمد

(جمیل احمد)

گورنر

چیئرمین، بورڈ آف ڈائریکٹرز

محمد اورنگ زیب

وزیر خزانہ و محصولات

اسلام آباد

اظہارِ تشکر

تجزیہ کار:

ابواب:

1. عمومی جائزہ
 2. حقیقی شعبہ
 3. زری پالیسی اور مہنگائی
 4. مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ
 5. ادائیگیوں کا توازن
 6. پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج
- سجاد خان
محمد مظہر خان؛ شاہ حسین؛ رمیضاء؛ بتول
سیدہ خرم جعفری؛ فاطمہ خالق؛ جنید کمال؛ حرا غفار
سجاد خان؛ محمد فرحان اکبر؛ الماس کریم
محمد اکمل؛ مدثر علی خان؛ محمد اجلال خان؛ افصح خالد
صہیب جمالی؛ محمد اصغر خان؛ اناختک، علی احمد شاہ

منتظم مطبوعہ

سجاد خان

ڈائریکٹر

فدا حسین

مطبوعات جائزہ کمیٹیاں:

سلیمن اللہ (چیئرمین)؛ امین لودھی؛ سید عرفان علی؛ محمد علی ملک؛ اختر جاوید؛ محمد ندیم حنیف؛ وقاص احمد؛ عامر
انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی
حسن؛ اور فدا حسین

بورڈ کی تحقیق اور مطبوعات جائزہ کمیٹی سید اکبر زیدی (چیئرمین)؛ علی چیمہ؛ زاہد ایف ابراہیم

آراء اور تبصروں اور اعداد و شمار سے متعلق تعاون پر شعبہ ہائے مالیاتی حکام، زری پالیسی، تحقیق، بنیادی شماریات؛ شماریاتی خدمات اور اختراعات؛ ملکی بازار و زری انتظام؛ ایس ایم ای ہاؤسنگ اور پائیدار مالیات؛
نظام ادائیگی پالیسی و نگرانی؛ شعبہ زر مبادلہ امور؛ اور نقل و حمل کی فراہمی پر کارپوریٹ خدمات اور اسٹریٹجک پلاننگ؛ اور شعبہ زیریں و بیرونی ابلاغ کا بھی شکریہ۔

ترجمہ ٹیم

نگراں

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

حمیرا شرف

فیضان رحیم

محمد خالد حسین

ابواب

1	عمومی جائزہ	1	1
3	عمومی جائزہ	1.1	
7	معاشی منظر نامہ	1.2	
9	حقیقی شعبہ	2	2
11	اقتصادی نمو	2.1	
12	زراعت	2.2	
20	صنعت	2.3	
27	خدمات	2.4	
28	افراد کی قوت کی منڈی	2.5	
31	زری پالیسی اور مہنگائی	3	3
33	پالیسی جائزہ	3.1	
34	عالمی مہنگائی اور زری پالیسی رد عمل	3.2	
35	پاکستان کے زری مجموعے	3.3	
43	تجی شعبے کو قرضہ	3.4	
47	مہنگائی	3.5	
57	مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ	4	4
59	مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ	4.1	
61	محاصل	4.2	
66	وفاقی اخراجات	4.3	
68	صوبائی مالیاتی سرگرمیاں	4.4	
70	سرکاری قرضہ	4.5	
76	سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات	4.6	

81	ادائیگیوں کا توازن	5	
83	عالمی پیش رفتیں	5.1	
84	پاکستان کا توازنِ ادائیگی	5.2	
87	جاری کھاتہ	5.3	5
91	مالی کھاتہ	5.4	
94	شرح مبادلہ اور ذخائر	5.5	
96	تجارتی کھاتہ	5.6	
105	پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج	6	
107	تعارف	6.1	
110	پاکستان میں مہنگائی کا تعین کرنے والے عوامل	6.2	6
121	پالیسی اور ساختی چیلنجز	6.3	
132	اختتامی کلمات	6.4	
143	ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح		
147	فرہنگ		
	پاکسز		
19	پاکستان میں کم از کم امدادی قیمت کا طریقہ کار۔ بین الاقوامی بہترین روایات سے سبق	2.1	باس
54	خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں آنے والے دھچکوں کے دورِ مٹائی کے اثرات کی تفہیم	3.1	باس
108	پاکستان میں مہنگائی کی حد کی مخصوص سطح	6.1	باس
116	تعمینہ کاری کا طریقہ	6.2	باس

اشغال کی فہرست	
4	شکل 1.1 طلبی اظہاریوں میں نمو
4	شکل 1.2 عمومی اور توزی گرائی کے رجحانات
5	شکل 1.3 مہنگائی کی توقعات
6	شکل 1.4 الف سودی ادائیگیاں بطور فیصد جی ڈی پی
6	شکل 1.4 ب سودی ادائیگیاں بطور فیصد مجموعی حاصل
6	شکل 1.5 سرکاری قرضہ
7	شکل 1.6 بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہاریے
7	شکل 1.7 پاکستان کا توازن ادائیگی
8	شکل 1.8 اعتماد کاروبار
11	شکل 2.1 الف خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار میں نمو
11	شکل 2.1 ب پنجاب: صنعتی روزگار اور ایل ایس ایم میں سال بسال نمو
11	شکل 2.1 ج پیداوار میں اضافے اور کمی ظاہر کرنے والے ایل ایس ایم کے شعبوں کی تعداد
14	شکل 2.2 فصلوں کی پیداوار اور یاہنت کے لحاظ سے پاکستان کی درجہ بندی
14	شکل 2.3 خریف کے دوران آب پاشی کے پانی کی رسد (اپریل تا ستمبر)
15	شکل 2.4 الف خریف کے دوران یوریا کا استعمال اور قیمت
15	شکل 2.4 ب خریف کے دوران ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت
15	شکل 2.5 ڈی اے پی اور یوریا کی عالمی قیمتیں
17	شکل 2.6 کپاس کی فصل
17	شکل 2.7 گنے کی فصل
18	شکل 2.8 چاول کی فصل
18	شکل 2.9 مکئی کی فصل
21	شکل 2.10 ایشیاسازی کے کوانٹم انڈیکس میں نمو
21	شکل 2.11 پیداوار میں اضافے اور کمی ظاہر کرنے والے شعبہ جات
23	شکل 2.12 پہلی ششماہی میں مجموعی نمو
24	شکل 2.13 پہلی ششماہی میں غذائی پیداوار کی مجموعی نمو میں حصہ
24	شکل 2.14 پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں نمو
24	شکل 2.15 پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات اور فروخت

25	پہلی ششماہی میں طبی مصنوعات کی پیداوار میں نمو	شکل 2.16
25	پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی پیداوار میں نمو	شکل 2.17
26	پہلی ششماہی میں سینٹ کی پیداوار اور ترسیل میں نمو	شکل 2.18
26	پہلی ششماہی میں فولاد کی پیداوار میں نمو	شکل 2.19
26	انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکاری کا حجم	شکل 2.20
28	پنجاب: جولائی تا نومبر کے دوران اہم شعبہ جات میں روزگار میں نمو	شکل 2.21
28	سندھ: جولائی تا اکتوبر کے دوران اہم شعبہ جات میں روزگار میں نمو	شکل 2.22
29	اعتماد کاروبار سروے: روزگار کے اشاریے	شکل 2.23
29	اعتمادِ صارف سروے بے روزگاری کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ)	شکل 2.24
30	شعبہ خدمات کی اجرتوں میں نمو	شکل 2.25
34	صارف اشاریہ قیمت کی شہری باسکٹ۔ تعدد کی تقسیم	شکل 3.1 الف
34	صارف اشاریہ قیمت کی دیہی باسکٹ۔ تعدد کی تقسیم	شکل 3.1 ب
35	صارف اشاریہ قیمت عمومی مہنگائی	شکل 3.2
35	ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی معیشتوں میں کرنسیوں کی قدر میں اضافہ / کمی	شکل 3.3
35	توزی مہنگائی	شکل 3.4
36	پالیسی ریٹ کے فیصلوں کا اعلان کرنے والی ابھرتی معیشتوں کی تعداد	شکل 3.5 الف
36	پالیسی ریٹ کے فیصلوں کا اعلان کرنے والی ترقی یافتہ معیشتوں کی تعداد	شکل 3.5 ب
36	خالص بیرونی اثاثوں کا سہ ماہی بہاؤ	شکل 3.6
37	بہ وزن اوسط ڈپازٹ کی شرح*	شکل 3.7
38	صارفین کے بچت ڈپازٹس کا سہ ماہی بہاؤ	شکل 3.8
38	بینکوں سے حکومت کی قرض گیری	شکل 3.9
39	پہلی ششماہی مالی سال 24ء کے دوران ٹی بلوں کی نیلامی کا خلاصہ	شکل 3.10
41	پی آئی بی بیٹریٹنگ اور ہدف کا تناسب (مالی سال 24ء)	شکل 3.11
41	خطِ یافت*	شکل 3.12
42	شینینہ ریپومارکیٹ	شکل 3.13
42	یومیہ اوسط شینینہ شرح کا پالیسی ریٹ سے انحراف	شکل 3.14
43	پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضہ	شکل 3.15
43	نجی شعبے کا قرضہ	شکل 3.16

44	اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیمیں۔ پہلی ششماہی	شکل 3.17
44	مالی اظہاریے *	شکل 3.18
45	ٹیکسٹائل شعبے کے منتخب مالی اظہاریے (جولائی تا ستمبر)	شکل 3.19
47	پہلی ششماہی میں صارفین کی کاروباری کارکردگی	شکل 3.20
47	شہری مہنگائی میں اہم حصہ دار	شکل 3.21
48	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اجزائے ترکیبی	شکل 3.22
49	گندم کے نرخ (شہری)	شکل 3.23
49	دودھ کے نرخ (شہری)	شکل 3.24
50	تیار غذاؤں کی قیمت پر اثر انداز تھوک اشاریہ قیمت کی اہم اشیا	شکل 3.25
50	بکلی کی قیمتوں میں سہ ماہی ردوبدل	شکل 3.26
51	فیول چارج ایڈجسٹمنٹ	شکل 3.27
52	موٹر ایندھن کے نرخوں کے اجزائے ترکیبی	شکل 3.28
53	بلند تعدد کے اظہاریے (تین ماہی حرکت پذیر اوسط)	شکل 3.29
53	عمومی اور قومی مہنگائی کے رجحانات (شہری)	شکل 3.30
53	مہنگائی کی توقعات	شکل 3.31
54	خام مال کی لاگت، اجرتیں، اور قومی مہنگائی	شکل 3.32 الف
54	غذا اور توانائی کی مہنگائی بمقابلہ اجرتیں	شکل 3.32 ب
54	مالی اظہاریے * (سال بسال نمو)	شکل 3.33
61	پہلی ششماہی میں مجموعی وفاقی ٹیکسز میں بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ	شکل 4.1
64	ٹیکس حاصل میں نمو اور کلیدی معاشی عوامل میں حرکیات	شکل 4.2
64	کارپوریٹ انکم ٹیکس۔ پہلی سہ ماہی	شکل 4.3
65	غیر مسابقتی بولیاں اور شرح سود	شکل 4.4 الف
65	غیر مسابقتی بولیوں کا رجحان	شکل 4.4 ب
66	مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں غیر ٹیکس حاصل کے اجزائے ترکیبی	شکل 4.5
69	پہلی ششماہی میں صوبائی آمدن کی کارکردگی	شکل 4.6
69	سرکاری قرض میں تبدیلی کے ذرائع	شکل 4.7
71	سرکاری قرض کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی	شکل 4.8
72	پہلی ششماہی میں سرکاری قرض کے اجزائے ترکیبی	شکل 4.9

72	شکل 4.10	پہلی ششماہی میں حکومت کی بازا ادائیگی کی استعداد
72	شکل 4.11	پہلی ششماہی میں اداروں کے زیر تحویل ملکی قرض
72	شکل 4.12	حکومتی تمسکات کا واجب الادا اسٹاک - بلحاظ و شیئہ جات
73	شکل 4.13	انعامی بانڈز میں رقوم کی مجموعی اور خالص آمد
74	شکل 4.14	قومی بچت اسکیموں میں بہاؤ (انعامی بانڈز نکال کر)
74	شکل 4.15	این ایس ایس تمسکات پر اوسط شرح منافع
76	شکل 4.16 الف	ملکی قرض پر سود کی ادائیگیاں
76	شکل 4.16 ب	ٹی بلز پر سود کی ادائیگیاں
76	شکل 4.16 ج	غیر فنڈ قرض پر سود کی ادائیگیاں
77	شکل 4.17	پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی ادائیگیوں کا زمرہ وار حصہ
77	شکل 4.18	پہلی ششماہی کے دوران مجموعی بیرونی ادائیگیوں کی تفصیل
83	شکل 5.1	اہم معیشتوں میں اوسط حقیقی جی ڈی پی کی نمو
83	شکل 5.2	اجناس کی عالمی قیمتیں
84	شکل 5.3	سرحد پار انضمام اور تحویل کے سودے
84	شکل 5.4	سرمایہ جاتی بہاؤ اور امریکی ڈالر کا اشاریہ - سال بسال تبدیلی
84	شکل 5.5	پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن
86	شکل 5.6	م س 24ء کی پہلی ششماہی میں زرمبادلہ منڈیوں سے متعلق اقدامات
87	شکل 5.7	برآمدات بلحاظ جی ڈی پی فیصد*
87	شکل 5.8	جاری کھاتے کا توازن
88	شکل 5.9	جہاز رانی کی لاگت
89	شکل 5.10	بنیادی آمدنی کھاتہ
90	شکل 5.11	پاکستان میں کارکنوں کی ترسیلات زر کی آمد
91	شکل 5.12	کارکنوں کی ترسیلات زر
91	شکل 5.13	مالی کھاتہ*
92	شکل 5.14	شعبہ وار خالص براہ راست بیرونی سرمایہ کاری - سال بسال تبدیلی
92	شکل 5.15	شعبہ وار خالص بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری پہلی ششماہی م س 24ء
93	شکل 5.16	روشن ڈیمینٹل اکاؤنٹ کے خالص بہاؤ میں تبدیلی
93	شکل 5.17	زرمبادلہ قرضوں کی آمد کی تفصیل

94	زر مبادلہ کے ذخائر اور اوسط شرح مبادلہ	شکل 5.18 الف
94	پاکستان کے زر مبادلہ کے ذخائر *	شکل 5.18 ب
95	شرح مبادلہ کے رجحانات اور کرب مارکیٹ پر بیمیم	شکل 5.19
95	امریکی ڈالر کے مقابلے میں شرح مبادلہ میں تبدیلی	شکل 5.20
96	حقیقی اور نامیہ مؤثر شرح مبادلہ: ابھرتی ہوئی منڈیاں	شکل 5.21 الف
96	حقیقی اور نامیہ مؤثر شرح مبادلہ: پاکستان	شکل 5.21 ب
96	ماہانہ برآمدات	شکل 5.22
96	چاول کی عالمی قیمتوں میں نمو	شکل 5.23
97	ٹیکسٹائل برآمدات کی کارکردگی: پہلی ششماہی م س 24ء	شکل 5.24
98	اچھرتی معیشتوں کی برآمدی قیمتوں کا رجحان	شکل 5.25 الف
98	روایتی منڈیوں میں درآمدی قیمتوں کا رجحان	شکل 5.25 ب
99	امریکی ملبوساتی درآمدات۔ اکائی مالیت میں تبدیلی	شکل 5.26 الف
99	یورپی یونین کی ملبوساتی درآمدات: اکائی مالیت میں تبدیلی	شکل 5.26 ب
100	یورپی یونین میں ٹیکسٹائل مصنوعات کی ملکی قیمتیں	شکل 5.27
100	جزوہ درآمدات	شکل 5.28
101	توانائی درآمدات اور بیٹریولیم مصنوعات کی ملکی فروخت	شکل 5.29 الف
101	خام تیل کی عالمی قیمتیں	شکل 5.29 ب
101	بجلی کی ذرائع کے لحاظ سے پیداوار	شکل 5.30
102	اہم غذائی اجناس کی عالمی قیمتیں	شکل 5.31
103	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات	شکل 5.32
103	مشینری کی درآمدات: پہلی ششماہی	شکل 5.33 الف
103	موبائل فون کی درآمدات: پہلی ششماہی	شکل 5.33 ب
107	دہائیوں میں اوسط مہنگائی	شکل 6.1
109	پاکستان کی مہنگائی * اور ترقی یافتہ ممالک میں * اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی وار مہنگائی	شکل 6.2 الف
109	پاکستان کی مہنگائی * اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی وار مہنگائی *	شکل 6.2 ب
109	ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی وار مہنگائی	شکل 6.2 ج
110	پاکستان میں مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ	شکل 6.3
111	غذائی مہنگائی	شکل 6.4 الف

111	توانائی مہنگائی	شکل 6.4 ب
112	تیل کی عالمی قیمتوں میں سال بسال تبدیلی	شکل 6.5 الف
112	مالیاتی توازن بطور جی ڈی پی کا فیصد	شکل 6.5 ب
112	زرفاضل	شکل 6.5 ج
112	پاکستان میں غیر یقینی صورت حال کا اشاریہ	شکل 6.5 د
112	شرح مبادلہ (-کی/+اضافہ)	شکل 6.5 ہ
112	بڑے سیلابی مواقع	شکل 6.5 و
113	ابتدائی توازن بطور جی ڈی پی کا فیصد	شکل 6.6
114	شرح مبادلہ (+اضافہ - کمی) اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات کے درمیان تعامل (دسمبر 2017ء تا دسمبر 2023ء)	شکل 6.7 الف
114	شرح مبادلہ (+اضافہ - کمی) اور صارفین کی مہنگائی کی توقعات (مارچ 2012ء تا دسمبر 2023ء)	شکل 6.7 الف
119	حقیقی اوسط مہنگائی میں حصہ	شکل 6.8
120	مہنگائی کے ماہانہ دھچکوں میں حصہ	شکل 6.9
121	زری پالیسی نظام کے مطابق مہنگائی	شکل 6.10
123	اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی کی تاریخ	شکل 6.11
126	خالص میزانی قرضوں کے اجزائے ترکیبی	شکل 6.12
127	ادائیگی قرض کی صلاحیت	شکل 6.13
128	وفاقی زراعت کے رجحانات	شکل 6.14
128	مہنگائی * بلحاظ تجارتی کشادگی	شکل 6.15
129	زرخوں کی اطلاقی شرحوں کا رجحان	شکل 6.16
130	پاکستان میں مہنگائی اور لیبر کی پیداواریت کا ربط	شکل 6.17
131	درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کا کل آبادی میں حصہ	شکل 6.18
132	درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی نمو اور کل آبادی میں فرق	شکل 6.19
132	انحصار کا تناسب - مجموعی	شکل 6.20 الف
132	انحصار کا تناسب - نو عمر افراد میں	شکل 6.20 ب
132	انحصار کا تناسب - بوڑھوں میں	شکل 6.20 ج

جدول کی فہرست

3	منتخب معاشی اظہاریے	جدول 1.1
8	مالی سال 24ء کے معاشی اہداف اور پیش گوئیاں	جدول 1.2
12	جی ڈی پی کی نمو	جدول 2.1
13	زرعی شعبے کے خام اضافہ قدر (جی وی اے) میں نمو	جدول 2.2
14	خریف کی فصلوں کے لیے بیج کی دستیابی	جدول 2.3
16	پہلی ششماہی میں زرعی قرضوں کی تقسیم	جدول 2.4
19	مالی سال 24ء کے لیے گندم کے اہداف	جدول 2.5
20	خریف کی دیگر فصلیں	جدول 2.6
20	ریج کی دیگر فصلیں	جدول 2.7
21	صنعتی شعبے کے خام اضافہ قدر (جی وی اے) میں نمو	جدول 2.8
22	پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے اہم شعبوں میں مجموعی نمو اور حصہ	جدول 2.9
23	پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل اور ملبوسات	جدول 2.10
27	شعبہ خدمات کے خام اضافہ قدر میں نمو	جدول 2.11
37	زری مجموعے (پہلی ششماہی)	جدول 3.1
39	اجناسی مالکاری	جدول 3.2
40	م س 24ء جولائی تا دسمبر کے دوران نیلامی کا خلاصہ	جدول 3.3
41	بازار زر کے سودوں کا اوسط واجب الادا اسٹاک	جدول 3.4
44	خام مال کی قیمتیں - پہلی ششماہی	جدول 3.5
46	نئی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے	جدول 3.6
51	صارف اشاریہ قیمت اوسط ہنگامی	جدول 3.7
52	گیس کے چارجز میں ردوبدل گھریلو شعبہ شش 1 م س 24ء کے دوران	جدول 3.8
59	مجموعی مالیاتی اظہاریے	جدول 4.1
61	گذشتہ پانچ برسوں کے مقابلے میں مجموعی مالیاتی اظہاریوں کی کارکردگی	جدول 4.2
62	پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں	جدول 4.3
67	وفاقی اخراجات	جدول 4.4
68	مارک اپ ادائیگیوں کا کلیدی مالیاتی اظہاریوں کے ساتھ تناسب	جدول 4.5
69	سبسڈیز کے اجزا	جدول 4.6
70	پہلی ششماہی میں مجموعی صوبائی مالیاتی حسابات	جدول 4.7
73	پہلی ششماہی میں حکومت کے ملکی قرضے اور واجبات	جدول 4.8

75	پہلی ششماہی میں حکومت کے بیرونی قرضے	جدول 4.9
78	پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی ادائیگیاں اور مصارف	جدول 4.10
79	پہلی ششماہی میں سرکاری بیرونی قرض کی واپسی	جدول 4.11
85	پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن	جدول 5.1
88	خدمات کا تجارتی کھاتہ	جدول 5.2
90	کارکنوں کی ترسیلات زر	جدول 5.3
97	پاکستان کی بیرونی تجارت	جدول 5.4
98	ممالک کے لحاظ سے پاکستان کی برآمدات	جدول 5.5
99	غیر ٹیکسٹائل برآمدات۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں حجم اور قیمت کا اثر	جدول 5.6
102	مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات	جدول 5.7
118	کلیدی عوامل* کے مجموعی ترسیلی اثرات	جدول 6.1
122	مرکزی بینک خود مختاری اشاریہ	جدول 6.2
125	مہنگائی کا بدنی نظام اپنانا	جدول 6.3



1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینے مالی سال 24ء کی جولائی تا دسمبر کی مدت کے اعداد و شمار کی بنیاد پر تیار کیے گئے جنہیں مارچ 2024ء میں اس وقت دستیاب اعداد و شمار اور حالات کے مطابق حتمی شکل دی گئی۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار

شرح نمو (فیصد)	مالی سال 23ء		مالی سال 24ء	
	شش 1	شش 2	سہ 1	سہ 2
حقیقی جی ڈی پی	1.6	-1.9	2.5	1.0
شعبہ زراعت	1.8	2.7	8.6	5.0
شعبہ خدمات	2.2	-2.0	0.9	0.01
شعبہ صنعت	-0.6	-6.7	-0.2	-0.8
ایل ایس ایم ایف	-1.6	-16.9	-0.9	0.5
قومی سلفق الف	25.1	33.1	29.0	28.6
نئی شعبے کا قرضہ	6.5	-3.9	-2.1	6.5
رشد زر (ایم ڈی)	1.2	12.8	0.0	4.5
برآمدات	-6.7	-20.9	-5.2	21.1
درآمدات	-16.0	-36.5	-25.4	-1.2
شرح مبادلہ اضافہ (+) / کمی (-)	-24.1	-31.8	-20.1	-21.3
ایف بی آر ٹیکس حاصل	17.4	16.1	24.9	35.3
پالیسی ریٹ (ختم مدت)	16.0	22.0	22.0	22.0
ارپ ڈالر				
ترسیلات زر	14.4	12.9	6.3	7.1
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	0.6	0.9	0.4	0.5
زر مبادلہ کے قرضے (خالص)	-0.8	-1.2	2.9	0.3
جاری کھاتے کا توازن	-3.6	1.4	-1.0	0.2
اسٹیٹ بینک کے سیال زر مبادلہ ذخائر (ختم مدت)	5.6	4.4	7.6	8.2
فیصدی ڈی بی				
مالیاتی توازن	-2.0	-5.8	-0.9	-1.3
بنیادی توازن	1.1	-2.0	0.4	1.3

ماخذ: ایس پی اے پاکستان دفتر شماریات؛ اسٹیٹ بینک؛ وزارت خزانہ

دوران زراعت اور ایل ایس ایم میں بحالی کے مطابق تھوک اور خرہ تجارت میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششہا کے دوران براڈ بینڈ صارفین میں 5.6 فیصد اضافے کی وجہ سے اطلاعاتی اور مواصلاتی خدمات میں بھی نمو ہوئی۔ نقل و حمل اور ذخیرہ کاری کی خدمات کی نمو کچھ کم ہوئی جس کی عکاسی شعبہ نقل و حمل کو پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی کے ساتھ ساتھ کمرشل گاڑیوں کی فروخت سے ہوتی ہے۔ دوسری جانب مالیت و بیمہ اور عمومی حکومتی خدمات میں کمی ریکارڈ کی گئی۔

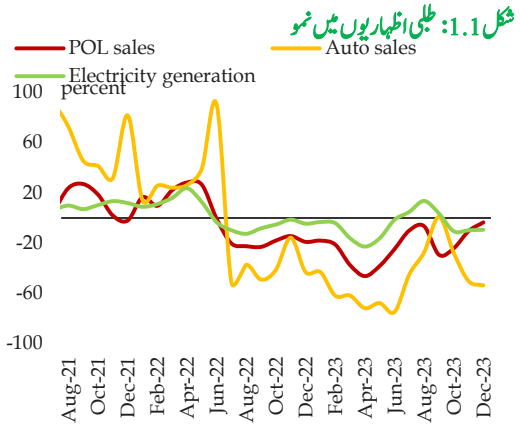
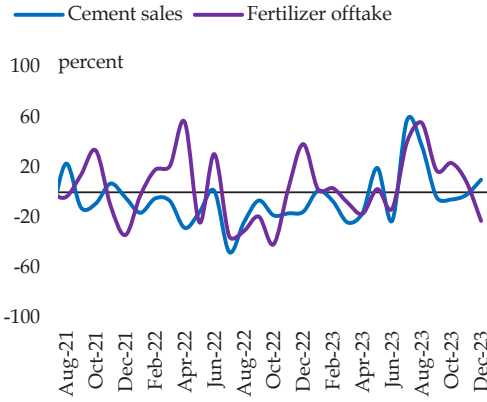
1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 24ء کی پہلی ششہا کے دوران پاکستان کے کئی معاشی حالات میں قدرے بہتری آئی۔ پچھلے سال کے دوران سکڑاؤ کے برخلاف حقیقی اقتصادی سرگرمیاں تھوڑی بحال ہوئیں جبکہ آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹیٹ بینک آریٹجمنٹ (ایس بی اے) نے بیرونی کھاتے پر دباؤ کم کرنے میں مدد کی۔ اس دوران مسلسل تخفیفی زرعی اور مالیاتی پالیسیوں، بہتر زرعی پیداوار اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی کے باعث جاری کھاتے کا خسارہ کافی حد تک کم ہو گیا۔ محدود ملکی طلب کے باوجود مہنگائی کا دباؤ بلند سطح پر برقرار رہا (شکل 1.1)۔

حقیقی جی ڈی پی میں مالی سال 24ء کی پہلی ششہا کے دوران 1.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششہا میں 1.6 فیصد نمو اور مالی سال 23ء کی دوسری ششہا میں 1.9 فیصد کا سکڑاؤ دیکھا گیا تھا (جدول 1.1)۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششہا کے دوران نمو میں زراعت کا کردار نمایاں ترین رہا اور کپاس اور چاول کی پیداوار میں خاصا اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ سازگار موسمی حالات، خام مال کی بہتر دستیابی اور پالیسی ترغیبات تھیں۔ ان عوامل نے کسانوں کو گندم کا زیر کاشت رقبہ بڑھانے کی بھی ترغیب دی۔

شعبہ زراعت میں بحالی نے کچھ زرعی صنعتوں کو سہارا دیا۔ اس کے علاوہ درآمدی ترجیحی اقدامات کے خاتمے سے اس صنعت کے لیے خام مال کی دستیابی میں بہتری آئی۔ اس حقیقت کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی ششہا کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششہا کے دوران بڑے پیمانے پر ایشیا سازی (ایل ایس ایم) میں کافی کم سکڑاؤ سے ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایل ایس ایم پیداوار میں گذشتہ پانچ سہ ماہیوں میں سکڑاؤ کے بعد مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ سخت مالیاتی اور زرعی پالیسیوں اور گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مہنگی توانائی اور پست ملکی طلب کے باوجود ایسا ہوا۔

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی بہتر کارکردگی کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششہا میں شعبہ خدمات کی نمو گھٹ گئی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششہا کے



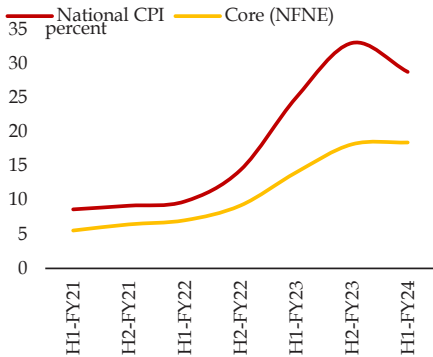
Sources: PBS, APCMA, OCAC, NEPRA and PAMA

ہونے والے اپنے تمام اجلاسوں میں سخت زری پالیسی موقف کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

مالیاتی استحکام اور ذخیرہ اندوزی اور اسمگلنگ کو روکنے کے لیے حکومت کے انتظامی اقدامات کے ہمراہ زری سختی کے مؤثر اثرات کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کی رفتار کم ہوئی۔ خاص طور پر قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مئی 2023ء میں 38.0 فیصد کے نقطہ عروج سے دسمبر میں 29.7 فیصد سال بسال تک گر گئی۔

بنیادی توازن میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران محصولات میں بھرپور نمونگی وجہ سے بلند تر فاضل درج کیا گیا جو غیر سودی اخراجات میں اضافے سے

شکل 1.2: عمومی اور قومی گرانی کے رجحانات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

پست ملکی طلب اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باوجود قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (NCPI) بلند سطح پر رہی جس کا سبب طویل عرصے سے موجود ساختی مسائل، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، حکومتی اخراجات میں اضافہ اور رسدی دھچکے تھے (شکل 1.2)۔ خاص طور پر بلند مہنگائی کی توقعات کے ساتھ غذا اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں اضافے نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کو 28.8 فیصد تک پہنچا دیا جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 25.0 فیصد تھی (شکل 1.3)۔ اس کے علاوہ سیاسی غیر یقینی صورت حال اور کمزور سرکاری انتظام، جس سے مارکیٹ کی خامیوں، ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور قیمتوں میں ہیرا پھیری کے اثرات بڑھ گئے، نے بھی مہنگائی کے ماحول میں اپنا حصہ ڈالا۔

اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں قومی گرانی مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کی سطح کے آس پاس مستحکم ہو گئی، تاہم یہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی۔ متعدد عوامل بشمول بلند خام مال لاگت، بالواسطہ ٹیکسوں میں اضافے اور مالی سال 24ء کے بجٹ میں اعلان کردہ کم از کم اجرت میں اضافے کے نفاذ کے ساتھ غذا اور توانائی کی ایشیا کی سرکاری قیمتوں کے دور ثانی کے اثرات قومی گرانی میں تسلسل کے ذمہ دار تھے۔ بلند مہنگائی اور اس میں اضافے کی توقعات کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں

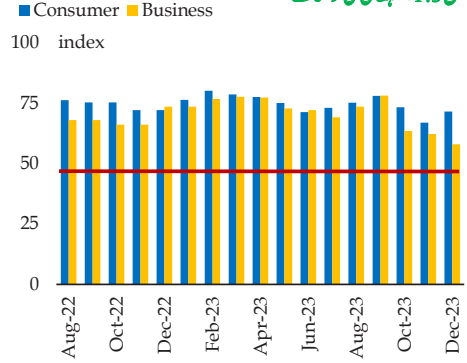
جون 2023ء کے آخر کے مقابلے میں بنیادی توازن اور پاکستانی روپے کی قدر میں بہتری نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرض اکٹھا ہونے کی رفتار کو کچھ سست کر دیا۔ تاہم قرض کی واپسی کے بڑھتے ہوئے بوجھ کے پیش نظر سرکاری قرضوں کا بڑھتا ہوا ذخیرہ تشویش کا باعث بنا ہوا ہے (شکل 1.5)۔ ہیٹ تریکی کے لحاظ سے ملکی قرضوں کا حصہ بڑھ گیا کیونکہ حکومت نے خسارے کو پورا کرنے کے لیے ملکی ذرائع پر زیادہ انحصار کیا۔ مزید یہ کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرض کا خا کہ عرصیت طویل ہو گیا جس نے اجرائے ثانی کے خطرے کو کافی کم کر دیا۔ بہر کیف نو قیمت بندی کا خطرہ اب بھی برقرار ہے کیونکہ فنانسنگ کا بڑا حصہ رواں شرح کے آلات کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا۔

قرض کی پائیداری کے نقطہ نظر سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرمبادلہ کی آمدنی کے مقابلے میں بیرونی قرضوں کی واپسی میں معمولی بہتری آئی تاہم اس کا طویل مدتی رجحان واپسی کی صلاحیت میں بتدریج کمی کی نشاندہی کرتا ہے (شکل 1.6)۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران طے شدہ ادا کیوں کو پورا کرنے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے لیے خاطر خواہ رقوم حاصل کرنے کے باوجود بیرونی قرضوں کی واپسی کا بڑھتا ہوا بوجھ ایک اور چیلنج ہے۔

آئی ایم ایف کے ایس بی اے کی منظوری نے بیرونی قرضوں کے حصول کی رکاوٹوں کو تیزی سے دور کر دیا جس کے نتیجے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران آنے والی رقوم میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں کم طے شدہ بیرونی قرضوں کی ادا کیوں اور جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں کمی نے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر کو تقویت دی (شکل 1.7)۔ اس صورت حال اور اس کے ہمراہ ستمبر کے اوائل میں اسٹیٹ بینک کی متعارف کردہ ایکسیچج کمپنیوں سے متعلق اصلاحات اور حکومت کے انتظامی اقدامات نے ستمبر 2023ء کے وسط سے شرح مبادلہ پر دباؤ کو کم کرنے میں مدد دی۔

جاری کھاتے کے خسارے کے گھٹنے کا بنیادی سبب درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافے کی وجہ سے تجارتی خسارے میں نمایاں کمی ہے۔ مسلسل تخفیفی پالیسیوں کے باعث محدود ملکی طلب کو روکنا، عالمی اجناس کی قیمتوں میں آتا

شکل 1.3: مہنگائی کی توقعات

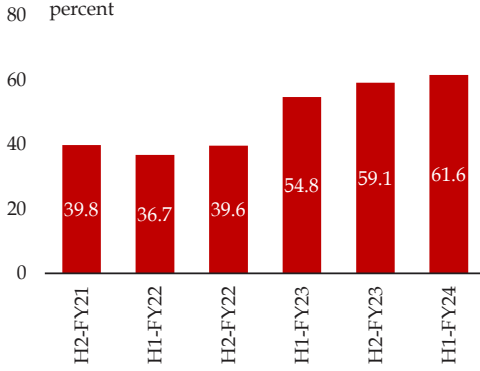


Source: State Bank of Pakistan

تجاوز کر گیا۔ تاہم مالیاتی خسارہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں معمولی سا زیادہ رہا جس کا بنیادی سبب سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ تھا (شکل 1.4 الف اور 1.4 ب)۔ بجلی کی سبسڈی کی تقسیم میں اضافے، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کے واجبات کے تصفیے کے لیے گرانٹس اور سول حکومت، دفاع اور پینشن کو چلانے کے لیے بلند تر اخراجات کی وجہ سے بھی غیر سودی اخراجات میں اضافہ ہوا۔

دوسری طرف مجموعی آمدنی میں جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے اضافہ زیادہ تر بلند نان ٹیکس محاصل کی بنا پر تھا کیونکہ ٹیکس تاجی ڈی پی تناسب صرف تھوڑا سا بہتر ہوا۔ نئے ٹیکس اقدامات، اقتصادی سرگرمیوں میں معتدل بحالی، بلند مہنگائی، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور کارپوریٹ منافع اور ڈپازٹس پر ریٹرن میں اضافے نے فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی ٹیکس وصولی میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً 30 فیصد اضافے میں کردار ادا کیا جو اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی سے صرف تھوڑا زیادہ تھا۔ جہاں تک نان ٹیکس محاصل کا تعلق ہے، اسٹیٹ بینک کا بلند منافع، بنیادی طور پر پیٹرولیم ڈولپمنٹ ایوی (پی ڈی ایل) کی شرحوں میں اضافے کی وجہ سے پی ڈی ایل کی وصولیوں میں اضافہ اور پی ایس ایز اور صوبوں کو وفاقی قرضوں پر سود کی وصولیاں اہم اجزا تھے۔

شکل 1.4 ب: سودی ادائیگیاں بطور فیصد مجموعی حاصل

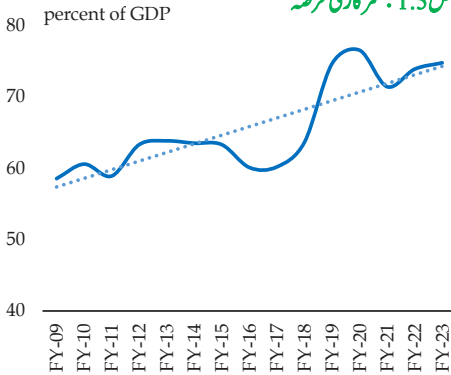


Source: Ministry of Finance

پست بنیاد اور پی ایس ایز میں ناقص کارکردگی شامل ہیں۔ مزید برآں، سیاسی غیر یقینی کیفیت معاشی پالیسیوں میں یکسانیت کے فقدان، کمزور نظم و نسق اور سرکاری انتظام کی وجہ سے صورت حال کو بدتر کر دیتی ہے۔ اس سے پالیسی اصلاحات کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے تاکہ وسط تا طویل مدت میں پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔

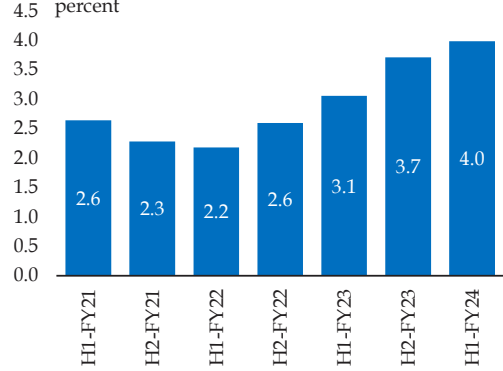
ان ساختی مسائل کی وجہ سے سب سے اہم اقتصادی چیلنجوں میں سے ایک بلند اور مستقل مہنگائی ہے۔ اس مقصد کے لیے اس رپورٹ کے چھٹے باب میں پاکستان میں مہنگائی کے طویل مدتی رجحانات کا تجزیہ کیا گیا ہے جس کے بعد ملک میں مہنگائی کا تعین کرنے والے اجزا کا جائزہ لیا گیا ہے، جس میں موجودہ بلند مہنگائی کے ساتھ 2015-2005ء کے عرصے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس باب میں مہنگائی پر اثر

شکل 1.5: سرکاری قرضہ



Source: State Bank of Pakistan

شکل 1.4 الف: سودی ادائیگیاں بطور فیصد ڈی پی



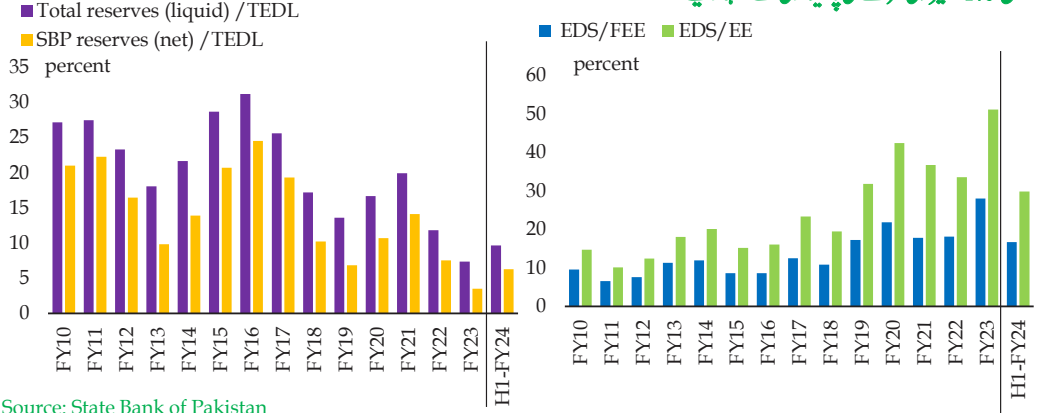
Source: Ministry of Finance

ہوا اعتماد اور زرعی خوراک کی بلند پیداوار جیسے عوامل نے تجارتی توازن میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا جو اتنی زیادہ تھی کہ اس سے کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی کی تلافی ہو گئی۔ اس طرح، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بنیادی طور پر بیرونی قرضوں پر زیادہ سود کی ادائیگی اور منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی کی بنا پر بنیادی آمدنی کے خسارے میں اضافے کی وجہ سے تھا۔ یہ کیفیت اب بھی کمزور زرمبادلہ آمدنی کے سبب ایک چیلنج ہے۔

بیرونی کھاتے میں بہتری کے نتیجے میں بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ دوسری طرف، نجی شعبے اور پی ایس ایز کو قرضوں کی آہستہ رفتار اور اجناسی آپریشنز فنانشنگ میں واپسی کی وجہ سے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں سست روی آئی۔ تاہم محدود نان بینک فنانشنگ کے باعث بڑے مالیاتی خسارے کے نتیجے میں کمرشل بینکوں سے حکومتی قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، بین الیمینٹ مارکیٹ میں سیالیت کی ضروریات بلند رہیں جس سے اسٹیٹ بینک کو بازار زر کے سودوں (اوام اوز) کے ذریعے خاصی سیالیت کا ادخال کرنا پڑا۔

کلی معاشی اظہاریوں میں کچھ بہتری کے باوجود پاکستان کی معیشت مسلسل ساختی رکاوٹوں سے دوچار ہے جو پائیدار ترقی کے ساتھ کم اور مستحکم مہنگائی کے حصول کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ جو بڑے مسائل ہیں ان میں محدود بچت، طبیقی اور انسانی سرمائے میں کم سرمایہ کاری، کمزور پیداواریت، جمود کا شکار برآمدات، ٹیکس کی

شکل 1.6: بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہار

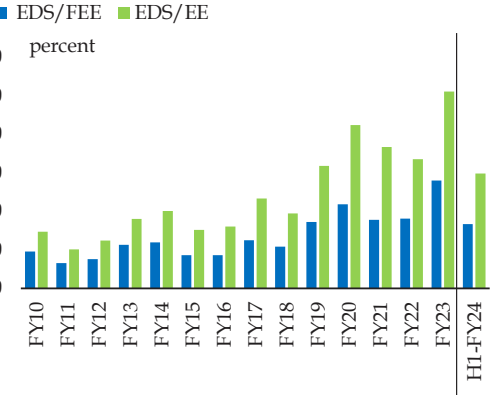


Source: State Bank of Pakistan

دوسری طرف، مہنگائی کا دباؤ، جو اگرچہ بلند ہے، معتدل ہونے کی توقع ہے۔ مزید برآں، بیرونی کھاتے کے منظر نامے میں بہتری آئی ہے۔ توقع ہے کہ جاری کھاتے کا خسارہ پہلے کے تخمینے سے کم ہو گا جبکہ آئی ایم ایف کے ایس بی اے کے تحت 1.1 ارب ڈالر کی آخری قسط بیرونی بفر زکو برقرار رکھنے میں مدد کرے گی۔

بلند تعدد کے اظہار یوں سے نومبر 2023ء کے بعد سے معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی ظاہر ہوتی ہے۔ کپاس اور چاول کی پیداوار میں بحالی کے علاوہ مالی سال 24ء کے دوران گندم کی اچھی فصل کے امکانات بڑھ گئے۔ یہ بنیادی طور پر بلند زراعت رقبے، خام مال کی بہتر دستیابی اور سازگار موسمی حالات کی وجہ سے ممکن ہوا۔ زرمبادلہ کے مسائل میں مسلسل کمی سے رسد کی زنجیر کی صورت حال اور صنعتی خام مال کی دستیابی بہتر ہوئی جس سے کچھ بڑی صنعتوں کو مدد مل رہی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک مالی سال 24ء کے لیے 3-2 فیصد کی حدود میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو کی پیش گوئی کرتا ہے (جدول 1.2)۔ آگے چل کر توانائی کی قیمتوں میں مزید رد و بدل اور مالیاتی سیکھائی، جو قرض اکٹھا ہونے کی رفتار کم کرنے کے لیے ضروری ہے، معاشی سرگرمیوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اس تناظر میں وسط تا طویل مدت کے دوران بلند نمو کی رفتار کو حاصل کرنا دیرینہ ساختی مسائل کو حل کرنے والی اصلاحات پر منحصر ہے۔

زری پالیسی کے مسلسل سخت موقف اور مالیاتی سیکھائی کی بنا پر توقع ہے کہ ملکی طلب قابو میں رہے گی۔ مزید برآں، گندم کی پیداوار میں متوقع اضافہ رسد کو

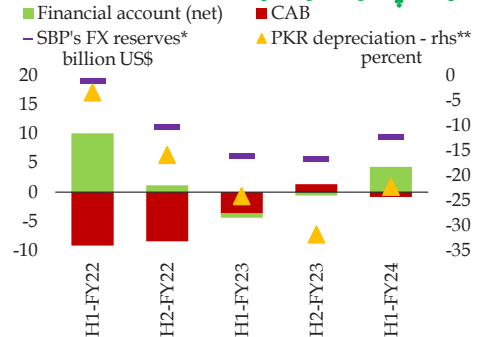


انداز ہونے والے پالیسی اور ساختی عوامل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جن میں زری پالیسی فریم ورک، مالیاتی اور قرضہ پالیسی، تجارتی کشادگی، زرعی کارکردگی، پیداواریت اور آبادیاتی رجحانات شامل ہیں۔ اس باب میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ زری پالیسی پر بہت زیادہ بوجھ اور نتیجتاً بلند معاشی لاگت کے بغیر کم اور مستحکم مہنگائی کے حصول کے لیے سیاسی اور پالیسی کی غیر یقینی کیفیات کو کم کرنا، مالیاتی دورانہ مہنگائی کو یقینی بنانا اور دیرینہ ساختی مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

1.2 معاشی منظر نامہ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں معمولی معاشی بحالی مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں جاری رہنے کی توقع ہے۔ یہ نومبر 2023ء سے متوقع معاشی حالات کے بارے میں کاروباری اعتماد میں بہتری سے بھی ظاہر ہوتا ہے (شکل 1.8)۔

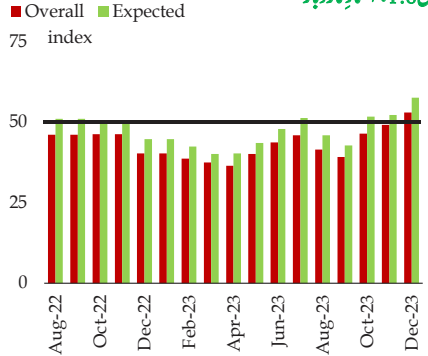
شکل 1.7: پاکستان کا توازن ادائیگی



*end period, **Average; dep (-) / app (+)

Source: State Bank of Pakistan

شکل 1.8: اعتماد کاروبار



Source: State Bank of Pakistan

بہتر بنا کر اور سٹے بازی پر مبنی احساسات کی حوصلہ شکنی کر کے غذائی مہنگائی میں کمی کا سلسلہ قائم رکھنے میں مدد دے سکتا ہے۔ دوسری طرف توانائی کی سرکاری قیمتوں میں کوئی نمایاں اضافہ مہنگائی کے منظر نامے پر ان مثبت حالات کے اثرات کو ذائل کر سکتا ہے۔ ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 24ء کے لیے اپنی مہنگائی کے تخمینے پر نظر ثانی کر کے اسے 23.0 - 25.0 فیصد کی حدود میں رکھا ہے۔ تاہم بڑھتی ہوئی عالمی کشیدگی، ناموافق موسمی حالات، تیل کی عالمی قیمتوں میں منفی حرکات اور اس کے نتیجے میں بیرونی کھاتے کا دباؤ اس منظر نامے میں اضافے کے لیے کچھ اہم خطرات ہیں۔

جدول 1.2: مالی سال 24ء کے معاشی اہداف اور پیش گوئیاں

شرح نمو (فیصد)	ہدف	اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں
حقیقی ڈی ڈی پی الف	3.5	3.0-2.0
صادف اشاریہ قیمت (اوسط) الف	21	25.0-23.0
ارب ڈالر		
ترسیلات زر الف	30.5	28.1-27.1
برآمدات (ایف او بی) الف	30	30.0-29.0
درآمدات (ایف او بی) الف	58.7	52.0-51.0
فیصدی ڈی ڈی پی		
مالیاتی خسارہ =	6.5	8.0-7.0
جاری کھاتے کا خسارہ	-	1.5-0.5

ماخذ: الف-سالانہ منصوبہ 2023-24ء، ب-دفاقی بجٹ 2023-24ء

جہاں تک بیرونی کھاتے کا تعلق ہے، توقع ہے کہ کچھ بہتر عالمی منظر نامہ اور ملکی نمو کے امکانات کے نتیجے میں برآمدات اور ترسیلات زر سے زرمبادلہ کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ اگرچہ چیکلہار عالمی طلب کا پاکستان کی برآمدات پر مثبت اثر پڑ سکتا ہے تاہم عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں اعتدال سے درآمدی قیمتیں کافی کم ہو سکتی ہیں جس سے درآمدی بل میں مجموعی طور پر کمی واقع ہو سکتی ہے اور اس وجہ سے تجارتی توازن میں بہتری آ سکتی ہے۔ ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی ہے کہ مالی سال 24ء میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی ڈی پی کے 0.5 سے 1.5 فیصد کی حد میں رہے گا۔



2 حقیقی شعبہ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں معتدل بحالی دیکھی گئی۔ بحالی میں زرعی شعبہ ، بالخصوص فصلیں اور گلہ بانی آگے آگے رہے۔ علی الخصوص ، کپاس اور جاول کی پیداوار میں سازگار موسمی حالات اور خام مال کی بہتر دستیابی کی وجہ سے خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی پیداوار میں بھی پست سکتاؤ دکھائی دیا۔ تاہم ، سخت مالی حالات ، بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ سیاسی غیر یقینی صورت حال نے ملک میں صنعتی سرگرمیوں کو متاثر کیا۔ خدمات کے شعبے میں ملی جلی کارکردگی دکھائی دی۔ تھوک اور خوردہ تجارت میں بہتری آئی جو اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں توسیع سے ہم آہنگ تھی ، جبکہ دیگر ذیلی شعبوں میں نمو سست رہی۔ افرادی قوت کی منڈی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صنعتی روزگار میں معمولی کمی آئی ہے۔

سیلاب کے بعد مٹی کے بہتر معیار کے پیش نظر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی پیداوار میں بہتری متوقع تھی۔ مزید برآں، کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کے بروقت اعلان کے ساتھ ساتھ خام مال (بیج اور کھاد) کی بہتر دستیابی اور شعبہ زراعت کو قرضوں کی بلند تقسیم سے فصل کی پیداوار میں مزید اضافہ ہوا۔

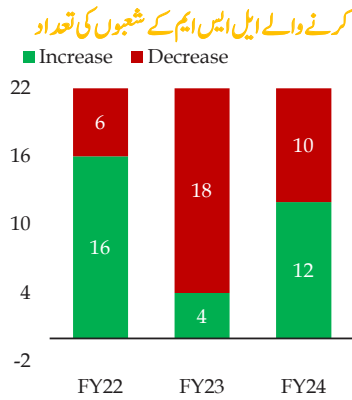
بحیثیت مجموعی، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم سکڑاؤ دکھائی دیا۔ تاہم، نومبر تا دسمبر 2023ء کے دوران سال بسال اور ماہ بہ ماہ دونوں بنیادوں پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں تیار ملبوسات کا حصہ سب سے زیادہ تھا (شکل

12.1 اقتصادی نمو

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی ہوئی ہے۔ مالی سال 24ء کی ابتدائی دوسرے ماہوں کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں نمودار کی گئی، جبکہ مالی سال 23ء کی اسی مدت میں کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ اس بحالی میں شعبہ زراعت سرفہرست تھا، جس کے اشیا سازی اور خدمات کے شعبوں پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگرچہ پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں نمو کم رہی، تاہم اس کے اجزائے ترکیبی میں بہتری آگئی کیونکہ مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا بھی مثبت حصہ رہا (جدول 2.1)۔

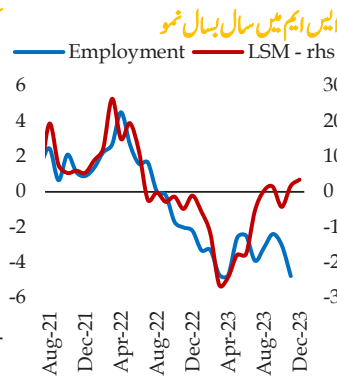
زراعت کی نمو میں اہم فصلوں نے کردار ادا کیا۔ خصوصاً کپاس اور چاول کی پیداوار میں بحالی ہوئی ہے ریتج کی اہم فصل گندم کے زیر کاشت رقبے میں گذشتہ برس کے مقابلے میں اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

شکل 2.1 ج: پیداوار میں اضافے اور کمی ظاہر



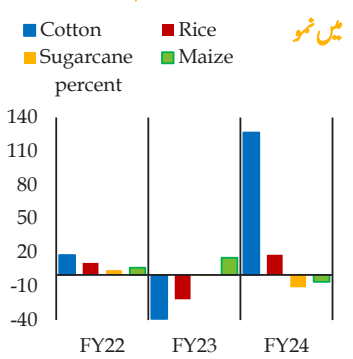
Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.1 ب: پنجاب: صنعتی روزگار اور ایل



Sources: Pakistan Bureau of Statistics and Punjab Bureau of Statistics

شکل 2.1 الف: خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار



Sources: Punjab Bureau of Statistics and Federal Committee on Agriculture

جدول 2.1: جی ڈی پی کی نمو

سال ہلال، فیصد

شعبہ	مالی سال 23ء			مالی سال 24ء		
	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 1	سہ 2	سہ 3
زراعت	0.2	3.5	3.9	1.8	2.7	6.8
اہم فصلیں	-11.5	9.3	9.1	0.2	0.8	17.2
صنعتی	-1.9	0.8	-3.6	-0.6	-6.7	-0.5
بڑے پیمانے کی انشیا سازی	-1.3	-1.9	-14.5	-1.6	-16.9	-0.2
خدمات	2.3	2.2	-1.0	2.2	-2.0	0.5
جی ڈی پی	1.0	2.2	-0.4	1.6	-1.9	1.7

* سہ 1 جی ڈی پی اے = سہ 1 جی ڈی پی اے + سہ 2 جی ڈی پی اے؛ سہ 2 جی ڈی پی اے = سہ 3 جی ڈی پی اے + سہ 4 جی ڈی پی اے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

فیس، میکاکی خدمات کے لیے اجرت کے اشاریے زیر جائزہ مدت کے دوران نمایاں طور پر بڑھ گئے۔

زراعت کی بحالی اور مینوفیکچرنگ میں کچھ بہتری کے خدمات کے شعبے کی کارکردگی خصوصاً تھوک اور خردہ تجارت، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری اور ہوٹلنگ ریسٹورنٹ خدمات پر بالواسطہ اثرات مرتب ہوئے۔ معاشی سرگرمیوں میں زراعت پر مبنی معتدل بحالی کا تسلسل برقرار رکھنے کے لیے صنعت اور خدمات کے شعبوں کے حصے میں اضافہ ضروری ہے۔ اگرچہ درآمد شدہ خام مال کی دستیابی بہتر ہوئی ہے، تاہم درآمد شدہ خام مال اور ٹیکنالوجی پر انحصار میں کمی کے لیے ملکی رسد زنجیر کو ترقی دینا ضروری ہے۔ مزید برآں، ہنرمندی کو ترقی دینے میں سرمایہ کاری کے ذریعے افرادی قوت کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ اسی طرح پانی کے بہتر انتظام اور بلند پیداوار دینے والے موسمیاتی تبدیلی میں مزاحمتیوں کی اقسام کی فراہمی کے ذریعے فصلوں کی پیداوار بڑھانے پر زیادہ توجہ دینا ضروری ہے۔

2.2 زراعت

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی پیداوار میں 6.8 فیصد نمو کے ساتھ بحالی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 فیصد اضافہ ہوا تھا

2.1۔¹ درآمدی پابندیوں میں نرمی کے ساتھ اجناس کی پست بین الاقوامی قیمتیں، اور خام مال کی بہتر دستیابی بڑے پیمانے کی انشیا سازی کی پیداوار میں بحالی کی اہم وجہ تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر کاروبار اور صارفین کے اعتماد میں بہتری سے بھی ان رجحانات کی تائید ہوتی ہے۔

اس سے قطع نظر، متعدد عالمی اور ملکی عوامل صنعتی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتے رہے۔ بالخصوص، بیشتر معیشتوں میں سخت زری پالیسی کے تسلسل اور عالمی جی ڈی پی کی سست نمونے روایتی پاکستانی برآمدات کی طلب کو ماند کر دیا (دیکھیے باب 5)۔ ملکی سطح پر مہنگائی میں اضافے کے ساتھ مہنگی توانائی، نامیہ اجرتوں میں اضافہ، سکڑاؤ پر مبنی زری پالیسی، مالیاتی سیکائی اور سیاسی عدم استحکام صنعتی سرگرمیوں کو محدود کرنے والے اہم عوامل تھے۔

افراد قوت کی منڈی کے دستیاب اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پنجاب اور سندھ دونوں صوبوں میں صنعتی روزگار میں بگاڑ دیکھا گیا۔² مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار اور اعتماد صارف سروے میں بھی خدمات اور صنعتی شعبوں میں روزگار کے حوالے سے احساسات میں کچھ کمی دکھائی دی۔ صارف اشاریہ قیمت میں، بالخصوص ذاتی آرائش کی خدمات، ڈاکٹر کی

¹ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ماسوائے تیار ملبوسات ایل ایس ایم کی پیداوار میں 2.7 فیصد کی پست تخفیف دکھائی دی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.0 فیصد تخفیف ہوئی تھی۔

² پنجاب اور سندھ کے اعداد و شمار بالترتیب جولائی تا نومبر اور جولائی تا ستمبر کے ہیں۔

خام مال

بیج

چاول اور مونگ کے معاملے میں مستند بیجوں کی دستیابی ضرورت سے زائد تھی۔ تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران کپاس اور مکئی کے بیجوں کی قلت تھی (جدول 2.3)۔ اس قلت کو کاشت کاروں کے پاس گزشتہ فصل سے بچ جانے والے بیجوں اور بیج کمپنیوں اور خام مال کی مارکیٹ ڈیلروں کی جانب سے فروخت کیے جانے والے غیر تصدیق شدہ بیجوں جیسے غیر رسمی ذرائع کے ذریعے پورا کیا گیا۔⁶ یہ اور دیگر مستقل ساختی مسائل کی وجہ سے، پاکستان بعض فصلوں کے بڑے پیداکاروں میں شامل ہونے کے باوجود یافت کے لحاظ سے دیگر معیشتوں سے پیچھے رہ گیا (شکل 2.2)۔

(جدول 2.2)۔ یہ نمو وسیع البینا ہوئی، جس میں بڑا حصہ اہم فصلوں اور گلہ بانی کا تھا۔ اہم فصلوں کپاس اور چاول کی پیداوار میں خاصا اضافہ ہوا، جبکہ کپاس کی پیداوار بڑھنے سے جنگل کی سرگرمی میں قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا۔ گنے کی پیداوار میں معمولی کمی ہوئی، اور اس کا کچھ رقبہ کپاس نے حاصل کر لیا۔ سازگار موسمی حالات کے ساتھ خام مال کی وسیع تر دستیابی سے فصلوں کی مجموعی بہتر کارکردگی کے حصول میں مدد ملی۔³

مالی سال 24ء کے دوران گندم کے زیر کاشت رقبے میں درج شدہ اضافے سے گندم کی پیداوار میں اضافے کا امکان ہے۔ بوائی کے وقت زمین میں مناسب نمی بھی گندم کی اگلی فصل کے لیے معاون ہے۔⁴ تاہم، بلند قیمتوں کی وجہ سے کھاد کی قوت خرید کے حوالے سے خدشات اور اس کی مہینہ ذخیرہ اندوزی ایک مسئلہ ہو سکتا ہے۔⁵ بہر حال، موجودہ صورت حال سے گندم اور بیج کی دیگر فصلوں کے امید افزا منظر نامے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جدول 2.2: زرعی شعبے کے خام اضافہ قدر (مئی وی اے) میں نمو

فیصد

شعبہ/زراعت	مالی سال 24ء			مالی سال 23ء			مالی سال 22ء		
	شش 1*	شش 2	شش 3	شش 1*	شش 2	شش 3	شش 1	شش 2	شش 3
شعبہ زراعت	6.8	5.0	8.6	2.7	1.8	1.5	3.9	3.5	0.2
فصلیں	11.1	6.2	17.7	-0.8	-1.1	-5.2	3.2	4.5	-7.7
اہم فصلیں	17.2	8.1	31.5	0.8	0.2	-8.5	9.1	9.3	-11.5
دیگر فصلیں	0.0	-0.3	0.3	-1.1	-0.7	-1.2	-1.0	-0.4	-1.2
کپاس کی جنگل	39.1	53.6	25.8	-19.1	-26.4	-10.6	-26.8	-30.2	-22.4
گلہ بانی	4.4	4.3	4.4	4.1	3.2	4.4	3.9	2.3	4.0
جنگلات	5.4	3.6	7.2	13.9	14.6	12.4	15.4	15.8	13.3
ماہی گیری	0.7	0.8	0.7	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6

* شش 1 مئی وی اے = شش 1 جی وی اے + شش 2 مئی وی اے؛ شش 2 مئی وی اے = شش 3 جی وی اے + شش 4 جی وی اے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

³ تاہم مالی سال 22ء کے مقابلے میں صرف کپاس اور مکئی کی پیداوار میں اضافہ دیکھا گیا۔

⁴ ماخذ: ایف اے او۔ جی آئی ای ڈیو ایٹس کنٹری بریف، اسلامی جمہوریہ پاکستان، 14 نومبر، 2023ء۔

⁵ وزیر اعظم کی ہدایت پر ضلعی انتظامیہ کھاد ذخیرہ کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کرے گی۔ ماخذ: moib.gov.pk/News/58995

⁶ اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹ 02/22، پاکستان کی بیجوں کی صنعت کے تحریکات کی تحقیقات، جون 2022ء۔

جدول 2.3: خریف کی فصلوں کے لیے پانی کی دستیابی

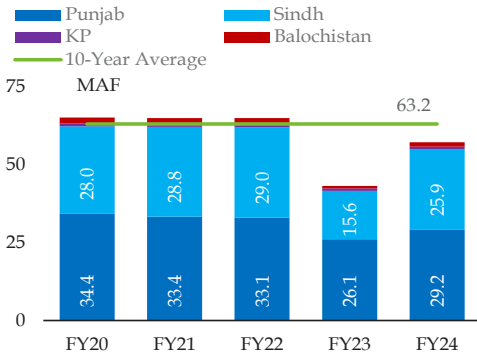
فصل	مالی سال 23ء		مالی سال 24ء*	
	دستیابی درکار مقدار کا (ہزار میٹرک ٹن)	دستیابی درکار مقدار کا فیصد	دستیابی درکار مقدار کا (ہزار میٹرک ٹن)	دستیابی درکار مقدار کا فیصد
دھان	148	67.3	114	52.0
کئی	85	28.0	75	24.7
موگ	93	5.2	122	6.9
کپاس	84	42.2	35	17.7

* عبوری

ماخذ: ایف سی اے ورکنگ پیپر۔ موسم خریف 2023-24ء

23ء میں شدید سیلاب کی وجہ سے آبپاشی کے پانی کے زیادہ اخراج کی ضرورت نہیں تھی۔

شکل 2.3: خریف کے دوران آب پاشی کے پانی کی رسد (اپریل تا ستمبر)



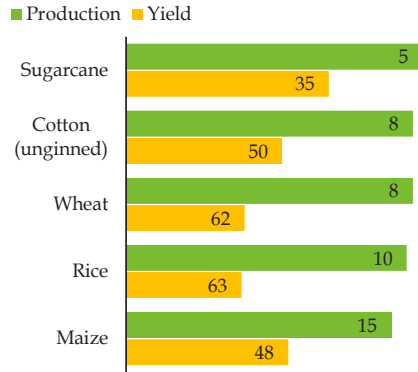
Source: Indus River System Authority

کھاد

گذشتہ برس کے مقابلے میں خریف مالی سال 24ء میں کھاد کے استعمال میں بھی بہتری آئی ہے۔ قیمت میں اضافے کے باوجود یوریا کی خریداری میں 5.8 فیصد اضافہ ہوا (شکل 2.4 الف)۔ ڈی اے پی کے استعمال میں بھی 54.2 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ قیمتوں میں کمی ہو سکتی ہے (شکل 2.4 ب)۔ چونکہ پاکستان اپنی

مثال کے طور پر گنے کی پیداوار کے لحاظ سے امریکا کا درجہ پاکستان سے پست ہے لیکن یافت کے لحاظ سے زیادہ ہے۔⁷ دوسری جانب چاول اور کپاس کی پیداوار اور یافت دونوں کے لحاظ سے چین، پاکستان سے آگے ہے۔⁸

شکل 2.2: فصلوں کی پیداوار اور یافت کے لحاظ سے پاکستان کی درجہ بندی



Source: Food and Agriculture Organization - 2022

پانی کی دستیابی

پانی کی دستیابی خریف کی فصلوں کی ضروریات کے مطابق رہی۔ اگست 2023ء، جو گذشتہ تریبھ برسوں میں دوسرا خشک ترین اگست تھا، کے علاوہ سیزن کے بیشتر حصوں میں بارش اوسط کے قریب یا اس سے زائد رہی۔⁹ یہ خشک موسم جون 2023ء کے فوراً بعد آیا، جو گذشتہ تریبھ برسوں میں دوسرا نم ترین جون تھا۔¹⁰ ایک سال کے اندر بارش کے ان شدید رجحانات کی وجہ موسمیاتی تبدیلی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

بارش کے رجحانات کے مطابق اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران آبپاشی کے لیے پانی کا اخراج مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ تھا، لیکن گذشتہ دس برسوں کی اوسط سے کم رہا (شکل 2.3)۔ درحقیقت، مالی سال

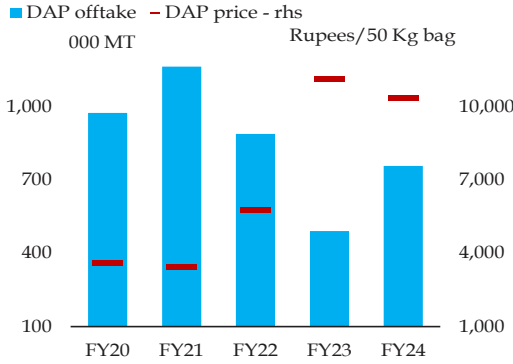
⁷ گنے کی پیداوار اور یافت میں امریکہ بالترتیب 9ویں اور 17ویں نمبر پر ہے۔ ماخذ: ایف سی اے کے اعداد و شمار، 2022ء

⁸ چین کپاس کے پانی کی پیداوار اور یافت میں پہلے اور چاول کی پیداوار اور یافت میں پہلے اور گیارہویں نمبر پر ہے۔ ماخذ: ایف سی اے کے اعداد و شمار، 2022ء

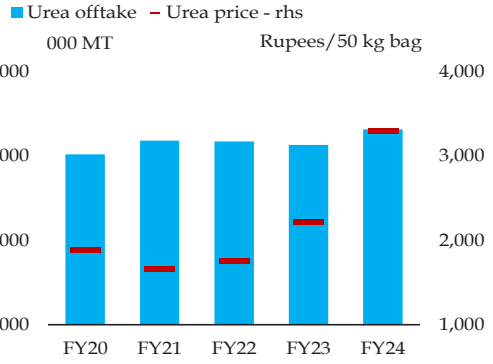
⁹ ماخذ: پاکستان کالمانڈر موسمیاتی خلاصہ اپریل 2023ء تا ستمبر 2023ء، محکمہ موسمیات پاکستان

¹⁰ جون 2023ء میں استوائی سمندری طوفان ہائیو جو آئے آج جس نے خطے کو تقریباً پارہ دن تک متاثر کیا۔

شکل 2.4 ب: خریف کے دوران ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت



شکل 2.4 الف: خریف کے دوران یوریا کا استعمال اور قیمت

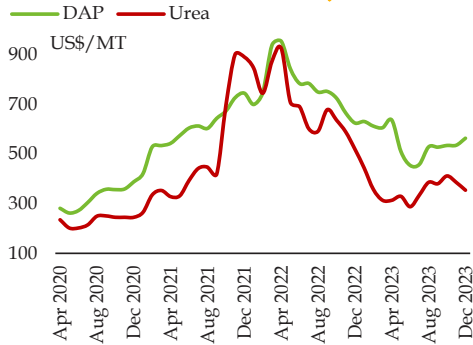


Sources: National Fertilizer Development Centre and Pakistan Bureau of Statistics

اسی طرح، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں کی تقسیم میں 31.3 فیصد اضافہ ہوا جو حاصل شدہ سالانہ ہدف کا تقریباً 49.1 فیصد ہے۔¹⁵ پیشتر قرضے فصلوں کی پیداوار کے لیے تقسیم کیے گئے، اس کے بعد غیر فارم شعبے میں لائیو اسٹاک / ڈیری اور مرغیوں کا حصہ تھا (جدول 2.4)۔

ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ڈی اے پی کی درآمدات پر انحصار کرتا ہے لہذا بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں مقامی ڈی اے پی کی قیمتوں میں 7.1 فیصد کمی آگئی۔^{11, 12}

شکل 2.5: ڈی اے پی اور یوریا کی عالمی قیمتیں



Source: World Bank

بین الاقوامی مارکیٹ میں کھاد کی قیمتوں میں مئی 2022ء کی بلند سطح کے مقابلے میں کمی آئی ہے (شکل 2.5)۔ بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کی وجہ کم طلب تھی جو پست قیمت خرید کا نتیجہ تھی۔¹³ درحقیقت، کھاد کی عالمی صنعت اب بھی روس-یوکرین تنازعے کے باعث رسدی دھچکوں کے علاوہ چین اور مراکش کی طرف سے برآمدی پابندیوں اور مشرق وسطیٰ کے تنازعے کی وجہ سے قدرتی گیس کی قیمتوں میں مزید اضافے کی وجہ سے محدود ہے۔¹⁴

زدعی قرضے کی تقسیم

خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر مالی سال 24ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم کا ہدف 23.7 فیصد اضافے سے 12250 ارب روپے کر دیا گیا۔

¹¹ خریف مالی سال 24ء کے دوران ڈی اے پی درآمدات 117,400 میٹرک ٹن رہیں (این ایف ڈی سی)۔

¹² خریف 2023ء کے دوران ڈی اے پی کی اوسط قیمت 11,128 روپے فی 50 کلوگرام فی ٹھیلہ تھی جبکہ رواں برس کی اسی مدت کے دوران 10,342 روپے فی 50 کلوگرام فی ٹھیلہ تھی (پی بی ایس)۔

¹³ ڈی اے پی کا استعمال مختلف خطوں، خاص طور پر ایشیا میں کم ہو گیا جس کی بنیادی وجہ قیمت خرید میں کمی تھی۔ ماخذ: عالمی بینک کی رپورٹ - اجناس کی منڈیوں کا منظر نامہ، اکتوبر 2023ء۔

¹⁴ ماخذ: عالمی بینک کی رپورٹ - اجناس کی منڈیوں کا منظر نامہ، اکتوبر 2023ء۔

¹⁵ ماخذ: اسٹیٹ بینک، شعبہ زرعی قرضہ و مالی شمولیت، جولائی تا دسمبر 2023ء کے دوران اہداف، تقسیم، وصولیاں اور واجبات۔

جدول 2.4: پہلی ششماہی میں زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے، فیصد

مالی سال 24ء		مالی سال 23ء		
مقدار	عمو	مقدار	عمو	
فارم کاشعہ				
30.0	545.8	42.4	419.7	الف- پیداوار
132.8	58.9	1.6	25.3	ب- ترقیاتی
1109.3	27.8	-50.0	2.3	ٹرکیٹر
35.9	604.7	39.2	445.0	ج- مجموعی فارم کاشعہ (الف+ب)
نان فارم کاشعہ				
21.8	270.5	39.9	222.1	د- گلہ بانی / ڈیری
23.2	173.5	35.1	140.9	ه- مرغیانی
66.0	57.1	50.2	34.4	و- دیگر
26.1	501.2	23.7	397.4	ز- مجموعی نان فارم کاشعہ
31.3	1105.8	31.5	842.4	مجموعی زراعت

ماخذ: بینک دولت پاکستان

میں آگاہی بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے زرعی مالی خواندگی پروگرام (اے ایف ایل پی) کے تحت مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پانچ ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا۔¹⁸

پیداوار

کپاس

عبوری تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 24ء میں کپاس کی پیداوار میں بھاری اضافہ ہوا ہے جبکہ مالی سال 23ء میں سیلاب کی وجہ سے کافی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ زیر کاشت رقبے (12.2 فیصد) اور یافت (122.7 فیصد) میں اضافے دونوں نے کپاس کی پیداوار میں 126.6 فیصد اضافے میں کردار ادا کیا (شکل 2.6)۔¹⁹

ٹرکیٹروں کی خریداری (فارم شعبے - ترقی) کے لیے قرضوں کی تقسیم میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹریکٹر کی فروخت میں 103.3 فیصد اضافے سے بھی اس کی عکاسی ہوتی ہے، جو زرعی سرگرمیوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس شعبے میں میکانائزیشن کی بھی نشان دہی کرتی ہے۔¹⁶

اسٹیٹ بینک کی مالکاری اسکیموں جیسے وزیراعظم کسان پیکیج، فصلوں کی نیبہ اسکیم، قرض گیاروں کے لیے لائیو اسٹاک انشورنس اسکیم اور گودام کی برقی رسید کے استعمال نے کاشت کاروں کو ان کی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے میں سہولت فراہم کی۔ مزید برآں، 'چیمپین بینک پیک ماڈل' نے آگاہی بڑھانے، قرض دینے کے خصوصی پروگراموں کی تشکیل اور مقامی کاشت کاروں کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے جیسے اقدامات کے ذریعے بینکاری خدمات سے محروم علاقوں میں رسائی کو بڑھایا۔¹⁷ زرعی قرضوں کی مختلف اسکیموں کے بارے

¹⁶ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹریکٹر کی فروخت دوگنا سے زیادہ بڑھ کر 23411 پونٹس تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ تعداد 11513 پونٹس تھی (ماخذ: پابلا- گارڈوں کی پیداوار اور فروخت کے اعداد و شمار)

¹⁷ ماخذ: اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز آرڈی / ایم اینڈ پی آر ڈی / این آر / آئی آر / 74-01 / 2022ء، بتاریخ 15 جون 2022ء

¹⁸ ماخذ: اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز (ای سی ڈی / ایم اینڈ پی آر ڈی / این آر / آئی آر / 84-01 / 2023ء، بتاریخ 18 ستمبر 2023ء

¹⁹ ورکنگ پیپر، وفاقی کونسل برائے زراعت (ایف سی اے) کا 21 واں اجلاس - موسم ربیع 24-2023ء، ایم این ایف ایس آر

بہتری کو کیڑوں کے خلاف مزاحم بیجوں کے بہتر معیار، سازگار موسمی حالات، اور بوائی کے موسم کے آغاز سے پہلے پرکشش امدادی قیمت کے اعلان سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔^{20، 21}

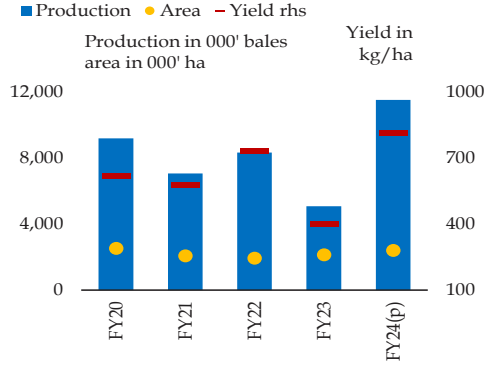
یکم جنوری 2024ء تک کپاس کی آمد 8.2 ملین گانٹھیں تھی، جو اگرچہ گذشتہ برس کے مقابلے میں اب بھی کافی زیادہ ہے، تاہم عبوری تخمینوں سے کم ہے۔²² سپارکو کے تخمینوں کے مطابق اس کی وجہ پنجاب میں کم پیداوار ہو سکتی ہے، جس کا بنیادی سبب سفید مکھی کے حملے اور بے وقت بارشیں ہیں۔²³ دوسری جانب سندھ ہدف سے آگے نکل گیا جس کی بنیادی وجہ زیر کاشت رقبے میں اضافہ اور بہتر ماحولیاتی حالات، یعنی چٹائی کے عرصے کے دوران خشک موسم اور کیڑوں کے حملوں میں کمی تھی۔

گنا

مالی سال 24ء میں گنے کی پیداوار میں 10.7 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 23ء میں 0.8 فیصد کمی معمولی کمی ہوئی تھی (شکل 2.7)۔ زیر کاشت رقبے میں تقریباً مساوی کمی کو اس کی وجہ سمجھا جاسکتا ہے، باوجودیکہ یافت میں 0.3 فیصد کمی معمولی اضافہ ہوا تھا۔

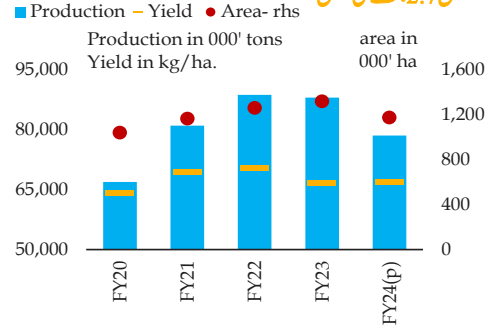
مالی سال 23ء میں کاشت کاروں نے بلند منافع کی وجہ سے کپاس کی جگہ گنے کا انتخاب کیا تھا۔²⁴ تاہم مالی سال 24ء کے دوران صورت حال کپاس کے حق میں مواتی رہی اور امدادی قیمتوں میں اضافے کے باوجود پنجاب اور سندھ دونوں میں گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی واقع ہوئی۔²⁵

شکل 2.6: کپاس کی فصل



Sources: Federal Committee on Agriculture Working Paper and Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.7: گنے کی فصل



Sources: Federal Committee on Agriculture Working Paper and Pakistan Bureau of Statistics

اہم بات یہ ہے کہ گذشتہ 5 سالہ اوسط (مالی سال 18ء تا مالی سال 22ء، مالی سال 23ء کے سیلاب پر قابو پانے کے لیے) کے مقابلے میں کپاس کے رقبے، پیداوار اور یافت میں بالترتیب 4 فیصد، 24 فیصد اور 20 فیصد اضافہ ہوا۔ اس مجموعی

²⁰ پنجاب اور سندھ میں کیڑوں کے خلاف مزاحم بیجوں کے بہتر معیار کا استعمال کیا گیا۔ ماخذ: ماہانہ اقتصادی اپ ڈیٹ اور منظر نامہ، اگست 2023ء، فنانس ڈویژن، اقتصادی مشیر ونگ، حکومت پاکستان۔

²¹ وزارت خزانہ (پی آر نمبر 325-14 مارچ 2023ء) ای سی سی نے ایم این ایف ایس آر کی تجویز کی منظوری دی اور رواں سال بوئی بیج کے لیے کپاس (ٹھنڈی) کی مدد ملتی قیمت 8500 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی۔

²² کپاس کی آمد، پاکستان کائونرز ایسوسی ایشن، ملتان

²³ ماخذ: سپارکو، پاک-ایس سی ایم ایف ایس ایس، یکم جنوری 2024ء۔ ایف سی اے ورکنگ پیپر کے عبوری تخمینوں کے مطابق 1.7 ملین ہیکٹر اور 7.0 ملین گانٹھوں کے مقابلے میں پنجاب میں زیر کاشت رقبہ اور پیداوار بالترتیب 1.39

ملین ہیکٹر اور 5.07 ملین گانٹھیں رہی۔

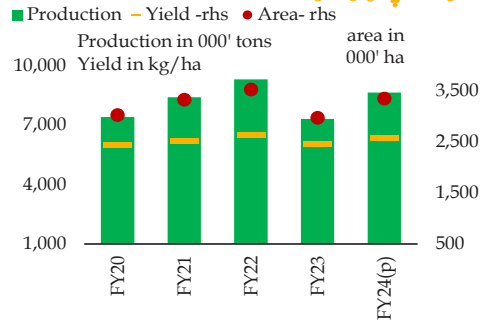
²⁴ ماخذ: پاکستانی معیشت کی کیفیت پر ششماہی رپورٹ 2022-23ء: اسٹیٹ بینک، کراچی۔

²⁵ سندھ اور پنجاب میں امدادی قیمت 302 روپے فی 40 کلوگرام اور 300 روپے فی 40 کلوگرام (ماخذ: پی پی ایس) سے بڑھ کر بالترتیب 425 روپے فی 40 کلوگرام اور 400 روپے فی 40 کلوگرام (ماخذ: سپارکو) ہو گئی۔

چاول

مالی سال 24ء کے لیے عبوری تخمینے چاول کی پیداوار میں نمایاں اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں جبکہ مالی سال 23ء میں سیلاب کی وجہ سے کافی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا تھا (شکل 2.8)۔ چاول کی پیداوار میں اضافے کی وجہ سے زرخیز رقبے میں اضافہ تھا، جسے چاول کی قیمتوں میں اضافے، مومن سون کی سازگار بارشوں اور گزشتہ برس کے مقابلے میں برآمدات کے بہتر امکانات سے تقویت ملی (دیکھیے باب 5)۔

شکل 2.8: چاول کی فصل

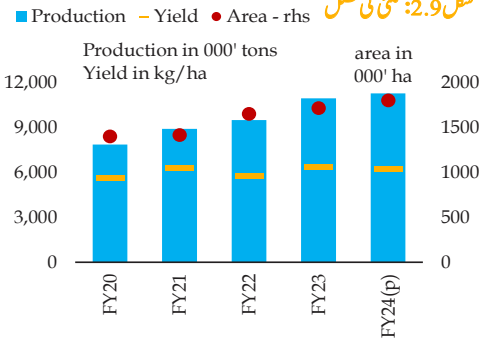


Sources: Federal Committee on Agriculture Working Paper and Pakistan Bureau of Statistics

گندم

مالی سال 24ء کے لیے گندم کی پیداوار 30 ملین میٹرک ٹن رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے (جدول 2.5)۔ مالی سال 24ء میں گندم کے زرخیز رقبے میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو اس کے ہدف سے 1.8 فیصد سے زیادہ ہے۔²⁹،³⁰ تاہم، دسمبر 2024ء میں خشک موسم اس کی یافت پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔³¹ اس سے قطع نظر، مختلف صوبوں میں موسمی حالات، مٹی کی نمی اور بوائی کے رقبے کے لحاظ سے بوائی کے موسم کے دوران صورت حال کے پیش نظر گندم کی پیداوار کا امکان امید افزا ہے، البتہ خام مال کی دستیابی نیز فصل کی کٹائی کے وقت غیر متوقع طور پر خراب موسم منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

شکل 2.9: مکی کی فصل



Sources: Federal Committee on Agriculture Working Paper - Minutes and Pakistan Bureau of Statistics

فصلوں کی اچھی پیداوار کے باوجود ملک میں گندم کی خود کفالت کا فقدان ہے اور یہ بڑھتی ہوئی کھپت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا

مکئی

مالی سال 24ء کے دوران مکی کی پیداوار میں 3.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس کا زرخیز رقبہ 5.0 فیصد تک بڑھ گیا (شکل 2.9)۔²⁶،²⁷ مزید برآں، مالی سال 24ء میں مکی کی پیداوار اب بھی گزشتہ پانچ برسوں کے اوسط سے 16.8 فیصد زیادہ ہے، جو بوائی کے رقبے میں اضافے اور بلند یافت کی عکاسی کرتی ہے۔²⁸ مکی کھپت کے علاوہ، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مکی کی برآمد میں بھی اضافہ ہوا (دیکھیے باب 5)۔

²⁶ ماخذ: موسم ربیع (2023-24ء) کے لیے ایف سی اے کے ایکسپوز اگلاس کی روداد، وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق۔

²⁷ جیسا کہ موسم ربیع (2023-24ء) کے لیے ایف سی اے کے ایکسپوز اگلاس کی روداد میں کہا گیا ہے۔ وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق۔ جبکہ پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے 2023-24ء کی دوسری سہ ماہی کے جاری کردہ

کیو این اے کے مطابق مکی کی پیداوار میں 5.7 فیصد اضافہ ہوا۔

²⁸ مالی سال 24ء میں مکی کی پیداوار پانچ سالہ اوسط سے 1.5 ملین ٹن زیادہ ہے۔

²⁹ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، کیو این اے کا اجراء دوسری سہ ماہی 2023-24ء۔

³⁰ ماخذ: حکومت پاکستان، فنانس ڈویژن، ماہانہ اقتصادی ایڈریٹ اور منظر نامہ، جنوری 2024ء۔

³¹ ماخذ: دسمبر 2023ء میں بارش اوسط کے مقابلے میں 92 فیصد کم تھی؛ پاکستان محکمہ موسمیات۔

ہے۔³² حکومت نے کاشت کاروں کی اوسط پیداواری لاگت کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کے لیے کم از کم امدادی قیمت 3900 روپے فی 40 کلوگرام برقرار رکھی۔³³ حکومت کی کم از کم امدادی قیمت کی پالیسی نے گندم سمیت مختلف اہم فصلوں کی پیداوار کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم، اس میں خریداری ایجنسیوں کے ذریعہ سرکاری فنڈز کا استعمال شامل ہے۔ باکس 2.1 میں موجودہ امدادی قیمت کی پالیسی کو مزید بہتر بنانے کے لیے مفید سبق حاصل کرنے کے لیے مختلف ممالک کے طریقوں کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

جدول 2.5: مالی سال 24ء کے لیے گندم کے اہداف

رقبہ ملین ہیکٹر؛ پیداوار ملین میٹرک ٹن

ملک / صوبہ	رقبہ		پیداوار	
	م 23	م 24 (ہ)	م 23	م 24 (ہ)
پنجاب	6.5	7.7	21.2	23.0
سندھ	1.2	1.3	3.9	4.0
خیبر پختون خوا	0.8	0.6	1.5	1.8
بلوچستان	0.5	0.4	1.5	1.2
پاکستان	9.0	10.0	28.2	30.0

ماخذ: وفاقی کھیتی برائے زراعت، کراچي رپورٹنگ سروس

باکس 2.1: پاکستان میں کم از کم امدادی قیمت کا طریقہ کار۔ بین الاقوامی بہترین روایات سے سبق

کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) بازار میں مداخلت کی ایک شکل ہے جس میں حکومتیں زرعی پیداوار کے لیے کم از کم قیمت طے کرتی ہیں تاکہ خود کفالت اور غذائی تحفظ کے حصول، ہموار رسد کو یقینی بنانے اور ملکی بازار میں قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لیے کاشت کاروں کو کسی مخصوص فصل کی زیادہ پیداوار کے لیے ترغیب دی جاسکے۔ کم از کم قیمت پیداواری لاگت جیسے زمین کے کرائے اور خام مال کی لاگتوں، یعنی کھاد، کیڑے مار دویات، بیجوں، پانی، مزدوری، مشینری کی شرجوں، ایندھن کے چارجز وغیرہ کے ساتھ ساتھ طلب اور رسد کے محرکات کو مد نظر رکھتے ہوئے طے کی جاتی ہے۔ تاہم، وسائل کی والے ترقی پذیر ممالک میں ایم ایس پی ایک اضافی مالی بوجھ بن جاتی ہے۔

ترقی پذیر اور ترقی یافتہ دونوں معیشتوں میں حکومتیں اپنے اپنے ممالک کی ضروریات اور حالات کے لحاظ سے کاشت کاروں کی مدد کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کرتی ہیں۔ پاکستان میں گندم کی خریداری حکومت کی جانب سے کم از کم امدادی قیمت پر کی جاتی ہے جبکہ کپاس اور گنے کو زیادہ تر علاقائی ایم ایس پی کے ذریعے سپورٹ کیا جاتا ہے۔ حکومت طلب اور رسد کے درمیان توازن کو یقینی بنانے اور بفر اسٹاک کو برقرار رکھنے کے لیے اہم اجناس کی خرید و فروخت بھی کرتی ہے۔

بین الاقوامی تجربات

بھارت، بنگلہ دیش اور چین جیسے ممالک میں حکومتوں کی طرح اہم فصلوں کے لیے کم از کم امدادی قیمت کا طریقہ کار موجود ہے۔ بھارت دھان، مکئی، سویا بین، کپاس، گندم، جو اور چنے سمیت متعدد خریف اور بیج کی فصلوں کے لیے ایم ایس پی کا استعمال کرتا ہے۔³⁴ بنگلہ دیش فصل کی کٹائی کے وقت دھان کے لیے ایم ایس پی کا اعلان کرتا ہے اور اسے پبلک فوڈ گرین ڈسٹری بیوشن سسٹم (پی ایف جی ڈی ایس) کے ذریعے خریدتا ہے۔ چین فصلوں کی بوٹی سے قبل پیداواری لاگت اور مارکیٹ کے حالات کی بنیاد پر گندم اور چاول کی امدادی قیمتوں کا اعلان کرتا ہے۔³⁵ دوسری جانب، منتخب زرعی اجناس کے لیے امدادی قیمتوں کا اعلان کرنے کے علاوہ، جنوبی افریقہ کی حکومت چینی اور گندم کی مجموعی وصولیوں کا بائرنٹیپ 30 اور 5 فیصد امداد فراہم کرتی ہے۔³⁶ جبکہ کیوبا کی حکومت گندم کی ایک زیریں قیمت طے کرتی ہے اور نجی تاجروں اور مل مالکان کو ترجیحی ٹیرف پر درآمد کرنے سے پہلے اس قیمت پر ملکی پیداوار خریدنا ضروری ہے۔³⁷

³² ہرچی ہوئی قومی ضروریات (32.2 ملین میٹرک ٹن) کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کے لیے شارٹ فال کا تخمینہ 2.4 ملین میٹرک ٹن ہے۔

³³ وزارت خزانہ (پی آر نمبر 510-30 دسمبر 2023ء) ای سی سی نے گندم کی گذشتہ سال کی امدادی قیمت 3900 روپے فی 40 کلوگرام برقرار رکھی۔ مالی سال 24ء میں پنجاب اور سندھ میں گندم کی اوسط پیداواری لاگت کا تخمینہ بائرنٹیپ 3303.5 روپے فی 40 کلوگرام اور 3075.2 روپے فی 40 کلوگرام لگایا گیا ہے۔ ماخذ: گندم کی پالیسی کا تجزیہ برائے 2023-24۔ پی ڈی ایف (api.gov.pk) پر ایس رپبلیز-7 جون، 2023ء ماخذ: پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی)، بھارت۔

³⁴ ماخذ: ریاستی کونسل، عوامی جمہوریہ چین (english.www.gov.cn)

³⁵ ماخذ: او ای سی ڈی، موسمیاتی تبدیلی کا اثر زائل کرنے کے لیے زرعی پالیسی میں اصلاحات۔

³⁷ ماخذ: یو ایس ڈی ای سالانہ اناج اور فیڈ رپورٹ، مارچ 2022ء حوالہ شدہ گندم پالیسی حکومت کی طرف سے میعاد کی بنیاد پر منظور کی جاتی ہے اور توقع ہے کہ مالی سال 23ء میں اس پر عمل درآمد جاری رہے گا۔

امریکہ میں، حکومت کے پاس اپنے کاشت کاروں کے لیے متعدد امدادی پروگرام موجود ہیں جیسے اجناس قرض پروگرام، فارم اسٹوریج کی سہولت، شہد کے لیے امدادی قرض پروگرام، مارکیٹ لاس اسٹینس پیمنٹ وغیرہ۔³⁸ اجناس قرض پروگرام میں، گندم، کئی اور روغنی بیجوں³⁹ جیسی منتخب اجناس کے لیے قرض کی شرح جاری کر کے ایک ماہر ذمہ دار کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کاشت کاران قرض کی شرحوں کی بنیاد پر اپنی فصل کو بطور ضمانت گروی رکھ کر قرضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ عرصیت کی تکمیل کے وقت، کاشت کار یا تو اپنی فصلوں کو بازار میں فروخت کر سکتے ہیں (اگر بازار کی قیمت قرض کی شرح سے زیادہ ہے) اور قرض کی ادائیگی کر سکتے ہیں یا مارکیٹ کی قیمت قرض کی شرح سے کم ہونے کی صورت میں عرصیت کی تکمیل پر مکمل تصفیے کے طور پر فصل (جو بطور ضمانت گروی رکھی گئی تھی) کو پہنچا سکتے ہیں۔⁴⁰

مختلف ممالک کے تجربات سے پاکستان کیسے سیکھ سکتا ہے؟

پاکستان بنیادی فصلوں، خاص طور پر گندم کو ترویج دینے اور دیگر فصلوں کی خریداری اور رسد کے انتظام میں نئی شعبے کے کردار کو بڑھا کر کم از کم امدادی قیمت کے طریقہ کار کی تشکیل نو کر سکتا ہے۔ پاکستان بین الاقوامی بہترین طریقوں سے مفید سبق حاصل کر سکتا ہے اور اہم فصلوں کے لیے قرضوں کی شرح جیسی حکمت عملی پر عمل درآمد کر سکتا ہے۔ اس سے کاشت کاروں کو قرضوں کی فراہمی اور بے ضابطہ قرض دینے والوں سے ممکنہ قرضوں پر ان کا انحصار کم کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ ان فصلوں کے لیے رقم کی زیریں حد مقرر کرنے کے وہ بے مقصد کوپورا کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کا نظام کاشت کاروں کو ان کا قرض چکانے کا اختیار دیتا ہے؛ یعنی وہ اپنی فصلوں کو عام بازار میں فروخت کر کے یا سرکاری خریداری ایجنسی کو گروی رکھی ہوئی فصلیں پہنچا کر قرض چکا سکتے ہیں۔ طویل مدتی لحاظ سے حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ براہ راست خریداری سے بندرتیج پیچھے ہٹ جائے اور طلب و رسد کے فرق کی نگرانی کرنے اور نئی شعبے کو خریداری اور ذخیرہ کاری کی ترغیب دینے میں اپنا کردار ادا کرے۔ حکومت بنیادی طور پر ہنگامی حالات اور شدید قلت کے لیے اسٹریٹیجک اسٹاک برقرار رکھ سکتی ہے۔

دیگر فصلیں

پیداوار میں 99 فیصد حصہ تھا۔ گذشتہ برس اضافی پیداوار کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس سال کے لیے کم ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ رینج کی دیگر فصلوں کے لیے مقرر کردہ اہداف جدول 2.7 میں دیے گئے ہیں۔

جدول 2.7 رینج کی دیگر فصلیں

پیداوار ہزار ٹن؛ مجموعی فیصد

فصل	پیداوار	
	م 23ء	م 24ء (i)
جینا	1844	2543
نمائز	621	653
آلو	8184	6331
چنا	244	588
دال	5	10

ماخذ: وفاقی کینٹی برائے زراعت و رنگ بیچ

خریف کی دیگر فصلیں (مونگ، ماش اور مرچ) جن کی پیداوار گذشتہ سال کے سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئی تھی، ان میں مالی سال 24ء کے دوران معقول اضافہ ہوا (جدول 2.6)۔ اس سے قطع نظر خریف کی دیگر فصلوں کی پیداواری سطح مالی سال 22ء سے کم رہی، جو سیلاب کے لحاظ سے قدرے معمول کا سال تھا۔

جدول 2.6 خریف کی دیگر فصلیں

رقبہ ہزار ہیکٹر؛ پیداوار ہزار ٹن

فصلیں	رقبہ			پیداوار		
	م 22ء	م 23ء	م 24ء*	م 22ء	م 23ء	م 24ء*
مونگ	302	218	198	264	135	144
ماش	8	7	7	6	4	5
مرچ	58	54	55	144	119	122

* عبوری

ماخذ: وفاقی کینٹی برائے زراعت و رنگ بیچ اور پاکستان دفتر شریات

2.3 صنعت

صنعتی پیداوار میں مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مسلسل سیکڑاؤ دیکھا گیا (جدول 2.8)۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صنعتی سرگرمیوں کو

مزید برآں، بلند یافتہ کی حامل رینج کی نقد سمجھی جانے والی فصل آلو کی پیداوار بنیادی طور پر پنجاب میں مرکوز ہے، جس کا مالی سال 23ء میں اس فصل کی مجموعی

³⁸ <https://www.usda.gov/topics/trade/price-support>

³⁹ قومی اوسط قرضے کی شرح 2023ء۔ ماخذ: بوائس ڈی اے

⁴⁰ کوڈ پی کرڈٹ کارپوریشن۔ ماخذ: بوائس ڈی اے

جدول 2.8: مصفی شعبے کے خام اضافہ قدر (بی وی اے) میں نمو

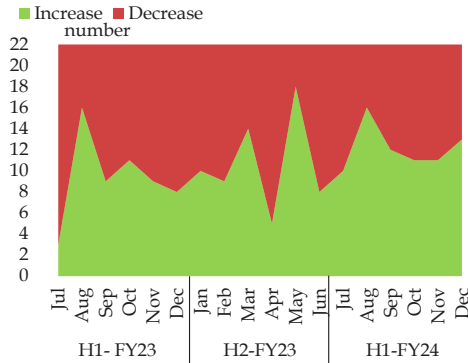
شعبہ	مالی سال 24ء			مالی سال 23ء					
	سہ ماہی 1	سہ ماہی 2	سہ ماہی 3	سہ ماہی 1	سہ ماہی 2	سہ ماہی 3	سہ ماہی 4		
مجموعی	-0.8	-0.8	-0.2	-6.7	-0.6	-9.7	-3.6	0.8	-1.9
کان کنی اور کوہ کنی	-4.2	-4.2	7.8	3.8	-10.0	1.0	6.7	-1.3	-17.7
ایشیاسازی	2.9	2.9	2.0	-10.7	0.9	-12.4	-9.2	0.7	1.1
بڑا پیمانہ	0.5	0.5	-0.9	-16.9	-1.6	-19.6	-14.5	-1.9	-1.3
چھوٹا پیمانہ	10.1	10.1	10.4	9.5	8.7	9.8	9.3	8.9	8.6
مذخ	7.3	7.3	7.5	6.7	6.2	6.9	6.4	6.2	6.1
کھلی، گیس اور پانی کی رسد	1.5	1.5	-12.7	18.3	3.0	7.6	35.8	13.2	-2.1
تعمیرات	-17.6	-17.6	0.7	-14.0	-4.4	-22.2	-5.8	-4.9	-3.6

° سہ ماہی 1 بی وی اے = سہ ماہی 2 بی وی اے + سہ ماہی 3 بی وی اے + سہ ماہی 4 بی وی اے
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اہم عوامل میں درآمدی خام مال کی دستیابی میں بہتری اور کپاس اور چاول کی پیداوار کی بحالی شامل ہیں۔

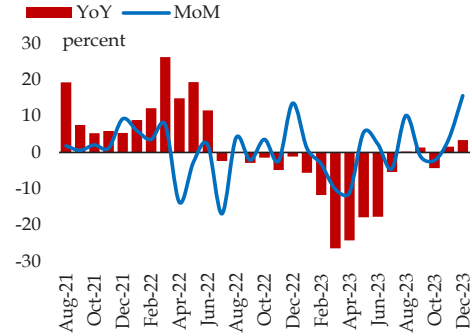
محدود کرنے والے عوامل میں کمزور ملکی طلب اور پاکستان کی روایتی ٹیکسٹائل برآمدات کے ساتھ مہنگی تو اتائی شامل ہیں۔

شکل 2.11: پیداوار میں اضافے اور کمی ظاہر کرنے والے شعبہ جات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.10: ایشیاسازی کے کو انٹیم انڈیکس میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

بڑے پیمانے کی ایشیاسازی (ایل ایس ایم)⁴¹

بڑے پیمانے کی ایشیاسازی میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 0.4 فیصد کا کم سگڑاؤ درج کیا گیا، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ سال کی اسی مدت میں

اس سے قطع نظر، مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیاسازی (ایل ایس ایم) میں مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی سے مسلسل پانچ سہ ماہیوں تک کمی کے بعد بحالی ہوئی اور اس میں 0.5 فیصد نمو درج کی گئی، جس کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سگڑاؤ خاصاً کم ہو گیا۔ نمو کو تقویت دینے والے

⁴¹ یہ سیکشن دسمبر 2023ء کے لیے بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کی صنعتوں کے متعلق پاکستان دفتر شماریات کے کو انٹیم انڈیکس نمبر پر مبنی ہے۔

جدول 2.9: پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیائی کے اہم شعبوں میں مجموعی نمو اور حصہ

ایشیائی کا شعبہ	وزن	نمو (فیصد)		
		م 23ء	م 24ء	م 24ء
بڑے پیمانے کی ایشیائی	78.4	-2.1	-0.4	-0.4
جس میں				
غذا	10.7	-2.9	5.1	0.8
مشروبات	3.8	-8.2	3.1	0.1
تباکو	2.1	-23.5	-36.7	-0.7
ٹیکسٹائل	18.2	-13.1	-11.0	-2.0
پینے والے ملبوسات	6.1	67.9	15.1	2.3
کوک اور پیٹرولیم مصنوعات	6.7	-11.1	8.4	0.5
کیمیائی مصنوعات	6.5	-1.1	3.8	0.3
اودیات	5.2	-21.6	31.8	1.4
غیر دھاتی معدنیات	5.0	-11.7	1.2	0.1
لوہے اور فولاد کی مصنوعات	3.4	-2.1	-1.4	-0.1
برقی آلات	2.0	-5.1	-10.9	-0.4
گاڑیاں	3.1	-30.2	-52.9	-1.7
فرنیچر	0.5	102.3	-37.3	-1.0
دیگر ایشیائی	0.3	52.9	8.2	0.0

ماخذ: ایل ایس ایم کے کو انٹیم ایٹیکس تعداد اور سائز دسمبر 2023ء، پاکستان دفتر شماریات

ادا کیا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان شعبوں کی پیداوار میں مجموعی طور پر 11.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 7.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ ان شعبوں کو چھوڑ کر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم میں سکڑاؤ بڑھ کر 10.0 فیصد تک پہنچ جاتا ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 8.8 فیصد کمی آئی تھی (شکل 2.12)۔

بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کی پیداوار کے چٹلی سطح پر آنے کی نشاندہی بڑی حد تک ملکی اور درآمدی خام مال کی بہتر دستیابی سے ہوتی ہے۔ دوسری طرف، مہنگائی کے دباؤ کے حالات میں سود کی بلند شرح نے ملکی طلب کو کم رکھا۔ اسی طرح، توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل نے پیداواری لاگت پر عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی کے اثرات کو جزوی طور زائل کیا ہے۔

1.2 فیصد کمی ہوئی تھی (جدول 2.9)۔ ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ نومبر اور دسمبر 2023ء میں بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی میں سال بسال اور ماہ بہ ماہ دونوں بنیادوں پر اضافہ ہوا (شکل 2.10)۔ نیز، سکڑاؤ نسبتاً کم وسیع البینا د تھا، کیونکہ 22 میں سے 12 شعبوں نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مثبت نمو دکھائی، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں ایسے شعبوں کی تعداد صرف 4 تھی (شکل 2.11)۔

ایل ایس ایم کی نمو میں بڑی کمی ٹیکسٹائل، گاڑیوں اور فرنیچر کے شعبوں میں دیکھی گئی۔ تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں فرنیچر کو علیحدہ کیا جائے تو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی اس مدت میں 0.4 فیصد نمو ظاہر کرتی ہے، جبکہ اس میں گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.5 فیصد کمی آئی تھی۔⁴² غذائی اجزاء، مشروبات، پیٹرولیم، دو سازی اور ملبوسات نے مثبت کردار

⁴² فرنیچر کے شعبے کو اس کے چھوٹے حصے کے باوجود موجودہ مدت میں بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کی نمو میں اہم (منفی) کردار پر خارج کر دیا گیا ہے۔

جدول 2.10: پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل اور ملبوسات

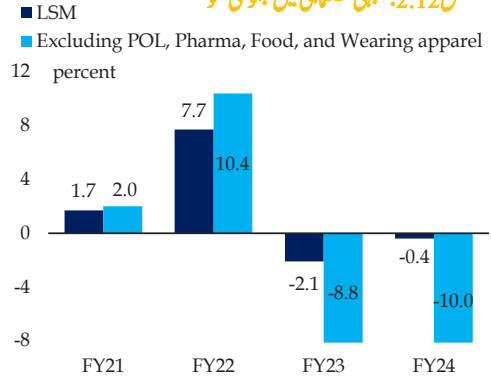
وزن	مجموعی پیداوار (ملین میٹرک ٹن)				موسم (فیصد)
	م 22ء	م 23ء	م 24ء	م 23ء	
دھاگا	1.7	1.5	1.2	14.2	-18.2
کپڑے*	525.3	487.5	435.0	-7.2	-10.8
پت سن کی اشیا	0.03	0.03	0.02	5.6	-33.4
اونی اور قالین کا دھاگا	0.00	0.01	0.01	95.6	40.5
اونی کپڑے**	46.0	20.7	23.7	-54.9	14.4
پینے والے ملبوسات***	21.7	36.5	42.0	67.9	15.1

* ملین اسکوائر میٹر، ** ملین، *** ملین درجن

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کی پیداوار میں اضافے کی رفتار کم ہو کر 15.1 فیصد ہو گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 67.9 فیصد تھی۔ اس کمی کی وجہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ریڈی میڈ ملبوسات کے برآمدی حجم میں 6.8 فیصد کمی کو قرار دیا جاسکتا ہے، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 89.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پیداوار میں کمی کا بڑا سبب ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی کمزور بیرونی مانگ کے سبب برآمدات کی اکائی قیمت میں کمی اور چین سے مسابقت کا بڑھنا تھا۔⁴³ ٹیکسٹائل کی پیداوار کو متاثر کرنے والے دیگر عوامل میں برآمدی نوعیت کے شعبوں کے لیے توانائی کی سبسڈی کے خاتمے کے بعد بجلی کے نرخوں میں اضافہ، مہنگا درآمدی خام مال اور ای ایف ایس کے مرحلہ وار خاتمے کے علاوہ سوڈ کی بلند شرح شامل تھے۔⁴⁴

شکل 2.12: پہلی ششماہی میں مجموعی نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹیکسٹائل

بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے سب سے بڑے جز ٹیکسٹائل کی پیداوار میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.0 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 13.1 فیصد سیکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ اس کمی میں اہم کردار دھاگے اور کپڑے کی ذیلی شعبوں نے ادا کیا، جو بنیادی طور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کی وجہ سے دباؤ میں تھے (جدول 2.10)۔

غذائی اجزا

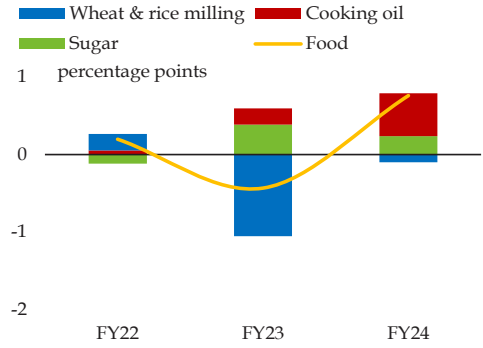
مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم کے دوسرے بڑے گروپ غذائی اجزا کی پیداوار میں 5.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 2.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں نمو بنیادی طور پر کوکگ آئل کی پیداوار میں 25.5 فیصد اضافے کی وجہ سے ہوئی جسے پام آئل کی کم بین الاقوامی قیمتوں سے سہولت ملی تھی (شکل 2.13)۔

⁴³ ممکنہ امریکی کساد بازاری اور خوردہ فروشوں پر پھیلنے سے بچھڑنے والے ذخائر کو کم کرنے کے حالات میں احتیاط برتنے کے سبب کیلنڈر سال 2023 میں سب سے بڑے درآمد کنندہ امریکہ کی کپاس کی مصنوعات کی درآمدات 20 برسوں میں دوسری کم ترین سطح پر تھیں۔ (ماخذ: امریکی محکمہ زراعت)۔

⁴⁴ بجلی کی قیمت 9 سینٹ / کلو واٹ آور سے بڑھ کر 14 سینٹ ہو گئی جو علاقائی معیشتوں کے برآمدی شعبوں کی اوسط سے زیادہ ہے۔

ششماہی میں چینی کی پیداوار میں اضافے میں اہم کردار سکرورز کے حصول کی بلند سطح نے ادا کیا۔

شکل 2.13: پہلی ششماہی میں غذائی پیداوار کی مجموعی نمونوں میں حصہ

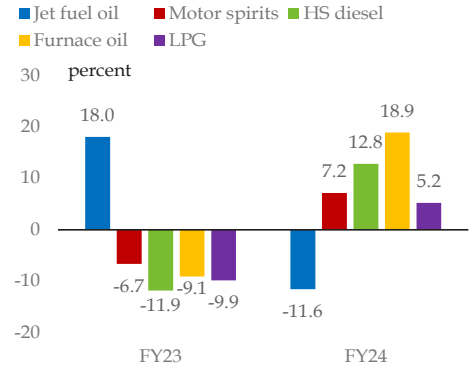


Source: Pakistan Bureau of Statistics

کوک اور پیٹرولیم

ملکی فروخت میں کمی کے باوجود پیٹرولیم ریفاؤنڈنگ میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں 8.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 11.1 فیصد کمی تھی۔ جیٹ فیول اور لبریکیشننگ آئل کے علاوہ تمام پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں اضافہ ہوا (شکل 2.14)۔

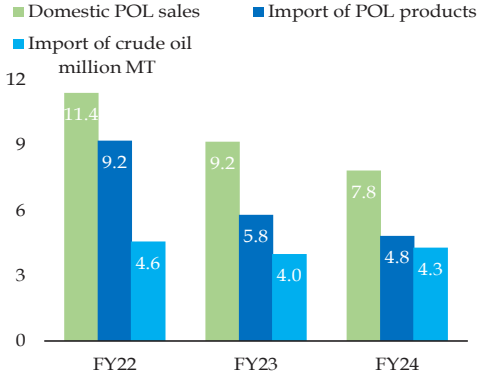
شکل 2.14: پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

فروخت میں کمی کے باوجود یہ اضافہ بنیادی طور پر پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدات کے زیادہ حجم میں نمایاں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کی عکاسی خام تیل کی درآمدات کے زیادہ حجم سے بھی ہوتی ہے (شکل 2.15)۔⁴⁶ مزید برآں، تیار شدہ مصنوعات کی درآمدات کے حجم خاص طور پر متحدہ عرب امارات کو اضافے سے بھی پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں اضافے کو تقویت ملی (دیکھیے پاب 5)۔⁴⁸

شکل 2.15: پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات اور فروخت



Source: Oil Companies Advisory Council and PBS

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم اور چاول کی پسائی میں بھی خاصا کم سکر آؤ ہوا، جو بنیادی طور پر فصلوں کی بہتر پیداوار کی وجہ سے تھا۔⁴⁵ مزید برآں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں کم پیداوار اور گنے کی چکل کاری کے آغاز میں تاخیر کے باوجود چینی کی پیداوار میں 7.8 فیصد نمو ہوئی۔ مالی سال 24ء کی پہلی

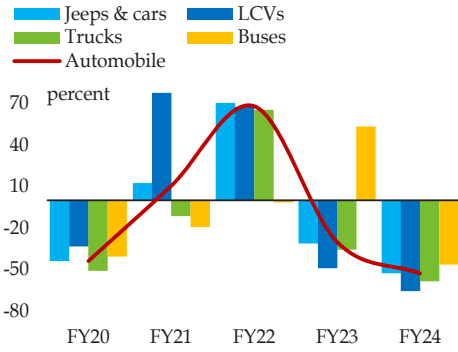
⁴⁵ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران چاول کی درآمدات میں 48.3 فیصد اضافہ، جو ایک گذشتہ سال کی اسی مدت میں 18.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

⁴⁶ پیٹرول، ڈیزل اور فرنس آئل کی مسلسل بلند قیمتوں نے پیٹرولیم مصنوعات کی کمزور فروخت میں اہم کردار ادا کیا۔

⁴⁷ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خام تیل کی درآمدات کے حجم میں 7.5 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ سال کی اسی مدت میں 12.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔

⁴⁸ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت اور درآمدات میں بلاتر تیب 14.5 اور 16.7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ جبکہ متحدہ عرب امارات کو پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 145.0 ملین ڈالر تک بڑھ گئیں جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 11.1 ملین ڈالر تھیں۔

شکل 2.17: پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی پیداوار میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

پاکستان آٹوموبائل مینوفیکچرنگ ایسوسی ایشن (پی اے ایم اے) کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق موجودہ جائزے کی مدت میں گاڑیوں کی فروخت میں 35.6 فیصد کمی آئی، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 40.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔ الگ الگ پرزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) اور نیم ساختہ (ایس کے ڈی) گاڑیوں کی کٹس کی درآمدات میں کمی کا باعث بننے والے مخصوص شعبہ جاتی مسائل نے بھی زیر جائزہ مدت میں گاڑیوں کی پیداوار کی سطح کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔

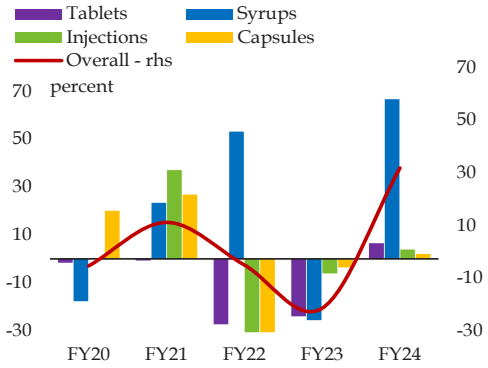
تعمیرات - منسلک صنعتیں

جیسا کہ جدول 2.8 میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ سکڑاؤ درج کیا گیا۔ بلند مالی لاگت، حقیقی آمدنیوں میں کمی اور وفاقی پبلک سیکٹر ڈولپمنٹ پروگرام کے اخراجات میں کمی تعمیراتی سرگرمیوں پر مسلسل منفی اثرات مرتب کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ، سخت زری پالیسی اور سیاسی غیر یقینی صورت حال بھی مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں اور ہاؤس بلڈنگ فنانس کو متاثر کرنے کا باعث بنے۔

دواسازی

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران دواسازی کی پیداوار میں 31.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال کی اسی مدت میں 21.6 فیصد کمی درج کی گئی تھی (شکل 2.16)۔ دواسازی کی پیداوار میں اضافے کی اہم وجوہات میں درآمد شدہ طبی خام مال کی بڑھتی ہوئی دستیابی اور خصوصاً مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں شرح مبادلہ کا قدرے مستحکم رہنا تھا۔⁴⁹ مزید برآں، ڈرگ ریگولیشن اتھارٹی آف پاکستان نے بھی عام اور ضروری ادویات کی خوردہ قیمتوں میں اضافے کی اجازت دی، جس سے دواؤں کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملی۔⁵⁰

شکل 2.16: پہلی ششماہی میں طبی مصنوعات کی پیداوار میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیاں

کئی کے رجحان کو جاری رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کی پیداوار میں مزید 52.9 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں بھی 28.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ کمی بھی وسیع الہیاد تھی (شکل 2.17)۔ گاڑیوں کی صنعت کو متعذر چیلنجوں کا سامنا ہے۔ گاڑیوں کی طلب کو محدود کرنے والے کچھ عوامل میں سست اقتصادی سرگرمی، قرض لینے کی لاگت میں اضافہ اور بلند قیمتیں شامل ہیں۔⁵¹ ⁵²

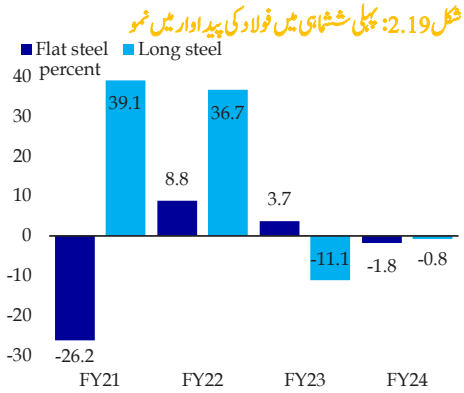
⁴⁹ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ادویات کی درآمدی مقدار میں 67.0 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 37.2 فیصد سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔

⁵⁰ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادویات کی قیمتوں میں 31.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 14.1 فیصد بڑھی تھی۔

⁵¹ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں موٹر گاڑیوں کی قیمتوں میں 24.7 فیصد اضافہ ہوا جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 31.1 فیصد کے علاوہ تھے۔ اس طرح ایندھن کی قیمت میں 22.1 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ سال 70.5 فیصد تھا۔

⁵² مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں کے دوران کاروں کے قرضوں کی مدت 42.5 ارب روپے کی خالص داہنی کی گئی، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 30.4 ارب روپے کے قرضے واپس کیے گئے تھی۔

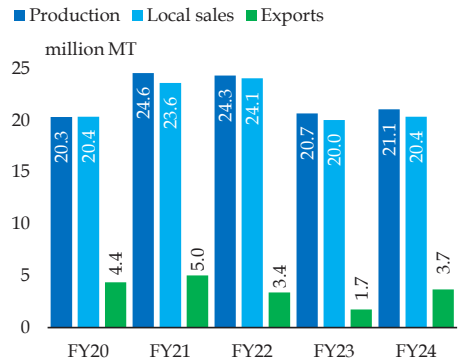
سیمنٹ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 1.9 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ بلند برآمدی حجم ہے، جس کے بعد آخری مہینوں میں ملکی فروخت میں اضافے نے اس میں اہم کردار ادا کیا (شکل 2.18)۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کے برآمدی مقامات خصوصاً، افغانستان، بنگلہ دیش، ہانگ کانگ، جرمنی اور گھانا کی جانب سے سیمنٹ کی طلب تقریباً دوگنی ہو کر 3.7 ملین میٹرک ٹن ہو گئی (دیکھیے باب 5)۔ اس کے علاوہ، مذکورہ مدت میں سیمنٹ کی ملکی ترسیلات میں 1.7 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، کمزور ملکی طلب اور کونے کی قیمتوں میں اضافے سے سیمنٹ کی پیداوار کو کچھ نقصان پہنچا۔

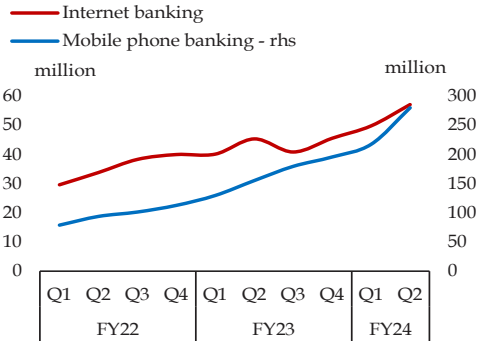
شکل 2.18: پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی پیداوار اور ترسیل میں نمو



Sources: Pakistan Bureau of Statistics and APCMA

اسی طرح لمبے فولاد کی پیداوار میں بھی کمی واقع ہوئی، جس کی وجہ تیار حالت میں فولادی مصنوعات کی درآمدات میں نمایاں اضافے کے علاوہ سکرپ کی کمزور درآمدات تھیں۔ امکان ہے کہ ایکسل لوڈ کی حدود کے نفاذ کے بعد نقل و حمل میں مشکلات نے بھی نقل و حمل کی لاگت میں اضافہ کر کے اس شعبے پر منفی اثرات مرتب کیے ہوں گے۔⁵⁴

شکل 2.20: انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکاری کا حجم



Source: State Bank of Pakistan

فولاد

فولاد کی پیداوار میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 1.4 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 2.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران، چھٹے اور لمبے فولاد کی پیداوار میں بالترتیب 1.8 اور 0.8 فیصد کمی واقع ہوئی (شکل 2.19)۔ گاڑیوں، برقی آلات، بھاری مشینری اور آلات، سلائی اور گنے کی مشینوں سمیت منسلک صنعتوں کی سست طلب مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں چھٹے فولاد کے کم استعمال کا باعث بنی۔⁵³

⁵³ زیر جائزہ مدت کے دوران برقی سازہ سامان، بھاری مشینری اور آلات، سلائی اور گنے کی مشینوں کی پیداوار میں بالترتیب 10.9، 58.7، 31.9 اور 27.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔

⁵⁴ ایکسل لوڈ کا نظام 15 نومبر 2023ء سے نافذ کیا گیا تھا۔ ایکسل لوڈ کے نظام نے عملدہ طور پر سیمنٹ اور خوراک وغیرہ جیسی صنعتوں کو بھی متاثر کیا ہو گا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں تھوک اور پرجون تجارت کی خدمات میں 2.4 فیصد اضافہ بڑی حد تک زراعت اور صنعت کے شعبوں میں بحالی سے ہم آہنگ ہے۔ اس کی عکاسی مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر مالی فرموں کی بلند فروخت سے بھی ہوتی ہے۔⁵⁵

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج خدمات کی نمو کی رفتار گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہی۔ اس سست رفتاری کو فضائی ٹرانسپورٹ کے کم استعمال، کمرشل گاڑیوں کی فروخت اور ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔^{56، 57}

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں اطلاعاتی اور مواصلاتی خدمات میں سیکڑا ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔ ایسا مالی سال 24ء کی پہلی

2.4 خدمات

زراعت میں مضبوط نمو اور مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایل ایس ایم میں معتدل بحالی کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے شعبے میں صرف 0.5 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں خدمات کے شعبے کی نمو میں بہت کمی واقع ہوئی، جبکہ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں معتدل بحالی ہوئی تھی، جو مسلسل پچھلی دو سہ ماہیوں میں سیکڑاؤ کے بعد دیکھنے میں آئی تھی۔ تاہم خدمات کے شعبے نے ملی جلی کارکردگی دکھائی۔ تھوک اور خوردہ تجارت، رینٹل اسٹیٹ، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری، ہوٹلوں اور ریسٹورانوں اور دیگر نجی خدمات میں اضافہ ہوا، جبکہ دیگر ذیلی شعبوں میں کمی دیکھی گئی (جدول 2.11)۔

جدول 2.11: شعبہ خدمات کے خام اضافہ قدر میں نمو

مالی سال 24ء		مالی سال 23ء						
شش 01	سہ 2	سہ 1	شش 02	شش 01	سہ 4	سہ 3	سہ 2	سہ 1
0.5	0.01	0.9	-2.0	2.2	-3.0	-1.0	2.2	2.3
2.4	2.1	2.7	-8.2	0.6	-10.1	-6.5	0.8	0.3
1.2	1.1	1.2	3.1	3.5	1.9	4.2	3.3	3.7
4.6	4.6	4.7	4.3	4.0	4.4	4.2	4.0	4.0
-1.7	-5.4	2.4	-5.5	0.5	-7.5	-3.6	2.5	-1.6
-7.0	-11.1	-2.9	-15.6	-0.3	-18.5	-12.4	-1.6	1.0
4.1	4.1	4.2	3.8	3.6	3.9	3.7	3.6	3.6
-16.4	-16.2	-16.7	-10.7	-7.1	-10.9	-10.4	-8.7	-5.5
-0.9	-0.8	-0.9	9.7	10.2	9.6	9.8	10.0	10.5
-1.8	-2.5	-1.1	10.2	11.0	9.5	10.8	11.2	10.8
3.8	3.6	4.0	4.8	5.2	4.5	5.1	5.2	5.3

° شش 1 جی وی اے = سہ 1 جی وی اے + سہ 2 جی وی اے؛ شش 2 جی وی اے = سہ 3 جی وی اے + سہ 4 جی وی اے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

⁵⁵ ماخذ: پاکستان اسٹاک ایکسچینج، 30 ستمبر 2023 (sbp.org.pk) میں فہرست شدہ غیر مالی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کا تجزیہ۔

⁵⁶ ماخذ: پاکستان آٹوموبیل میٹرو فیکچررز ایسوسی ایشن

⁵⁷ ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل۔

کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں اس شعبے کے تفریط کنندہ میں 9.3 فیصد اضافہ ہوا۔⁵⁹

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالیات اور بیمہ خدمات بھی سکڑ گئیں، اس طرح مسلسل پانچویں سہ ماہی کے دوران یہ رجحان برقرار رہا۔ اس کا سبب نجی شعبے کے قرضوں میں کمی اور بینکاری صنعت کے ڈپازٹس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔⁶⁰ اسی طرح مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں عام حکومتی خدمات میں کمی واقع ہوئی، جبکہ ریئل اسٹیٹ سرگرمیوں، رہائش اور غذائی خدمات کی سرگرمیوں نے اپنی نمو کا تسلسل برقرار رکھا۔

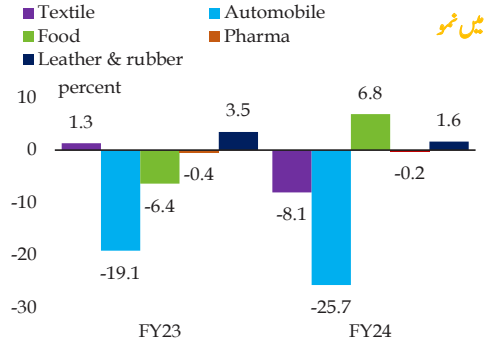
2.5 افرادی قوت کی منڈی

بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کی پیداوار کے چلی سطح تک پہنچنے کے بعد اسٹیٹ بینک کے سرویز میں نومبر اور دسمبر 2023ء کے دوران روزگار میں کچھ بہتری کی عکاسی ہوئی ہے۔ تاہم، آئندہ چھ مہینوں کے دوران روزگار کے مواقع پیدا ہونے کے متعلق احساسات زیادہ امید افزا نہیں تھے۔ تاہم، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران افرادی قوت کی مارکیٹ کے اعداد و شمار گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کمی کے عکاس ہیں۔

پنجاب

جولائی تا نومبر مالی سال 24ء کے دوران پنجاب میں صنعتی روزگار میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بگاڑ دیکھا گیا۔ روزگار کے سب سے بڑے فراہم کنندہ ٹیکسٹائل کے شعبے میں روزگار میں 8.1 فیصد کمی ہوئی جو پنجاب میں جولائی تا نومبر مالی سال 24ء کے دوران صنعتی روزگار میں مجموعی سکڑاؤ کا باعث بنی۔ گاڑیوں کی صنعت کے روزگار میں 25.7 فیصد کمی ہوئی (شکل 2.21)۔

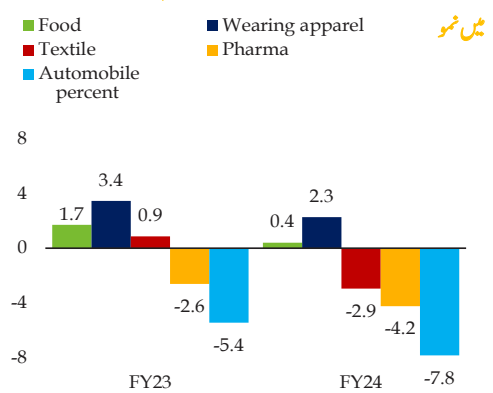
شکل 2.21: پنجاب: جولائی تا نومبر کے دوران اہم شعبہ جات میں روزگار



Source: Punjab Bureau of Statistics

ششماہی کے دوران براڈ بینڈ صارفین میں 5.6 فیصد اضافے کے باوجود ہوا ہے۔⁵⁸ انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری کی ٹرانزیکشنوں کی رفتار میں اضافے کا رجحان جاری رہا، جس سے ڈیجیٹل خدمات پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 2.20)۔ مواصلاتی خدمات میں کمی کا اہم سبب مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں اس شعبے میں قیمتوں کا بڑھنا ہے۔ گذشتہ برس کی اسی مدت

شکل 2.22: سندھ: جولائی تا اکتوبر کے دوران اہم شعبہ جات میں روزگار



Source: Sindh Bureau of Statistics

⁵⁸ ماخذ: ٹیلی کام کے اظہار، پی ٹی اے۔

⁵⁹ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، دوسری سہ ماہی 2023-24ء کیو این اے کا جزا۔

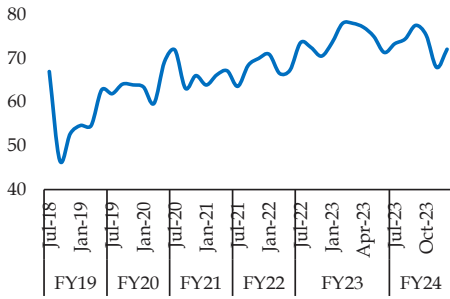
⁶⁰ اگرچہ اس عرصے کے دوران بینکوں کے منافع میں اضافہ ہوا، لیکن اس شعبے کی قدر اضافی میں کمی واقع ہوئی۔ دراصل پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے مالیت اور بیمہ میں قدر اضافی کو مالی و سماجی خدمات کی بالواسطہ پیمائش (ایف آئی ایس آئی ایم) کے طریقے سے اخذ کیا جاتا ہے، جس سے ضروری نہیں ہے کہ مالی اداروں کے اصل منافع کی عکاسی ہو۔

زیر جائزہ مدت کے دوران ٹیکسٹائل صنعت کی کمزور آمدنی کارکردگی اور گاڑیوں کی فروخت میں نمایاں کمی کی وجہ سے سندھ اور پنجاب میں روزگار کے مواقع کی تخلیق میں کمی واقع ہوئی۔

کاروباری اعتماد کا سروے

کاروباری اعتماد میں نومبر 2023ء سے بہتری کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی کاروباری اعتماد گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں قدرے کمزور ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے کاروباری اعتماد سروے (بی سی ایس) کے رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی اور صنعتی ملازمتوں دونوں کے بارے میں کاروبار کے احساسات میں بگاڑ آیا ہے۔ اس کے باوجود جواب دینے والے خدمات کے شعبے میں ملازمتوں سے متعلق کسی حد تک پر امید تھے (شکل 2.23)۔ اوسطاً، 46.5 فیصد جواب دہندگان گزشتہ چھ مہینوں کے دوران بحیثیت مجموعی ملازمتوں کے مواقع کی تخلیق کے متعلق مثبت تھے، جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے 48.5 فیصد سے کم تھی۔

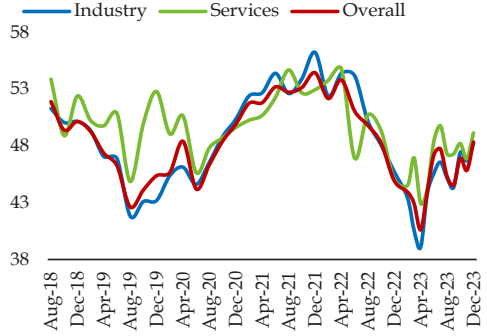
شکل 2.24: اعتماد صارف سروے: بے روزگاری کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ)



Source: State Bank of Pakistan

اسی طرح، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مینوفیکچرنگ کے شعبے میں روزگار کے تریسلی اشاریے میں گزشتہ اور آئندہ چھ ماہ کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی۔ دوسری طرف، خدمات کے شعبے میں روزگار پیدا کرنے کے لیے تریسلی اشاریہ تقریباً اسی سطح پر رہا تاہم، خدمات کے شعبے میں متوقع ملازمتوں کی تخلیق کا اشاریہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے

شکل 2.23: اعتماد کاروبار سروے: روزگار کے اشاریے



Source: State Bank of Pakistan

دوسری جانب، جولائی تا نومبر مالی سال 24ء کے دوران غذائی صنعت نے روزگار میں 6.8 فیصد اضافہ درج کیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 6.4 فیصد سکڑاؤ ہوا تھا۔ خوراک کے شعبے میں روزگار کو بڑھانے میں چینی، نباتاتی گھی، اور ڈیری کے ذیلی شعبوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح، پٹرولیم، چمڑے، ربڑ اور پلاسٹک، اور کاغذ اور کاغذی بورڈ کے شعبوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران مجموعی صنعتی روزگار میں معمولی اضافہ ہوا۔

سندھ

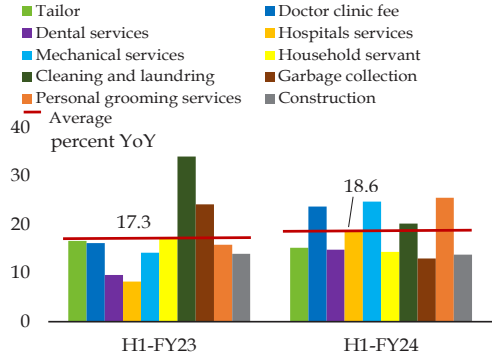
ماہانہ صنعتی پیداوار اور روزگار سروے کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران سندھ میں صنعتی روزگار میں 0.48 فیصد کمی واقع ہوئی۔ سندھ میں روزگار میں کمی میں سب سے بڑا حصہ گاڑیوں، ٹیکسٹائل اور دو سازی کی صنعتوں کا تھا۔ جبکہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران ملبوسات اور غذائی اشیاء کی صنعتوں نے نئی افرادی قوت کی خدمات حاصل کیں۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران سندھ میں گاڑیوں کی صنعت کے روزگار میں 7.8 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.4 فیصد کمی ہوئی تھی (شکل 2.22)۔ اسی طرح ٹیکسٹائل اور پٹرولیم کے شعبوں کے روزگار میں کمی دیکھی گئی۔ دوسری طرف، مشروبات اور لکڑی کی صنعتوں کے روزگار میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران 34.3 اور 1.6 فیصد بہتری آئی۔

آئندہ چھ مہینوں میں بحیثیت مجموعی بے روزگاری میں اضافے کی توقع ظاہر کی تھی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 72.6 فیصد سے تھوڑی سی زیادہ ہے۔ (شکل 2.24)۔

دوران تھوڑا سا بڑھ کر 53.6 فیصد ہو گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 52.5 فیصد تھا۔

شکل 2.25: شعبہ خدمات کی اجرتوں میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اجرتیں

صارف اشاریہ قیمت کے اعداد و شمار مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجرتوں میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔ خصوصاً، موجودہ مدت کے دوران اوسط اجرتوں میں 18.6 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں بھی یہ 17.3 فیصد بڑھی تھیں (شکل 2.25)۔

تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ خدمات کے تمام زمروں کی اجرتوں میں اضافے کا رجحان برقرار رہا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ذاتی آرائش کی خدمات (25.6 فیصد)، میکانیکی خدمات (24.8 فیصد) اور ڈاکٹر کی فیس (23.8 فیصد) کے لیے اجرتوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ اسی طرح صفائی اور کپڑوں کی دھلائی کی خدمات، ہسپتال کی خدمات اور دانتوں کی خدمات کے معاوضے میں بھی اضافہ ہوا۔

صارفین کے اعتماد کا سروے

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران کئے گئے اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ اوسطاً 73.5 فیصد جواب دہندگان نے



3 زری پالیسی اور مہنگائی

ملکی رسد کے دھچکوں خاص طور پر سرکاری قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ دائمی ساختی مسائل اور اجناس کی قیمتوں کے دھچکوں کے دور ثانی کے اثرات کے باعث مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بلند رہی۔ اس عرصے کے دوران اگرچہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کا رجحان دیکھا گیا تاہم درآمدی مہنگائی پر اس کے اثرات روپے کی قدر کرنے کی وجہ سے جزوی طور پر زائل ہو گئے۔ مزید برآں، قوزی مہنگائی بلند سطح پر برقرار رہی، جو خوراک اور توانائی کی بلند قیمتوں کے دور ثانی کے اثرات کم از کم اجرتوں میں اضافے اور مہنگائی کی بلند توقعات کی عکاس ہے۔ لہذا پیش بینی بنیاد پر حقیقی شرح سود کو مثبت رکھنے اور مہنگائی کو وسط مدتی ہدف کی حد تک لانے کے لیے زری پالیسی کمیٹی نے سخت زری پالیسی موقف قائم رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ 22 فیصد پر برقرار رکھا۔ تخفیفی پالیسی ماحول اور ملکی طلب میں سست روی کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں کی رفتار سست رہی تاہم حکومت کی جانب سے اعانتِ میزانیہ کے لیے کمرشل بینکوں پر مسلسل انحصار کی وجہ سے بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثے بڑھنے کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زر وسیع (broad money) کی نمو بڑھ گئی۔

3 زرری پالیسی اور مہنگائی

3.1 پالیسی جائزہ

زرری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کے دوران معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی کا بھی تخمینہ لگایا، جس کی بنیادی وجہ زرعی پیداوار میں متوقع بحالی ہے۔ اگرچہ جون 2023ء میں ترجیحی درآمدات کے اقدامات کو ترک کرنے سے صنعت کے منظر نامے میں بہتری آئی، تاہم مسلسل تخفیفی زرری اور مالیاتی پالیسیوں کے باعث مالی سال 24ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی نمو کے 2.0 سے 3.0 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع تھی۔

پالیسی کے طفیل ملکی طلب میں ہونے والی کمی کے ساتھ، زرری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کے دوران جاری کھاتے کے خسارے کا جی ڈی پی کے 0.5 تا 1.5 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا ہے۔ مزید برآں، زرری پالیسی کمیٹی نے ٹیکس نیٹ کو وسعت دینے، غیر ہدفی زر اعانت کو محدود رکھنے اور خسارے میں چٹلے والے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ای) میں اصلاحات کو تیز کرنے کے ذریعے مالیاتی دانشمندی پر کاربند رہنے کی اہمیت پر زور دیا۔ کلی معاشی استحکام کے حصول اور مہنگائی کو وسط مدتی ہدف کی حد تک لانے کے لیے یہ اقدامات ناگزیر سمجھے جاتے ہیں۔²

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پیشرو وسیع کلی معاشی رجحانات زرری پالیسی کمیٹی کے تخمینوں سے ہم آہنگ رہے۔ بالخصوص، عبوری تخمینوں کے مطابق، مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں حقیقی جی ڈی پی میں 2.1 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔³ اسی طرح ستمبر 2023ء کے بعد سے ملکی طلب کے اظہاریوں میں بھی زیریں ترین حد تک پینچنے کی علامات دکھائی دینے لگیں۔ اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی اور جون 2023ء میں ترجیحی درآمدات سے متعلق ہدایات واپس لینے کے بعد جولائی تا نومبر مالی سال 24ء میں جاری کھاتے کا توازن خسارے میں چلا گیا، جبکہ مالی سال 23ء کے آخری چار مہینوں میں یہ فاضل تھا۔

زرری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ 22 فیصد پر برقرار رکھ کر سخت زرری پالیسی موقف قائم رکھا۔ اگرچہ مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کے دباؤ میں کمی آئی اور ذخیرہ اندوزی اور اسمگلنگ جیسی غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف انتظامی اقدامات نیز زرعی پیداوار بڑھنے سے غذائی رسد میں کمی قدر بہتری آئی، تاہم عمومی مہنگائی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں بلند رہی۔

مالی سال 24ء کے آغاز پر ملک کے کلی معاشی ماحول کے حوالے سے احساسات میں خاصی بہتری آئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ پاکستان جون 2023ء کے دوران آئی ایم ایف سے 3.0 ارب ڈالر کا اسٹیٹڈ بانڈ آرہنچمنٹ (ایس بی اے) حاصل کرنے میں کامیاب رہا جس سے بیرونی کھاتے کے منظر نامے کے لیے قریب مدتی خطرات کم ہو گئے۔ حقیقی معاشی سرگرمی کے لحاظ سے ملکی طلب کے اظہاریوں میں جون 2023ء کے دوران پالیسی پر مبنی سست روی کا سلسلہ جاری رہا، جبکہ سال بسال قومی صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) مہنگائی مئی 2023ء میں بلند ترین سطح تک پہنچنے کے بعد تقریباً دس فیصدی درجے کم ہوئی۔

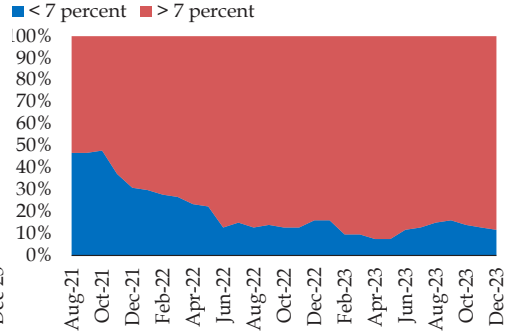
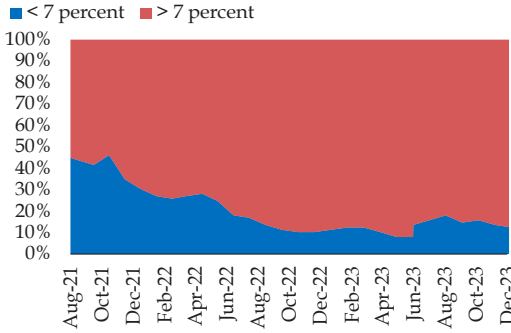
جولائی 2023ء میں ہونے والے زرری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں ان پیش رفتوں نے مہنگائی کے منظر نامے پر مثبت اثر ڈالا۔ مجموعی زرری سختی کے تاخیری اثر، میزانیہ مالیاتی سیکائی، عالمی اجناس کی قیمتوں میں قدرے کمی اور بلند اساسی اثر کے ساتھ ساتھ ان امور کے پیش نظر، زرری پالیسی کمیٹی نے تخمینہ لگایا کہ مالی سال 24ء کے دوران اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کم ہو کر 20.0 تا 22.0 فیصد کی حد میں رہے گی۔ اعلیٰ اجناس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور ملکی اور بیرونی رسدی دھچکوں نے ان تخمینوں میں نمایاں اضافے کے خطرات ظاہر کیے۔

1 اسٹیٹ بینک نے جنوری 2024ء کے زرری پالیسی کے جائزے میں مالی سال 24ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے کی حد پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے بڑھا کر 25.0 تا 23.0 فیصد کر دیا۔

2 حکومت نے وسط مدتی مہنگائی کی حد 5 سے 7 فیصد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ماخذ: وزارت خزانہ (2020ء)۔ وسط مدتی بجٹ اسٹریٹجی (2023-2020ء)

3 مارچ 2024ء میں جاری کردہ قومی آمدنی کھاتوں (این سی پی آئی) کے مطابق مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو 1.7 فیصد رہی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی مدت میں 1.6 فیصد رہی تھی۔

شکل 3.1 الف: صارف اشاریہ قیمت کی شہری باسکٹ۔ تعدد کی تقسیم



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کی اور سازگار اساسی اثر کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں عمومی مہنگائی میں کمی کی توقع ظاہر کی۔ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ 12 ماہی پیش بینی بنیاد پر حقیقی شرح سود کے مثبت ہونے کے ساتھ زری پالیسی موقف مالی سال 25ء کے اختتام تک مہنگائی کو 5.0 سے 7.0 فیصد کے وسط مدتی ہدف کی حد تک لانے کے لیے مناسب تھا۔⁵

مالیاتی نتائج بھی خاصی حد تک مالی سال 24ء کے بجٹ میں تخمین شدہ یکجائی سے ہم آہنگ تھے۔ تخفیفی پالیسی ماحول اور پست ملکی طلب کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں سست روی آئی۔ تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی گذشتہ سال کی اسی مدت میں دیکھی گئی سطح سے تجاوز کر گئی۔

3.2 عالمی مہنگائی اور زری پالیسی رد عمل

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی مہنگائی میں مختلف رجحانات دیکھے گئے۔ اگرچہ ترقی یافتہ معیشتوں میں 2022ء کے آخر میں شروع ہونے والے مہنگائی میں کمی کے رجحانات کا تسلسل دیکھا گیا، تاہم مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں کمی کے رجحان کے بعد مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کا دباؤ دوبارہ سامنے آیا (شکل 3.2)۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گیس کی سرکاری قیمتوں میں توقع سے زائد اضافے کے ساتھ ساتھ اجناس کی منڈی میں نفوذ پذیر بگاڑ مہنگائی پر بہت زیادہ اثر انداز ہوا۔ دریں اثنا، قومی مہنگائی بھی بلند سطح پر برقرار رہی جو کم ہوتی ہوئی تاہم بلند لاگت کے اثرات، اجناس کی قیمتوں کے دھچکوں کے دور ثانی کے اثرات اور کم از کم اجرت میں اضافے کی عکاس کرتی ہے۔ مزید برآں، شہری اور دیہی مزدوروں میں صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کی تقسیم میں وسط مدتی مہنگائی کے ہدف کی بالائی حد سے متجاوز ایشیا غالب رہیں (شکل 3.1 الف اور 3.1 ب)۔

رسدی زنجیر کی رکاوٹوں میں کمی، عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں تنزلی اور اقتصادی سرگرمیوں میں عمومی سست روی سے ترقی یافتہ معیشتوں میں مہنگائی میں کمی کو تقویت ملی۔⁶ اس کے علاوہ، کرنسی کی قدر میں نسبتاً پست کمی کے ساتھ ساتھ

ان حالات کے پیش نظر اور مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنے کے لیے زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہونے والے اپنے تمام اجلاسوں میں سخت زری پالیسی کا موقف برقرار رکھا۔⁴ گذشتہ دو برسوں کے دوران زری سختی کے تاخیری اثر، میزانیہ مالیاتی یکجائی، عالمی اجناس کی قیمتوں میں

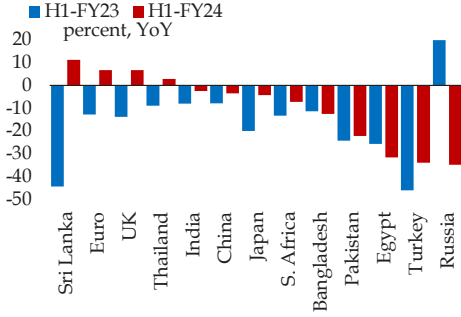
⁴ زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران چار اجلاس منعقد کیے۔

⁵ مارچ 2024ء میں زری پالیسی کمیٹی نے نظر ثانی کردہ اس نام لائن کو ستمبر 2025ء کر دیا۔

⁶ تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 5

زری پالیسی اور مہنگائی

شکل 3.3: ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی معیشتوں میں کرنسیوں کی قدر میں اضافہ/کمی



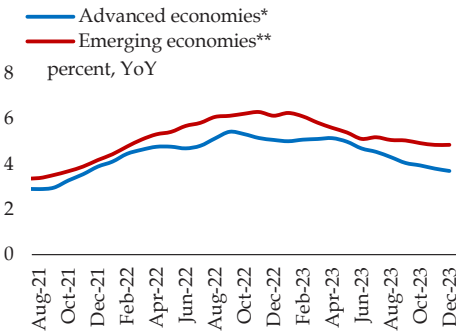
Source: Haver Analytics

کے مسلسل دباؤ کے پیش نظر پاکستان نے زیر جائزہ مدت کے دوران پالیسی ریسٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

3.3 پاکستان کے زری مجموعے

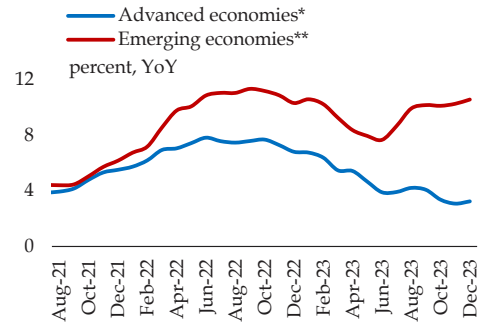
مسلسل تخفیفی زری پالیسی کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں زر وسیع (ایم 2) کی شرح نمو بڑھ کر 4.5 فیصد ہو گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 1.2 فیصد تھی۔ خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) اور خالص بیرونی اثاثوں (این ایف

شکل 3.4: قوزی مہنگائی



* include G7 countries; ** based on 51 economies
Source: Haver Analytics

شکل 3.2: صارف اشاریہ قیمت عمومی مہنگائی



* include G7 countries; ** based on 51 EMDEs
Source: Haver Analytics

مضبوط اور قابل اعتماد زری پالیسی فریم ورک ان معیشتوں میں عمومی مہنگائی کے مسلسل اعتدال میں مددگار رہا (شکل 3.3)۔⁷

دوسری جانب، خوراک کی رسد میں تعطل، جس کی بڑی وجہ موسمیاتی تبدیلی تھی، بعض بڑے درآمدی ملکوں کی جانب سے خوراک کی برآمدات پر پابندی، ملکی رسد کے دھچکے اور بڑھتی ہوئی درآمدی لاگت کی وجہ سے متعدد ابھرتی ہوئی معیشتوں میں خوراک کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔^{8, 9}

تاہم، ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں و ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں قوزی مہنگائی میں بتدریج کمی واقع ہوئی (شکل 3.4)۔ مہنگائی کے مضر دباؤ سے جو بنیادی طور پر افرادی قوت کی منڈیوں میں کارکنان کی کمی، بڑھتے ہوئے مصارف زندگی کو پورا کرنے کے لیے اجرتوں میں اضافے، اور توانائی کی بلند قیمتوں کی منتقلی سے پیدا ہوا ان رجحانات کی وضاحت ہوتی ہے۔¹⁰

مستقل طور پر برقرار قوزی اور ہدف سے زائد عمومی مہنگائی کے پیش نظر، ترقی یافتہ معیشتوں، اور ابھرتی ہوئی منڈیوں و ترقی پذیر معیشتوں میں زیادہ تر مرکزی بینکوں نے سخت زری پالیسی موقف برقرار رکھا (شکل 3.5)۔ اسی طرح مہنگائی

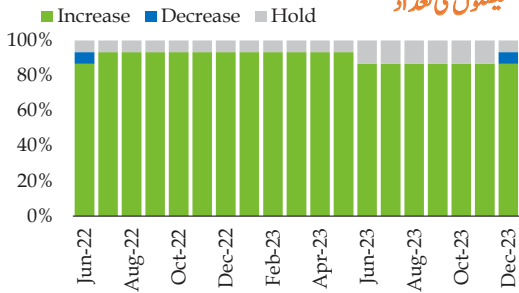
⁷ آئی ایم ایف عالمی اقتصادی منظر نامہ (2023ء)

⁸ مشرقی ایشیا (جمہوریہ کوریا اور تائی پے، چین) میں موسم کی غیر یقینی صورت حال کے سبب ایشیائی خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔

⁹ نومبر 2023ء میں چاول، جو بیشتر ترقی پذیر ایشیائی ملکوں کی بنیادی غذا ہے، کی قیمتیں 15 سالہ بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں، جب بھارت نے اپنی چاول کی برآمدات پر پابندی میں توسیع کردی۔ ماخذ: ایشیائی ترقیاتی منظر نامہ، دسمبر 2023ء

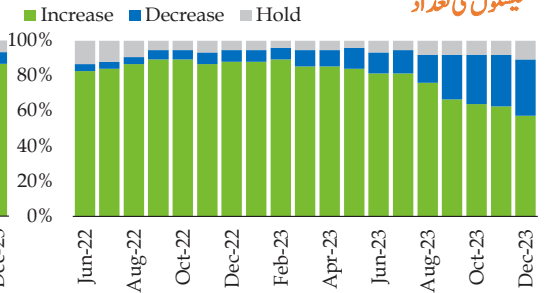
¹⁰ آئی ایم ایف (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ (اکتوبر 2023ء)

شکل 3.5: پالیسی ریٹ کے فیصلوں کا اعلان کرنے والی ترقی یافتہ



*15 Advanced economies

شکل 3.5 الف: پالیسی ریٹ کے فیصلوں کا اعلان کرنے والی ابھرتی



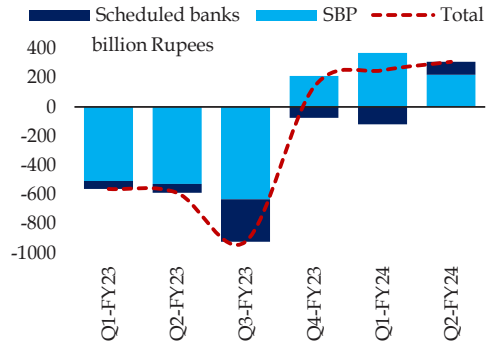
Note: The increase/decrease is calculated for 75 Emerging Market Economies.

source: Haver Analytics

اسکیوں میں خالص واپسی تھی (باب 4)۔ تاہم اجناسی سرگرمیوں کی مالکاری میں خالص واپسی، نجی شعبے کی جانب سے پست قرض گیری اور دیگر اجزا خالص (او آئی این) میں تیزی سے کمی نے خالص ملکی اثاثوں پر حکومتی قرض گیری میں اضافے کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔¹¹

اے) دونوں میں اضافے نے ایم 2 کی نمو کو تیز کرنے میں کردار ادا کیا (جدول 3.1)۔ خالص ملکی اثاثوں میں اضافے کی بڑی وجہ حکومت کی جانب سے کمرشل بینکوں سے بلند میزانی قرض گیری تھی، جبکہ خالص بیرونی اثاثوں، بالخصوص اسٹیٹ بینک کے، میں اضافہ بیرونی کھاتے میں بہتری کا عکاس ہے (شکل 3.6)۔

شکل 3.6: خالص بیرونی اثاثوں کا سہ ماہی بہاؤ



Source: State Bank of Pakistan

دوسری جانب، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں توسیع بیرونی رقوم کی آمد میں نمایاں اضافے کا نتیجہ تھی۔ جون 2023ء کے دوران آئی ایم ایف کے اسٹیڈ بائی معاہدے (ایس بی اے) کے لیے کامیاب مذاکرات کثیر فریقی اور دوطرفہ قرض دہندگان کے اعتماد کو بحال کرنے میں معاون ثابت ہوئے، جس کے نتیجے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی رقوم کی آمد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی واپسی گزشتہ سال کے مقابلے میں کم رہی (باب 5)۔

بیرونی رقوم کی بہتر دستیابی کے باوجود حکومت نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے قرض پر بہت زیادہ انحصار کیا۔ وسیع مالیاتی خسارے کے علاوہ اس کی وجہ غیر بینکاری شعبے، خاص طور پر ٹی بلز اور قومی بچت

¹¹ اسٹیٹ بینک نے ترقیاتی مالی اداروں کو جون 2022ء سے بازار زر کے سودوں میں شرکت کی اجازت دے دی ہے تاکہ ان کا انتظام سیالیت سہل ہو جائے۔ زرعی مجموعوں میں ان سودوں کے اندراج کے نتیجے میں بنیادی طور پر زیر جائزہ مدت کے دوران دیگر اجزا خالص (او آئی این) کے اسٹاک میں 1.4 ٹریلین روپے کی نمایاں تبدیلی آئی۔

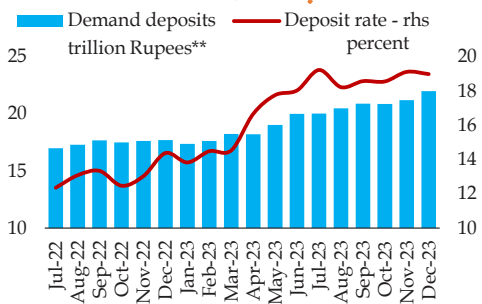
ذریعہ کی مجموعی حصہ		عمو		اسٹاک میں تبدیلی		
م س 24ء	م س 23ء	م س 24ء	م س 23ء	م س 24ء	م س 23ء	
4.5	1.2	4.5	1.2	1,412.5	340.2	زری وسیع (ایم 2)
1.8	-4.2	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	561.7	-1,150.4	خالص بیرونی اثاثے
2.7	5.4	2.5	5.3	850.8	1,490.6	خالص مکلی اثاثے
6.6	1.7	9.4	2.5	2,084.2	458.5	میزانی قرض گیری
-5.5	0.5	-33.2	2.9	-1,744.0	147.4	بینک دولت پاکستان
12.1	1.1	22.5	2.3	3,828.2	311.1	جدولی بینک
-0.7	0.0	-15.4	0.5	-229.2	5.2	اجناس کی سرگرمیاں
1.2	2.1	4.2	6.5	385.0	584.5	نئی شیعے کو قرضہ
0.1	0.3	1.4	5.9	22.9	80.8	سرکاری شیعے کے کاروباری اداروں کو قرضہ
-4.4	0.1	-	-	-1,381.5	32.3	دیگر اجزا خالص
-	-	-6.5	-0.3	-747.5	-23.4	زری بنیاد
-2.2	0.4	-7.6	1.5	-697.1	114.7	زری گردش کرنسی
6.7	0.8	9.4	1.1	2,102.3	218.3	ڈپازٹس

ماخذ: بینک دولت پاکستان

غرض سے لیے گئے قرضوں کی واپسی سے ہوا۔ صوبائی حکومتیں غذائی تحفظ کو یقینی بنانے اور غذائی اجناس بالخصوص گندم کی قیمتوں میں استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے اجناس کی سرگرمیاں انجام دیتی ہیں۔ اجناس کی خریدار ایجنسیاں اعلان کردہ

پُرکشش شرح سود، جیسا کہ شکل 3.7 میں دکھایا گیا ہے، کے علاوہ ڈالر کی اسمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف کریک ڈاؤن نیز 5000 روپے کے نوٹ کی منسوخی کی افواہوں نے بھی زیر گردش کرنسی کی کمی میں کردار ادا کیا۔¹²

شکل 3.7: بہ وزن اوسط ڈپازٹ کی شرح*



* excluding zero mark-up and inter financial institutions

** outstanding stock position

Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینک ڈپازٹس میں 9.4 فیصد نمو سے بھی اس کی عکاسی ہوتی ہے جبکہ گذشتہ سال 1.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مزید برآں، جیسا کہ توقع تھی، بلند شرح سود کی وجہ سے بھی افراد کو بچت کی ترغیب ملی، جیسا کہ سیونگ ڈپازٹس میں رقوم کے سہ ماہی بہاؤ سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 3.8)۔

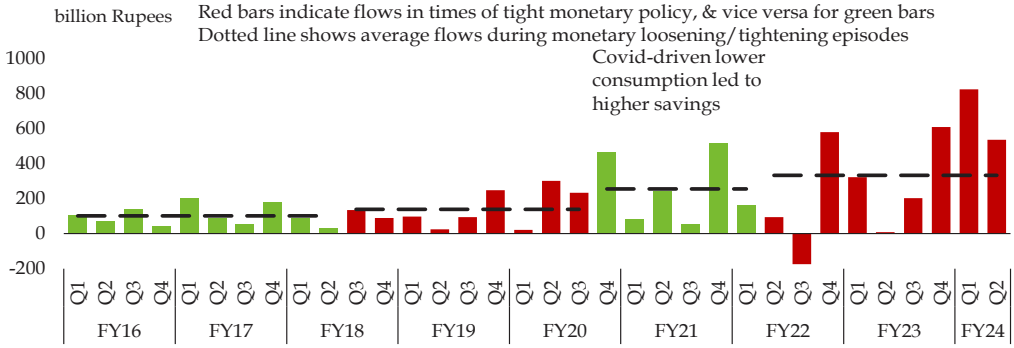
اجناسی مالکاری

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناس کی سرگرمیوں کے لیے قرضوں میں 229.2 ارب روپے کی خالص واپسی درج کی گئی جبکہ گذشتہ سال 5.2 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے (جدول 3.2)۔ یہ کئی طور پر گندم خریدنے کی

¹² ماخذ: سینیٹ آف پاکستان ڈاکیومنٹ، بتاریخ 17 نومبر، 2023ء، درج ذیل لنک پر دستیاب ہے:

www.senate.gov.pk/uploads/documents/1700217467_224.pdf

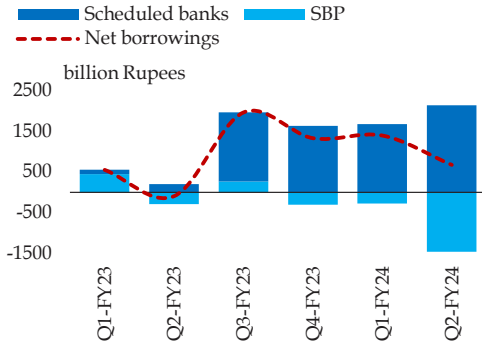
شکل 3.8: صارفین کے بچت ڈپازٹس کا سہ ماہی بہاؤ



Source: State Bank of Pakistan and SBP staff estimates

بینک مالکاری میں نمایاں کمی اور اسٹیٹ بینک کے پاس موجود حکومتی ڈپازٹس میں اضافہ وہ اہم عوامل تھے جن کی وجہ سے حکومت نے زیر جائزہ مدت کے دوران کمرشل بینکوں سے قرضے لیے (شکل 3.9)۔¹⁶

شکل 3.9: بینکوں سے حکومت کی قرض گیری



Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے اپنی خسارے کی مالکاری کی بیشتر ضروریات کو رواں شرح پی آئی بیز (پی ایف ایلز) کے ذریعے پورا کیا (جدول

امدادی قیمت پر گندم خریدتی ہیں، اور پھر عوام الناس کے استعمال کے لیے رعایتی نرخوں پر جاری کرتی ہیں۔ مالیاتی وسائل پر دباؤ سے بچنے کے لیے صوبائی حکومتیں گندم کی خریداری کے لیے بینک مالکاری پر انحصار کرتی ہیں۔

تاہم، مناسب مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے، زراعت کی ادائیگی میں تاخیر کے نتیجے میں گزشتہ برسوں کے دوران اجناس کے قرضوں کے اسٹاک میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے حکومت نے خوراک کے صوبائی محکموں کو واجب الادا زراعت کی جزوی ادائیگی کی، جس سے وہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضے واپس کرنے کے قابل ہو گئے۔¹³،¹⁴ مزید برآں، گندم کے اسٹاک کے بروقت اجراء سے خریدار ایجنسیوں کو زیر جائزہ مدت کے دوران قرضے واپس کرنے میں بھی مدد ملی۔¹⁵

حکومت کی قرض گیری

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری نظام سے خالص میزانیہ قرض گیری میں 9.4 فیصد کی بڑی نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بلند مالیاتی خسارے کے علاوہ اسٹیٹ بینک کو شیڈول ادائیگی، نان

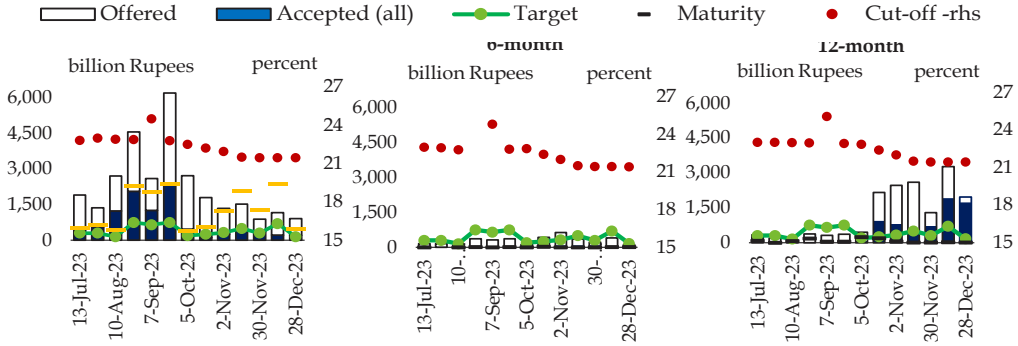
¹³ ماخذ: پنجاب ڈیٹ لیٹن، 30 ستمبر 2023ء، حکومت پنجاب

¹⁴ حکومت پنجاب نے ستمبر 2023ء کے اختتام تک ملحد خوراک کو 1395 ارب روپے جاری کر دیے۔ ماخذ: ڈیٹ لیٹن جولائی تا ستمبر 2023ء۔

¹⁵ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم کے قرضے ذخیرے میں نمو ہو کر 1.7 فیصد رہ گئی جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 13.2 فیصد تھی۔

¹⁶ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی خسارہ بڑھ کر 2.3 فیصد ہو گیا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ 2.0 فیصد تھا۔ مزید برآں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 251.6 ارب روپے کے غیر بینک قرضے خالص واپس کیے گئے جبکہ گزشتہ سال 1.6 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

شکل 3.10: پہلی ششماہی مالی سال 24ء کے دوران ٹی بلوں کی نیلامی کا خلاصہ



Source: State Bank of Pakistan

جدول 3.2: اجناسی مالکری

بہاؤ ارب روپے میں

شش 1م 24ء	شش 1م 23ء	مجموعی
-229.2	5.2	گندم
-278.1	-54.7	شکر
-6.7	16.5	کپاس
0.2	0.1	کھاد
57.2	43.3	

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اسی طرح کے رجحانات طویل مدتی حکومتی تمسکات میں بھی دکھائی دیے۔ خاص طور پر مارکیٹ نے مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں معین شرح پی آئی بی کے لیے اپنے پیش کش تاہم تناسب کو بڑھا کر 3.2 گنا کر دیا جبکہ پہلی سہ ماہی میں یہ 1.5 گنا تھا۔ تاہم، طویل مدت کے لیے بلند لاگت کے پیش نظر، حکومت نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان معین شرح تمسکات کے مجموعی ہدف سے قریب تر رقم قبول کی۔

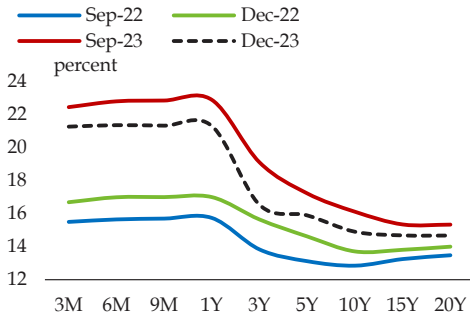
پہلی ششماہی کے دوران پی ایف ایبلز سرمایہ کاری کا تازہ جی طریقہ بنی رہیں۔ پالیسی ریٹ کے بلند ترین سطح پر پینچنے کی توقع میں، مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نیلامی کے اہداف کے مقابلے میں مارکیٹوں کی طلب ری سیٹ کی خصوصیت والے ششماہی کو پین کے حامل بانڈز کے لیے نمایاں طور پر بڑھ گئیں

3.3۔ اجرائے ثانی کے خدشے کو کم کرنے کے لیے حکومت نے ٹی بلز کے لیے نیلامی کے اہداف کو متعلقہ عرصیتوں کے مقابلے میں قدرے کم رکھا اور زیادہ تر اہداف پی ایف ایبلز اور اجارہ صکوک کو تفویض کیے۔ مہنگائی کے دباؤ کے سبب، مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومتی تمسکات پر قاطع شرح بڑھ گئی۔ تاہم، پالیسی ریٹ اور نیلامی کی قاطع یافتوں کے درمیان تفاوت دسمبر 2023ء تک نمایاں طور پر گھٹ گیا۔

مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران مہنگائی میں کمی کی توقع رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں منعقدہ اپنے تمام اجلاسوں میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھا۔ مارکیٹ نے بھی مستقبل میں پالیسی ریٹ میں متوقع کمی کے پیش نظر قیمتوں کا تعین کرنا شروع کر دیا، جس کی عکاسی قاطع شرح اور ثانوی بازار کی یافتوں میں کمی سے ہوتی ہے۔ اسی طرح، حکومتی تمسکات کے لیے مارکیٹ کی مدت کی ترجیحات، جن کی عکاسی نیلامی میں شرکت سے ہوتی ہے، بھی دونوں سہ ماہیوں میں مختلف تھیں۔

شرح سود میں متوقع اضافے کے پیش نظر مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں تین ماہی ٹی بلز میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے مارکیٹ کی دل چسپی بڑھ گئی۔ بعد میں، شرح سود کی راہ کے حوالے سے توقعات میں تبدیلی کے ساتھ، مارکیٹ نے مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران رقوم کو طویل مدتی بلز میں لگانا شروع کر دیا (شکل 3.10)۔

شکل 3.12: مچھلی یافت *



* end-period PKRV rates

Source: Financial Market Association of Pakistan

مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں سیالیت کے دباؤ اور شرح سود بڑھنے کی مارکیٹ کی توقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے زیادہ تر سیالیت طویل مدتی، یعنی 60 دن یا اس سے زائد میعاد والے اوایم اوز کے ذریعے فراہم کی۔²⁰

تاہم، دوسری سہ ماہی میں مارکیٹ کے احساسات بدل گئے، کیونکہ اسے شرح سود میں کمی دکھائی دی، اور وہ مستقبل میں زری زری کی توقع کرنے لگی۔ مارکیٹ کے احساسات میں تبدیلی کے ساتھ، اسٹیٹ بینک نے مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قلیل مدتی اوایم اوز (زیادہ تر 7، 14 اور 28 دن کی عرصیت) کے ذریعے سیالیت فراہم کی۔ اس تبدیلی کے مطابق، مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں شبینہ شرح پالیسی (ٹارگٹ) ریٹ کے نسبتاً قریب ہو گئی (شکل 3.14)۔

جدول 3.4: بازار زر کے سودوں کا اوسط واجب الادا اسٹاک

ارب روپے	م س 23ء	م س 24ء
سہ 1	4,839.0	8,580.3
سہ 2	4,938.3	8,409.5
شش 1	4,888.7	8,494.9

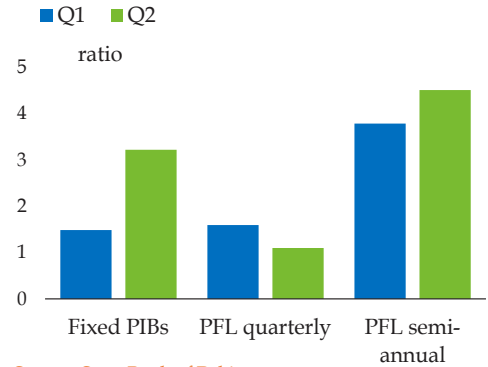
ماخذ: بینک دولت پاکستان

ستمبر 2023ء تک یہ بلند رہی تھیں، جن سے مستقبل قریب میں مہنگائی میں کمی کی مارکیٹ کی توقعات کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 3.12)۔

بین الینٹک سیالیت

مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے کمرشل بینکوں پر بڑھتے ہوئے انحصار کے سبب، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بین الینٹک منڈی کی سیالیت کی ضروریات گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں بڑھ گئیں (شکل 3.13)۔ اجناسی سرگرمیوں کے لیے قرضوں میں واپسی نیز بینک ڈپازٹس میں نمایاں اضافے کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں سیالیت کی ضروریات میں اضافہ ہو گیا۔ دوسری سہ ماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں معمولی اضافے کے ساتھ ساتھ جدولی بینکوں سے حکومتی میزانیہ قرض گیری میں مسلسل اضافے نے بین الینٹک سیالیت پر مزید دباؤ ڈالا۔¹⁹

شکل 3.11: پی آئی بیز - پیشکش اور ہدف کا تناسب (مالی سال 24ء)



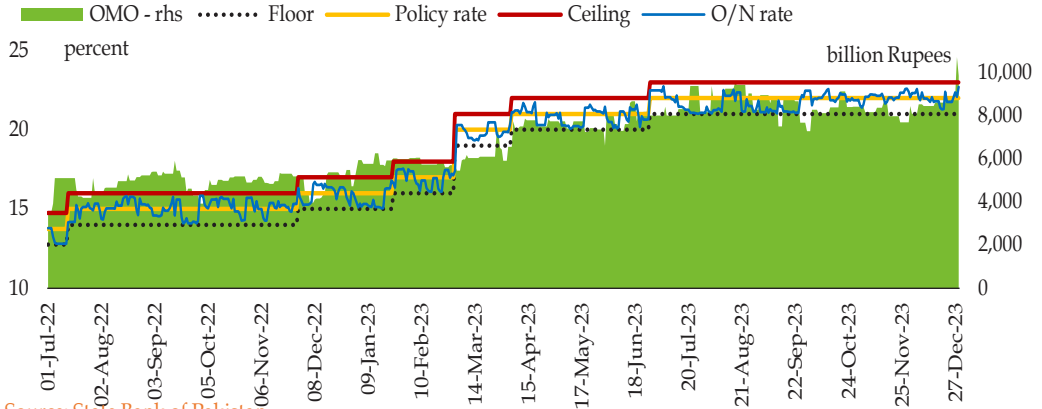
Source: State Bank of Pakistan

نتیجتاً مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں (اوایم او) میں اوخلاات میں نمایاں اضافے کیا جس سے گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں زیر جائزہ مدت کے دوران اوسط بقایا اوایم اوز کے اسٹاک میں خاصا اضافہ ہو گیا (جدول 3.4)۔

¹⁹ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں 9.4 فیصد کمی واقع ہوئی، بعد ازاں دوسری سہ ماہی کے دوران 2.0 فیصد اضافہ ہوا۔

²⁰ بازار زر میں مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں 12.0 فیصد زری روپے کے مجموعی اوخلاات کیے گئے جن میں تقریباً 76 فیصد یا 9.1 فیصد روپے 60 دن یا اس سے زیادہ، بشمول 60، 73، 74، 77 اور 82 دن عرصیت کے تھے۔

شکل 3.13: شہینہ ریپومارکیٹ



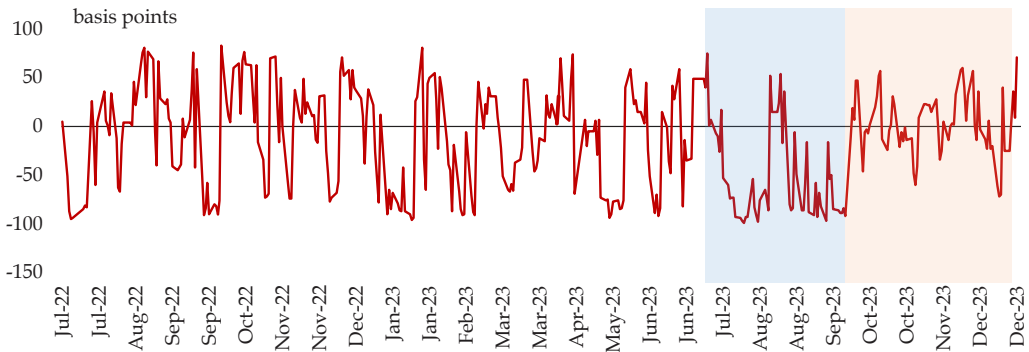
Source: State Bank of Pakistan

گذشتہ چند برسوں کے دوران پی ایس ایز کی بینکوں سے قرض گیری میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ بنیادی طور پر دائمی ساختی مسائل پی ایس ایز کی، بالخصوص توانائی کے شعبے سے متعلق بڑھتی ہوئی قرض گیری کی وضاحت کرتے ہیں۔ متعدد عوامل نے بجلی اور گیس کمپنیوں کی ایل این جی درآمدات کی مد میں پی ایس او کے واجبات کی ادائیگی کی صلاحیت کو کمزور کر دیا ہے جن میں بجلی کے رعایتی نرخ، حکومت کی جانب سے ذرائع کے اجراء میں تاخیر اور سیلز ٹیکس ری فیٹز اکٹھا ہونا شامل ہیں۔ لہذا، ان واجبات کی ادائیگی کے لیے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان کمپنیوں نے کمرشل بینکوں سے قرضے لیے۔

سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو قرض

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) نے پہلے سے کم قرضے لیے یعنی 22.9 ارب روپے کے، جو گذشتہ برس کی پہلی ششماہی میں 80.0 ارب روپے تھے (شکل 3.15)۔ اگرچہ سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ (ایس این جی پی ایل)، سوئی سدرن گیس کمپنی لمیٹڈ (ایس ایس جی سی) اور پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن (پی آئی اے) قرض لیتے رہے تاہم پاکستان اسٹیٹ آئل (پی ایس او) کی جانب سے قرضے کی خطیر واپسی سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایس ایز کے مجموعی قرضوں میں کمی آئی۔

شکل 3.14: یومیہ اوسط شہینہ شرح کاپالیسی ریٹ سے انحراف

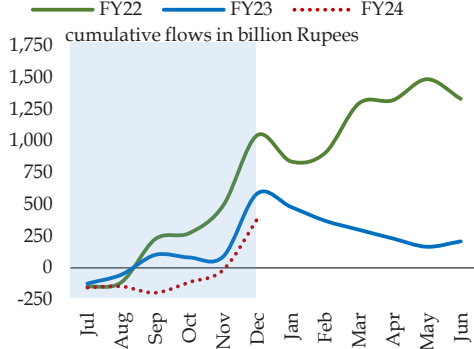


Source: State Bank of Pakistan

زری پالیسی اور مہنگائی

جبکہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں اور تعمیراتی قرضوں کی طلب پست رہی۔

شکل 3.16: نجی شعبے کا قرضہ

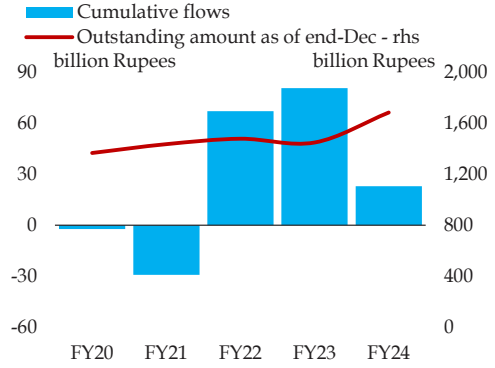


Source: State Bank of Pakistan

زیر جائزہ مدت کے دوران قرضے کی طلب میں سست روی میں کئی عوامل کار فرما رہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرض گیری کی مسلسل بلند لاگت اور مالیاتی یکپائی نے قرض کی طلب کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔²² دریں اثنا، سیاسی اور اقتصادی غیر یقینی صورت حال معین سرمایہ کاری قرضوں پر اثر انداز ہوئی۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں (ای ایف ایس اور ای ٹی ایف ایف) کے ایکسپورٹ امپورٹ بینک کو حوالگی اور مرحلہ وار خاتمے کے آغاز سے بھی ان اسکیموں کے تحت قرضے متاثر ہوئے (شکل 3.17)۔²³

ان عوامل کے علاوہ، جیسا کہ تھوک اشاریہ قیمت مہنگائی سے ظاہر ہوتا ہے، پیداواری لاگت میں معمولی کمی نے متعدد صنعتوں کی جاری سرمائے کی ضروریات کو کم کر دیا حالانکہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں نسبتاً کم تخفیف ہوئی

شکل 3.15: پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضہ



Source: State Bank of Pakistan

اسی طرح، طویل عرصے سے لاحق ساختی مسائل کی وجہ سے سیالیت کی مستقل رکاوٹوں کے نتیجے میں پی آئی اے کو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایس او کو ایندھن کی ادائیگیاں کرنے کے لیے بینکوں سے رجوع کرنا پڑا۔ دوسری جانب گذشتہ سال کی اسی مدت کے برعکس مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران فروخت بڑھنے اور نقد کے بہاؤ کی صورت حال میں بہتری آنے کے سبب پی ایس او نے اپنے واجب الادا قرض کا ایک حصہ واپس کر دیا۔²¹

3.4 نجی شعبے کو قرضہ

نجی شعبے کے قرضے بدستور کم رہے اور مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 4.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں کمی کے بعد دوسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کی طلب میں قدرے اضافہ ہوا، جس میں سے زیادہ تر اضافہ دسمبر 2023ء میں ہوا (شکل 3.16)۔ اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری سرمائے کی ضروریات میں وسیع البنیاد اضافہ ہوا تھا

²¹ پہلی سہ ماہی کی مالی رپورٹ (30 ستمبر 2023ء) کے مطابق مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران موٹر کاروباری حکمت عملی کی وجہ سے پی ایس او کی غیر معمولی فروخت ہوئی۔

²² مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی پی ایس ڈی پی میں 4.4 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ صوبائی پی ایس ڈی پی اس عرصے میں سست روی کا شکار رہی۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران بنیادی قرضوں کی کمی ڈی پی پی کی 1.7 فیصد رہی جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ 1.1 فیصد تھی۔

²³ آئی ایم ایف کی شرائط کے تحت دو بڑی نو مالکاری اسکیموں (ای ایف ایس اور ای ٹی ایف ایف) میں اسٹیٹ بینک کی عملی شرکت پانچ سال کے اندر ختم ہو جائے گی جس کی عبوری مدت جولائی 2023ء سے شروع ہو چکی ہے۔

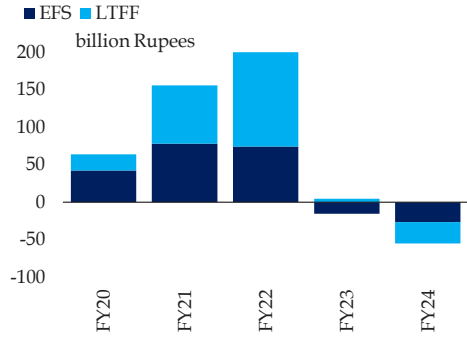
²⁴ مالی سال 24ء کے دوران اسٹیٹ بینک ای ایف ایس اور ای ٹی ایف ایف اسکیموں کے تحت اپنے جزدان میں 10 فیصد کمی کا راز دکھاتا ہے۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء

دریں اثنا، بہتر منافع اور سیالیت کے اظہار یوں (علاوہ ٹیکسٹائل) نے فرموں کی قرضے کی ضروریات کو بھی کم کیا (شکل 3.18)۔²⁵ فروخت شدہ ایشیا کی لاگت میں کمی اور فروخت کی مالیتیں بڑھنے کے نتیجے میں مجموعی منافع میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس سے فرموں کی سیالیت بھی بہتر ہوئی۔

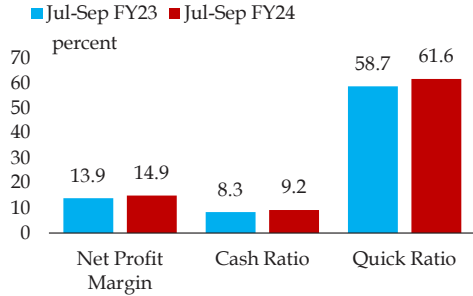
تھی (جدول 3.5)۔ گیس کی قیمتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جن میں نومبر 2023ء سے اضافہ کیا جاتا رہا۔

شکل 3.17: اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیمیں۔ پہلی ششماہی



Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.18: مالی اظہارے*



* Non-financial firms excluding textile sector
Source: SBP - Quarterly financial statement analysis of selected non-financial listed companies, SBP staff calculation

جدول 3.5: خام مال کی قیمتیں۔ پہلی ششماہی

نمو فیصد میں

م 24ء	م 23ء	
25.4	34.1	تھوک اشاریہ قیمت مہنگائی
39.5	79.4	کونڈ
27.7	48.8	برقی توانائی
25.3	77.3	موٹر سپرٹ
7.7	94.0	ڈیزل
22.6	42.9	فرنس آئل
24.9	28.3	تعمیراتی خام مال
14.0	23.8	مائع ہائڈروکاربن
-22.8	19.6	اجناس کا عالمی اشاریہ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، آئی ایم ایف

مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اقتصادی سرگرمیاں قدر سے بہتر ہوئیں، جیسا کہ کچھ صنعتوں میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی پیداوار اور استعداد سے استفادے میں اضافے سے ظاہر ہوا، جس سے نجی شعبے کے قرضوں کی طلب کسی حد تک بحال ہو گئی۔²⁶ مزید برآں، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا مختلف صنعتوں میں مجموعی لاگت میں معمولی سست روی کے برخلاف قرض لینے والے کلیدی شعبے یعنی ٹیکسٹائل کے بگڑتے ہوئے مالی اظہار یوں کے ساتھ ساتھ خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت نے بینک سے قرض کی طلب کو بھی بڑھایا (جدول 3.6)۔

²⁵ فرم کی انویسٹری کی سطح مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت نمایاں طور پر کم ہو گئی (ماخذ: اسٹیٹ بینک - منتخب غیر مالی کمپنیوں کے سہ ماہی مالی گوشوارے کا تجزیہ، اسٹیٹ بینک اسٹاف کا تجزیہ)۔

²⁶ مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایل ایس ایم میں 0.5 فیصد اضافہ دیکھا گیا کیونکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 1.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔

²⁷ فرم کی استعداد کا استعمال گزشتہ سال کی نسبت رواں سال پہلی سہ ماہی کم ہونے کے بعد دوسری سہ ماہی میں نمایاں طور پر بہتر ہوا (اعتماد کاروبار سروسے - اسٹیٹ بینک آف پاکستان)۔

زری پالیسی اور مہنگائی

اسی طرح، سینٹ ساز اداروں نے بھی آپرٹنگ مارجن میں نمایاں اضافہ کر دیا۔ پیداواری لاگت کی کم رفتار کے باوجود قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ مؤثر بہ لاگت اقدامات کی وجہ سے شعبہ سینٹ کی نفع آوری بڑھ گئی۔²⁹ 2030 دریں اثناء برآمدات کے حجم میں اضافے اور ذخائر میں نمایاں کمی نے سینٹ کمپنیوں کی سیالیت کی پوزیشن کو مستحکم کیا، چنانچہ انھوں نے اپنے واجبات واپس کر دیے۔³¹

بجلی کی پیداوار کے شعبے نے بھی زیر جائزہ ششماہی کے دوران قرضے واپس کیے۔ سینٹرل پاور پراجیکٹ اتھارٹی (سی پی پی اے) نے سرکھڑیٹ مینجمنٹ پلان (سی ڈی ایم پی) مالی سال 24ء کے تحت انڈی پینڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی بیوز) کو زائد المیعد سبسڈیز کی جزوی ادائیگی کی۔ اس سے ان کی نقد کے بہاؤ کی صورت حال بہتر ہو گئی، جس سے بجلی کی پیداوار اور تقسیم کاری کے اداروں کو زیر جائزہ مدت کے دوران اپنے بینکوں کے قرضے واپس کرنے میں مدد ملی۔³²

علاوہ ازیں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں چینی کے شعبے میں موسمی واپسی دیکھی گئی، البتہ اس کی رفتار گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں سست تھی۔ اس نسبتاً سست واپسی کا سبب دسمبر 2023ء کے دوران قرضے کی نمایاں طور پر بلند موسمی طلب تھی، جو صنعت کے اہم خام مال گئے کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے بڑھ گئی تھی۔³³

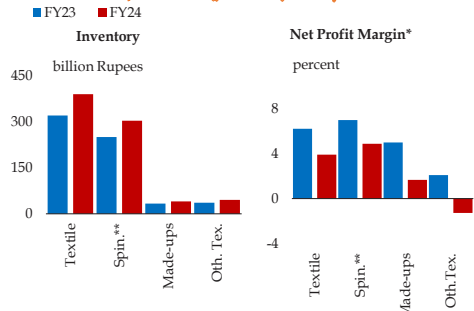
بلند پیداواری لاگت اور دشوار کاروباری ماحول نے بعض شعبوں میں قرضوں کے حصول کو متاثر کیا

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران نسبتاً ناسازگار کاروباری ماحول نے ٹیکسٹائل کی پیداوار کو محدود کر دیا، جس کے نتیجے میں اس شعبے کی قرضے کی طلب سست ہو گئی۔ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 24ء کے آغاز سے توانائی کے رعایتی

سیالیت کی بہتر صورت حال اور موسمی رجحان کے تحت کچھ شعبوں نے قرضے واپس کیے

کھاد کے شعبے نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضے واپس کیے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں نمایاں قرضے لیے گئے تھے۔²⁸ فصلوں کی بہتر صورت حال کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد، خاص طور پر ڈی اے پی کے بھرپور استعمال کو قرضے کی واپسی کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، نسبتاً مستحکم مالی صورت حال نے بھی اس شعبے کی قرضے کی ضرورت کو کم کیا۔ گیس کے نرخوں میں متوقع اضافے کے پیش نظر کھاد کی کمپنیوں نے سال کے آغاز ہی میں قیمتوں میں اضافہ کر دیا تھا۔ چنانچہ، نومبر 2023ء تک گیس کے نرخ میں اضافے کے تاخیر سے اعلان کی وجہ سے اس شعبے کی مالی حالت میں نمایاں بہتری آگئی۔ بہتر آپرٹنگ مارجن اور سیالیت کی بہتر صورت حال سے کھاد کی کمپنیوں کو بینک کے قرضے پر انحصار کم کرنے میں مدد ملی۔

شکل 3.19: ٹیکسٹائل شعبے کے منتخب مالی اظہار (یے جولائی تا ستمبر)



* Net Profit margin = net profit/sales

** Spinning, weaving and finishing

Source: SBP-Quarterly financial statement analysis of selected non-financial listed companies, SBP staff calculations

²⁸ ملکی اور عالمی دونوں طرح کے عوامل سے پیدا ہونے والی نقد رقم کی رکاوٹوں نے گذشتہ برس بہت سی فرموں کو قرض لینے پر مجبور کر دیا۔

²⁹ کوئلے کی بین الاقوامی قیمتوں میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 62.1 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ سال 103.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ماخذ: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

³⁰ قیمت کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے توانائی کے آہیزے کو کوئلے کی طرف منتقل کیا گیا تھا۔

³¹ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سینٹ کی برآمدات میں 99.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 56.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

³² حکومت نے اگست 2023ء میں مالی سال 24ء کے لیے نظر ثانی شدہ سی ڈی ایم پی کو اپنایا۔ اس منصوبے کا مقصد بجلی کے نرخوں میں بروقت رد و بدل، توانائی کے شعبے میں تیزی سے اصلاحات اور آئی پی بیوز اور سرکاری پاور پروڈیوسرز

(سی پی بیوز) کو سی ڈی اساک کی ادائیگی سمیت دیگر اقدامات کر کے توانائی کے شعبے میں گرجی قرضوں کا سبب بننے والے مسائل کو حل کرنا ہے۔ آئی ایم ایف کی کنسروی رپورٹ 24/17۔

³³ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گئے کی قیمتوں میں 53.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 18.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ (پی پی ایس)

جدول 3.6: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے

بہاؤ ارب روپے میں

مجموعہ*	مجموعی قرضے		معیضہ سرمایہ کاری		جاری سرمایہ			
	24 م س	1 س	24 م س	23 م س	شش			
					24 م س	23 م س		
مجموعہ	521.2	-78.6	76	205.4	369.3	370.1	442.6	574.5
ایشیا سازی	423.8	-116.5	29.5	161.1	279.7	343.2	307.3	503.1
ٹیکسٹائل	22.5	84.3	10.9	51.8	95	137.3	106.8	188.2
سینٹ اور پلاسٹر	-3	-15.1	-1.4	22.3	-16.3	23.6	-18	45.8
صاف شدہ پٹرول	21.8	-26.8	7.2	5.4	-12.3	37.2	-5.1	42.6
کاغذ کی صنعت	13.4	2.6	5.6	11.3	10.4	9.5	16	20.8
لوہا اور فولاد	33.4	0.2	-3.8	3.3	37.5	4.2	33.6	7.4
موٹر گاڑیاں	19	-3.8	0.3	0.6	14.9	13.8	15.3	14.4
دوا میں	2	4.1	7.2	1.9	-0.9	9.2	6.1	10.8
کھاد	13.8	-47.3	-1	8.1	-32.5	45.7	-33.5	53.7
نپاتی اور حیواناتی تیل	10.3	8.6	0.1	0.6	19.1	2.6	18.9	3.2
چاول کی صفائی	102.8	-19.9	0.6	-0.1	82.3	68	82.9	67.9
شکر	71.5	-120.9	-8.2	-4.9	-41.2	-59.7	-49.4	-64.6
ٹیلی مواصلات	4.4	6.7	14.1	31.6	-3	3.4	11	35
تعمیرات	6.8	3.2	-3.7	1.6	7	7.5	10	11
زراعت و ماہی گیری	42.6	30.4	44.7	13.9	28.4	9.7	73	23.5
کان کنی اور کوہ کنی	9.6	-7.3	-2	-2.3	4.2	3.5	2.2	1.2
ریئل اسٹیٹ سرگرمی	-2.6	-2.1	-1.2	0.3	-1	0.2	-4.7	0.6
نقل و حمل اور ذخیرہ کاری	7.5	-0.3	0.1	-3.7	7.2	-2.2	7.2	-5.9
بجلی کی پیداوار اور تقسیم	-21.1	-33.1	-26.4	2.6	-27.7	0.2	-54.2	2.7
تھوک اور خردہ تجارت	42.9	41.4	11	-4.3	73.5	-2.2	84.2	-6.5

* لازم نہیں کہ حاصل جمع مکمل طور پر درست ہو کیونکہ اس میں تعمیراتی قرضے بھی شامل ہیں۔ آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کے سرکلر فیبر نمبر 28 برائے 2020ء کے تحت جون 2020ء سے قرضوں کا ڈیٹا نظر ثانی سے گزارا گیا ہے تاکہ نجی شعبے کے کاروبار میں بین الشعبہ رو بہ دل کیا جاسکے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

(شکل 3.19)۔ تاہم، جیسا کہ اوپر مذکور ہے، ٹیکسٹائل شعبے کے گرتے ہوئے پیداواری حجم نے قرضے کی مجموعی طلب کو گندہ شدہ برس کے مقابلے میں کم کر دیا۔

زخوں کے خاتمے اور خام مال کی قیمتیں بڑھنے سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیداواری لاگت بڑھ گئی۔³⁴

جہاں تک لوہے اور فولاد گروپ کا تعلق ہے، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان کی جاری سرمائے کی طلب میں اضافہ ہو گیا۔ روپے کی قدر میں کمی اور

لہذا، بڑھتی ہوئی انویسٹمنٹ اور آپریشنل لاگتوں نے سیالیت کے مسائل پیدا کیے، جن کی وجہ سے ٹیکسٹائل فرمز بینک سے قرضوں کا سہارا لینے پر مجبور ہو گئیں

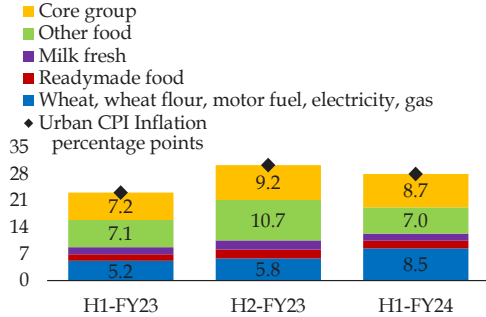
34 مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنے ہوئے کپڑوں، موٹی کپڑوں اور رنگنے والے مسلمان کی تھوک قیمتوں کے اشاریوں میں بالترتیب 24.1 فیصد، 40.9 فیصد اور 50.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گندہ شدہ سال اسی عرصے میں یہ اضافہ بالترتیب 11.9 فیصد، 15.2 فیصد اور 0.0 فیصد تھا۔

زری پالیسی اور مہنگائی

قرضوں کی لاگت بڑھنے اور سخت محتاطیہ ضوابط سمیت گذشتہ دو برسوں سے نافذ استحکام کے اقدامات نے گاڑیوں کی مالکاری کو متاثر کیا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں کچھ اہم اسمبلرز نے گاڑیوں کی قیمتوں میں نسبتاً کمی کی تاہم گاڑیوں کی فروخت نمایاں طور پر گھٹ گئی۔³⁶ مجموعی طور پر محدود اقتصادی سرگرمی اور قرض گیری کی بلند لاگت سے نہ صرف گاڑیوں کی طلب متاثر ہوئی بلکہ گھروں کی تعمیر، ذاتی استعمال اور پائیدار ایشیا کے قرضوں کی طلب بھی کم ہوئی۔

دوسری جانب، ادائیگیاں کرنے میں آسانی اور سہولت کے باعث صارفین کی جانب سے ڈیجیٹل ٹیکنالوجیوں کے بڑھتے ہوئے استعمال نے کریڈٹ کارڈز پر قرضہ لینے کو نمایاں طور پر بڑھا دیا۔ اس کے علاوہ، مصارف زندگی بڑھنے کے ساتھ مالی مشکلات نے بھی صارفین کو ادھار خریداری پر تکیہ طور پر مجبور کر دیا۔

شکل 3.21: شہری مہنگائی میں اہم حصہ دار



The red bars show the contribution of items affected from the administered prices.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

3.5 مہنگائی

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی مصارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر 28.8 فیصد ہو گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 25.0 فیصد تھی۔ اگرچہ تخفیفی پالیسیوں میں تسلسل کے سبب ملکی طلب محدود رہی ہے، تاہم ملکی ساختی عوامل، رسد کے دھچکوں اور خام مال کی لاگتوں اور اجرتوں کے ذریعے ان کے دور ثنائی

بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے سے پیداواری لاگت بڑھ گئی، جس سے زیر جائزہ مدت کے دوران صنعت کی جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ ہو گیا۔³⁵

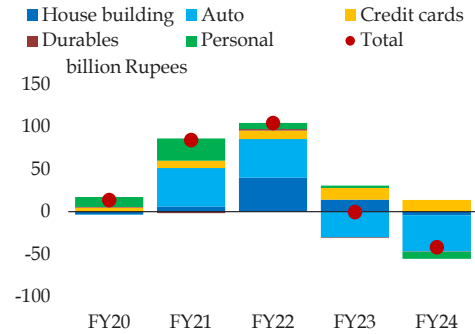
مضبوط زرعی پیداوار نے منسلکہ صنعتوں میں قرضے کے استعمال کو مہمیز دی

غذائی گروپ میں سب سے زیادہ قرضے چاول کی پروسیسنگ میں لیے گئے۔ پیداوار کی بحالی اور اضافی برآمدی طلب کی وجہ سے زیر جائزہ مدت میں چاول کی صفائی کے قرضوں میں معقول اضافہ دیکھا گیا۔ اسی طرح مالی سال 24ء کے دوران کپاس کی خریداری کے لیے ٹیکسٹائل صنعت کے جاری سرمائے کی ضروریات بڑھ گئیں۔

صارفی مالکاری ماند رہی

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کے قرضوں میں واضح واہبی کے ساتھ صارفی مالکاری میں سکڑاؤ کا سلسلہ جاری رہا۔ تاہم، کریڈٹ کارڈز میں گذشتہ چند برسوں سے اضافے کا رجحان برقرار ہے، جبکہ گھروں کی تعمیر میں مالی سال 21ء سے اضافے کا رجحان ظاہر کرنے کے بعد کمی واقع ہو گئی (شکل 3.20)۔

شکل 3.20: پہلی ششماہی میں صارفی مالکاری کا بہاؤ



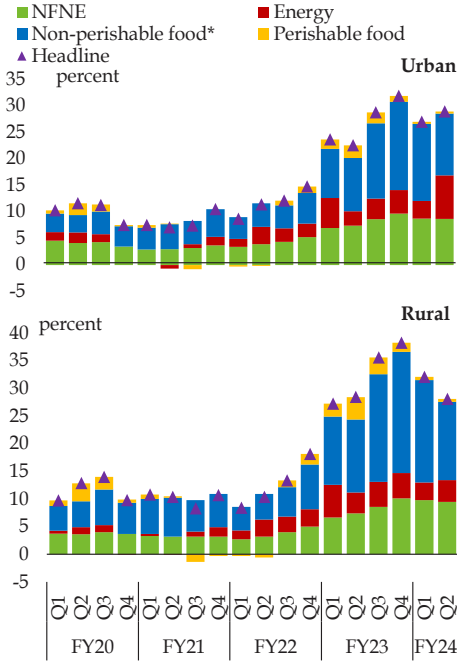
Source: State Bank of Pakistan

³⁵ ایل ایس ایم کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق لوہے اور فولاد کے زمرے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 440 میٹرک ٹن پیدا ہوئی جبکہ گذشتہ سال 447 میٹرک ٹن رہی تھی۔

³⁶ کچھ گاڑیاں بنانے والے اداروں نے اکتوبر 2023ء کے دوران کچھ اقسام کی گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی کا اعلان کیا تھا، جبکہ کچھ گاڑی سازوں نے کار کیمپزیشن چارجز اور بعد از فروخت سروس کیج میں کمی جیسی دیگر مراعات پیش کی تھیں۔

مالی سال 23ء میں کم از کم سرکاری قیمت میں خاصے اضافے کا اعلان کیا جس سے قیمتوں کا دباؤ مزید بڑھ گیا (شکل 3.22)۔³⁸

شکل 3.22: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اجزائے ترکیبی



* inclusive of alcohol beverages and readymade food
Source: Pakistan Bureau of Statistics

اگرچہ مالی سال 23ء میں گندم کی پیداوار اور 7.5 فیصد بڑھی تھی لیکن یہ پیداواری ہدف سے معمولی سی کم تھی۔³⁹ دوسری جانب غیر متوقع حالات سے نمٹنے کے لیے حکومت نے گندم کے اسٹریٹجک ذخائر کا ہدف بڑھا دیا۔⁴⁰ لہذا پیداوار بہتر ہونے کے باوجود طلب و رسد میں نمایاں فرق موجود تھا جس سے ذخیرہ اندوزی جیسی ناجائز منافع خوری کی سرگرمی بڑھی۔ ان سرگرمیوں، نیز ہمسایہ ممالک کو

کے اثرات نے مہنگائی کی شدت بڑھادی۔ مزید برآں، روپے کی قدر میں کمی نے عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی سے ملنے والے فائدے کا اثر جزوی طور پر زائل کر دیا اور مہنگائی میں بھی کردار ادا کیا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران توانائی کے نرخوں میں اضافے اور بالخصوص گندم کی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) میں نمایاں اضافے نے مہنگائی پر خاصا اثر ڈالا۔ اسی طرح غذائی اجناس (خاص طور پر گندم) کی ذخیرہ اندوزی اور اسمگلنگ کی شکل میں ظاہر ہونے والے ملکی مارکیٹ کے نقائص نے مصنوعی قلت پیدا کر دی۔ ان امور کے تناظر میں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صرف گندم اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے نے شہری مہنگائی میں تقریباً ایک تہائی حصہ ڈالا (شکل 3.21)۔

مجموعی لحاظ سے، غیر تلف پذیر غذائی ایشیائے عمومی مہنگائی میں سب سے زیادہ حصہ ڈالا، اس کے بعد غیر غذائی غیر توانائی (این ایف این ای) اور توانائی کا نمبر تھا (جدول 3.7)۔ تاہم، حکومت کے انتظامی اقدامات کے ساتھ ساتھ کچھ ایشیائے خوردو نوش (خاص طور پر گندم) کی فراہمی کی بہتر صورت حال نے مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قیمتوں کے دباؤ کو کسی حد تک کم کر دیا (شکل 3.22)۔³⁷

گندم کے نرخ مارکیٹ کے نقائص کے علاوہ کم از کم سرکاری قیمت بڑھنے سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بلند ریجے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری اور دیہی مہنگائی میں گندم اور اس سے بننے والی مصنوعات کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ مارچ تا اپریل 2022ء کے دوران گرمی کی لہروں اور جولائی تا اگست 2023ء کے دوران اچانک سیلابوں نے گندم کی دستیابی ناکافی رہنے کے خدشات کو جنم دیا تھا جس کی وجہ سے جنوری 2023ء سے گندم کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان پیدا ہو گیا۔ خام مال کی لاگت بڑھ رہی تھی، اسی دوران گندم کی پیداوار کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت نے

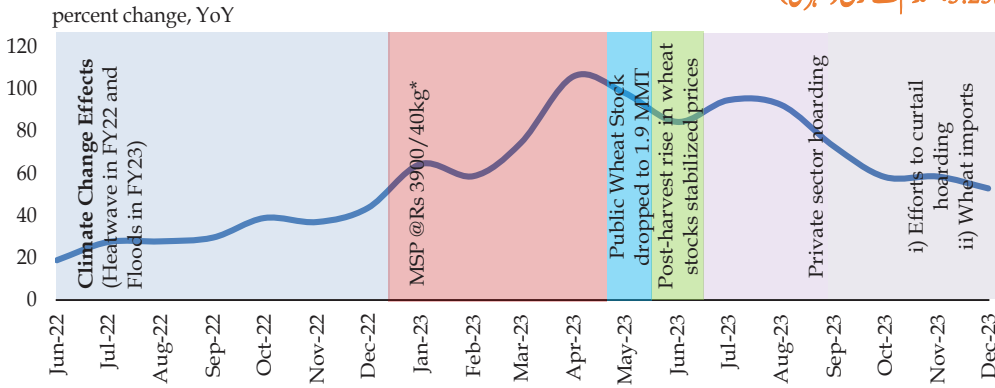
³⁷ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط ماہانہ مہنگائی گھٹ کر 1.9 فیصد رہ گئی جبکہ مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں 2.4 فیصد تھی۔

³⁸ مالی سال 23ء کے لیے کم از کم امدادی قیمت 3900 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی گئی تھی جبکہ مالی سال 22ء میں یہ 2200 روپے فی 40 کلوگرام تھی۔

³⁹ گندم کی حقیقی پیداوار (28.18 ملین میٹرک ٹن) 28.37 ملین میٹرک ٹن کے ہدف سے معمولی کم تھی۔ ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق (2023ء)۔ ایگزیکٹو 2022-23 اسلام آباد: ایم این ایف ایس آر

⁴⁰ غیر متوقع حالات کے پیش نظر 2023ء کا اسٹریٹجک ذخائر کا ہدف ایک ملین میٹرک ٹن سے بڑھا کر دو ملین میٹرک ٹن کر دیا گیا۔ ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق (2023ء)۔ ایگزیکٹو 2022-23 اسلام آباد: ایم این ایف ایس آر

شکل 3.23: گندم کے نرخ (شہری)



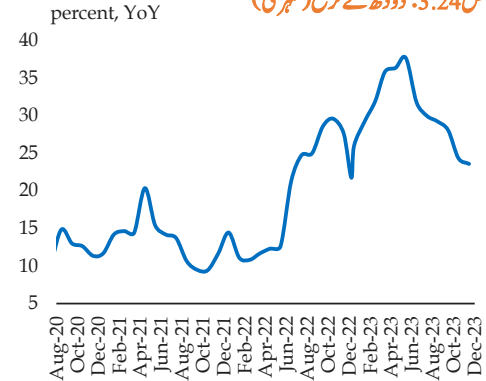
* Punjab MSP-Rs 3,900/40 kg and Sindh MSP-Rs 4,000/40kg
Source: PBS, Finance Division

ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے حکومت نے ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور قیمتوں میں ہیرا پھیری کے خلاف اپنی انتظامی کوششیں تیز کر دیں۔⁴² مزید برآں، حکومت نے رسد کی صورت حال کو آسان بنانے کے لیے نجی شعبے کے اشتراک سے گندم درآمد کی۔⁴⁴ مزید یہ کہ، گندم کی پست بین الاقوامی قیمتوں سے ملکی قیمتوں پر دباؤ جزوی طور پر کم ہوا۔⁴⁵

طلب اور رسد کے بڑھتے ہوئے فرق کے سبب مہنگائی میں سب سے زیادہ کارفرما پانچ اہم عوامل میں سے ایک تازہ دودھ تھا گذشتہ چند برسوں سے جاری رجحان کے مطابق، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران دودھ کی قیمتوں میں دوہندسی اضافہ ہوا (شکل 3.24)۔ مالی سال 23ء کے دوران جہاں لائیو اسٹاک فیڈ کی قیمتوں میں اضافے اور درآمدی فیڈ کی پست دستیابی سے دودھ کی قیمتوں میں اضافے کو تحریک ملی، وہیں دودھ کی قیمتیں

اسمگلنگ سے گندم کی مصنوعی قلت پیدا ہوئی جس سے مقامی مارکیٹ میں اس کی قیمتیں بڑھ گئیں۔⁴¹

شکل 3.24: دودھ کے نرخ (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

41 ماخذ: پریس ریلیز: ایس آئی ایف سی کی پانچویں ہیکس کئی کا دوسرا اجلاس بتاریخ 9 ستمبر 2023ء

42 ایف بی آر نے 7 نومبر 2023ء کو نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس میں بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں اضافے ضروریہ کی اسمگلنگ کی روک تھام کے حوالے سے بتایا گیا تھا۔ ماخذ: ایس آئی ایف سی آر اے 152023/1

43 ماخذ: ماہانہ رپورٹ ستمبر 2023ء (www.finance.gov.pk)

44 مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم کی درآمدات 1.4 ملین ٹن رہیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ درآمدات 1.5 ملین ٹن تھیں۔

45 جولائی تا دسمبر مالی سال 24ء کے دوران گندم کی عالمی قیمت خاصی کم رہی اور وسطاً 87.0 روپے فی کلوگرام تھی جبکہ مئی قیمت 124.6 روپے فی کلوگرام تھی۔ ماخذ: عالمی بینک اور پاکستان دفتر شماریات

46 حکومت نے اسٹریٹجک ذخائر برقرار رکھنے کے لیے ٹریڈ کارپوریشن پاکستان کے ذریعے 24-2023ء کے لیے 1.0 ملین میٹرک ٹن گندم درآمد کرنے کی اجازت دی۔ (پریس ریلیز نمبر 478 مورخہ 123 اکتوبر 2023ء۔ فنانس ڈویژن)۔

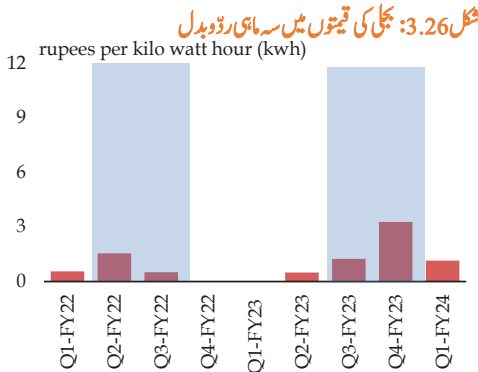
مسلسل بلند رہنے سے رسدی زنجیر میں دیرینہ ساختی مسائل کی عکاسی ہوتی ہے جن کی وجہ سے رسد اور طلب کا فرق بڑھا۔

گیس کی قیمتوں میں اضافے سے توانائی کی مہنگائی بڑھ گئی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں شہری علاقوں میں اوسط عمومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں گیس کی قیمتیں دوسری سب سے بڑی شراکت دار تھیں۔ گردش قرضوں میں اضافہ روکنے کے لیے، حکومت نے جنوری 2023ء میں کیے گئے اضافے کے علاوہ نومبر 2023ء میں متغیر گیس چارجز بڑھانے کا اعلان کیا، جس میں بنیادی طور پر غیر محفوظ (non-protected) زمرہ شامل ہے (جدول 3.8)۔

اسی طرح، محفوظ اور غیر محفوظ دونوں طرح کے صارفین کے لیے ماہانہ فکسڈ چارجز میں خاصا اضافہ کیا گیا۔⁴⁷ مزید برآں غیر گھریلو شعبے بشمول کمرشل صارفین، کیمپو ایکسپورٹنگ پونٹس اور سی این جی کے لیے گیس کی قیمتیں تقریباً دو گنی ہو گئیں۔

وقتاً فوقتاً سالانہ اور سہ ماہی ردوبدل کے سبب بجلی کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہو گیا

قیمتوں میں سالانہ اضافے، نسبتاً بلند سہ ماہی ردوبدل اور فیول چارج ایڈجسٹمنٹ (ایف سی ایز) سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کے چارجز میں اضافہ ہو گیا۔ حکومت نے تمام صارفین کے لیے بجلی کے متغیر چارجز میں اوسطاً 5.75 روپے فی یونٹ کا سالانہ اضافہ کیا جو یکم جولائی 2023ء سے نافذ العمل ہوا۔⁴⁸ مزید برآں، جولائی اور اکتوبر 2023ء میں بالترتیب تین اور چھ مہینوں کی مدت کے لیے دوسرے ماہی اضافوں کا بھی اعلان کیا گیا (شکل 3.26)۔



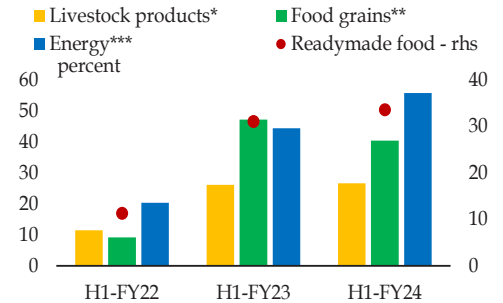
The labels show the time period of the tariff adjustment.
Source: National Electric Power Regulatory Authority

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تازہ دودھ کا شمارناگزیر اجناس میں ہوتا ہے، جن کا حکومت اعلان کرتی ہے تاہم، بے شمار ساختی مسائل کی وجہ سے، دودھ کی قیمتیں سرکاری نرخوں کی پیروی نہیں کرتیں۔ اس سے قطع نظر، صوبائی حکومتوں نے سرکاری نرخوں پر دودھ کی فروخت کو سختی سے یقینی بنایا جس سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران دودھ کی قیمتوں میں کمی آئی۔

خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے کی طرح تیار شدہ اشیائے خوردونوش کی قیمتیں بھی بڑھ گئیں

گد بانی اور ڈیری ایشیا، جیسے تازہ دودھ، گوشت، چکن، غذائی اجناس (گندم اور چاول)، مسالہ جات، جینی اور چائے کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کی پیروی میں تیار شدہ غذا کی قیمتوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، گیس کے نرخوں میں نمایاں اضافے سے آپریشنل لاگت بھی بڑھ گئی، جس نے ڈیہ بیک غذائی گروپ میں قیمتوں کا دباؤ مزید بڑھا دیا (شکل 3.25)۔

شکل 3.25: تیار غذاؤں کی قیمت پر اثر انداز تھوک اشاریہ قیمت کی اہم ایشیا



Note: Energy is calculated from Urban CPI data.
* Poultry, Raw milk Meat, ** Wheat, Rice & Pulses, *** Gas, LPG, Fuel & Solid Fuel.
Source: Pakistan Bureau of Statistics

⁴⁷ محفوظ صارفین گھریلو صارفین ہیں، جن کا گیس کا استعمال گزشتہ 4 موسم سرما (نومبر تا فروری) میں 10.9 اے ایم سے کم یا اس کے مساوی ہے۔ غیر محفوظ زمرے سے مراد گیس کا 10.9 اے ایم³ سے زیادہ استعمال ہے۔

⁴⁸ آئی ایم ایف (2004)۔ اسٹیبلشمنٹ بانی انتظامات کے تحت پہلا جائزہ، اشاعت جنوری 2024۔

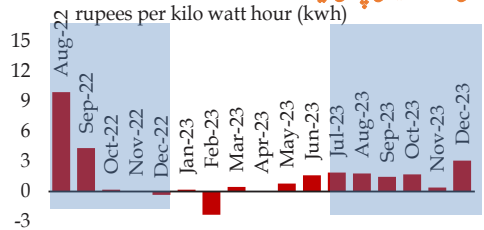
اِزا	اوسط مہنگائی کا عرصہ						
	شش 1 س 23ء	شش 2 س 23ء	شش 1 س 24ء	شش 2 س 23ء	شش 1 س 24ء	شش 2 س 23ء	وزن *
قوی صارف اشاریہ قیمت	28.8	33.0	25.0	28.8	33.0	25.0	100
شہری صارف اشاریہ قیمت	28.0	30.4	23.1	28.0	30.4	23.1	100.0
غذا	13.5	17.0	11.8	33.2	44	30.7	36.8
تلف پذیر	0.4	1.6	2.1	7.5	36.0	48.3	4.4
غیر تلف پذیر	13.1	15.4	9.7	37	45.0	28.5	32.4
غیر غذائی غیر توانائی (قوی مہنگائی)	8.7	9.2	7.2	18.4	18.2	14.1	53.7
توانائی	5.8	4.2	4.2	47.9	38.0	38.8	9.5
دستی صارف اشاریہ قیمت	30.0	37.0	27.9	30.0	37.0	27.9	100.0
غذا	16.8	23.0	16.0	33.7	48.0	33.6	45.9
تلف پذیر	0.5	2.3	2.9	7.7	41.3	52.0	5.7
غیر تلف پذیر	16.3	20.7	13.1	37.8	48.9	31.3	40.3
غیر غذائی غیر توانائی (قوی مہنگائی)	3.5	9.4	7.1	25.9	23.5	17.4	42.6
توانائی	9.6	4.6	4.8	27.2	37.4	41	11.4

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

چارچ ایڈ جسٹمنٹ بھی بڑھ گیا (شکل 3.27)۔ یہ مؤخر فیول چارج ایڈ جسٹمنٹ مارچ تا اکتوبر 2023ء کے دوران وصول کیا گیا۔⁴⁹ مزید برآں، فیول چارج ایڈ جسٹمنٹ بڑھنے سے کمزور مقامی کرنسی کے اثرات کی جزوی عکاسی ہوئی کیونکہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کی عالمی قیمتیں گرنے کے باوجود ایندھن کی قیمتوں میں اس وجہ سے بھی اضافہ ہوا۔⁵⁰

تیل کے عالمی نرخ گرنے کے باوجود مؤثر ایندھن مہنگا ہوا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مؤثر ایندھن کی قیمتوں میں دوہندسی اضافے کے تین عوامل ہیں (شکل 3.28)۔ اول، حکومت نے پٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کو جون 2023ء کے 50 روپے فی لیٹر سے بڑھا کر جولائی تا اگست 2023ء کے دوران 55 روپے فی لیٹر اور پھر ستمبر تا دسمبر 2023ء میں 60 روپے فی لیٹر کر دیا۔ دوم، ستمبر 2023ء سے حکومت نے ڈیلرز اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں (اواہم

شکل 3.27: فیول چارج ایڈ جسٹمنٹ



Note: x-axis indicates months for which FCA was charged; indicative months around the bars are months in which FCA was actually billed. FCA is collected with a one-month lag.

Source: National Electric Power Regulatory Authority

مزید برآں، اگست اور ستمبر 2022ء کے لیے سیلاب سے متعلق سبسڈی کی مؤخر ادا کیوں کی وصولی کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران فیول

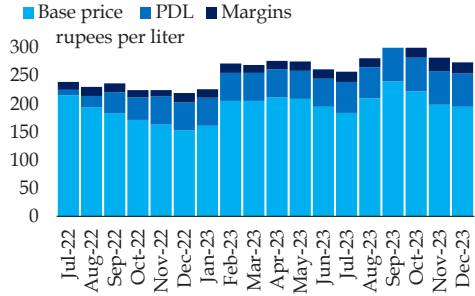
⁴⁹ ماخذ: ڈیٹیکیشن نمبر نیچرا/ٹی آر ایف-آئی او/ایم ایف پی اے/13-43-4933۔ نیچرا

⁵⁰ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران روپے کی قدر میں 22.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران روپے کی قدر میں 24.1 فیصد گری تھی۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024

سیز) کے مارجن میں اضافے کی بھی اجازت دی۔⁵¹ آخری بات یہ کہ مالی سال 2023ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی نے عالمی سطح پر تیل کی قیمتیں گرنے کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کر دیا، جس سے ایندھن کی اساتی قیمت میں اضافہ ہو گیا۔⁵²

شکل 3.28: موثر ایندھن کے نرخوں کے اجزائے ترکیبی



Note: The effect of subsidies and sales tax remained zero during the review period

Source: Oil & Gas Regulatory Authority

خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے دور ثانی کے اثرات نے قوزی مہنگائی کو بڑھا دیا

اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قوزی مہنگائی کی سطح بلند رہی تاہم یہ مئی 2023ء کی کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح سے بہر حال کم تھی۔ مسلسل تخفیفی پالیسیوں کے سبب ملکی طلب کی سست روی کے باوجود ایسا ہو (شکل 3.29)۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کے دباؤ کے پیچھے کئی عوامل کارفرما تھے۔ ان میں درج ذیل شامل ہیں: ٹیکس کی شرحوں اور کم از کم اجرتوں میں اضافہ؛ روپے کی قدر میں کمی اور رسد کے مسلسل دچکوں نیز سرکاری نرخوں میں اضافے کے دور ثانی کے اثرات۔^{53، 54}

جدول 3.8: ٹیکس کے چارجز میں ردوبدل
مکعب لیٹر شہرہ مشن 1 م س 24ء کے دوران

مطلق فرق	نومبر 23ء	جنوری 23ء	مطلق فرق
مکعب لیٹر شہرہ مشن 1 م س 24ء کے دوران			
محفوظ صارفین کے زمرے (مکعب بیکنو میٹر* میں)			
0.25 تک	121	121	کوئی فرق نہیں
0.5 تک	150	150	
0.6 تک	200	200	
0.9 تک	250	250	
غیر محفوظ صارفین کے زمرے (مکعب بیکنو میٹر* میں)			
0.25 تک	300	200	
0.6 تک	600	300	
1 تک	1,000	400	
1.5 تک	1,200	600	
2 تک	1,600	800	
3 تک	3,000	1,100	
4 تک	3,500	2,000	
4 سے زائد	4,000	3,100	
مکعب لیٹر شہرہ مشن 1 م س 24ء کے دوران			
محفوظ صارفین			
390	400	10	
	1000		
540	(1.5) مکعب: بیکنو میٹر یا اس سے کم)		
	2,000		
1,540	(1.5) مکعب: بیکنو میٹر سے زائد)	460	

* مکعب: بیکنو میٹر کا مطلب سو مکعب میٹر ہے
ماخذ: آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی

⁵¹ ماخذ: پٹرول کی قیمتوں کی ساخت کے مختلف امور، درج ذیل لنک پر دستیاب ہیں: www.ogra.org.pk/e-10-gasoline-prices

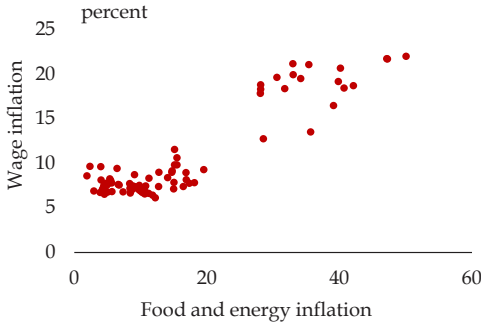
⁵² مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باوجود خام بیٹرولیم اور مصنوعات کی درآمدی اکائی قیمتیں بلحاظ روپے 12.7 فیصد اور 17.4 فیصد بڑھیں۔

⁵³ لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب، حکومت پنجاب، 9 ستمبر 2023ء

⁵⁴ ایف بی آر فنانس پلیٹینمی ایکٹ (2023)؛ ایف بی آر ایس آر او نمبر 297 (آئی) / 2023، مؤرخہ 08 مارچ 2023ء، مندرجہ ذیل لنک پر دستیاب ہے:

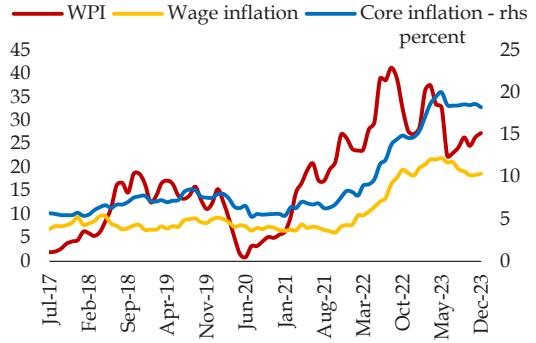
www.download1.fbr.gov.pk/SROs/2023382232741774SRO-297-OF2023.pdf; and FBR Finance Act 2023

شکل 3.32: غذا اور توانائی کی مہنگائی بمقابلہ اجرتیں



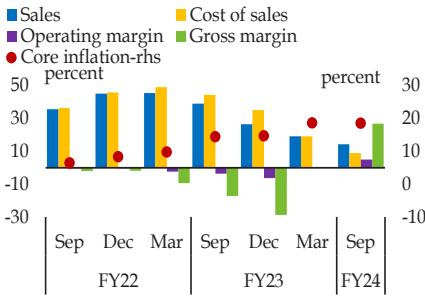
Note: In figure 3.32b, the data points range from Jul-17 till Dec-23

شکل 3.32 الف: خام مال کی لاگت، اجرتیں، اور قوزی مہنگائی



au of Statistics

شکل 3.33: مالی اظہاریے * (سال بسال نمو)



*Non-financial Firms

Source: SBP - Quarterly financial statement analysis of selected non-financial listed companies, SBP staff calculation; Pakistan Bureau of Statistics

مزید برآں، جیسا کہ بنیادی ایشیا کی باسکٹ کی قیمتوں میں مسلسل اضافے سے ظاہر ہوتا ہے، غیر مالی کارپوریٹ سیکٹر کے منافع کے مارجنز میں اضافہ بھی بڑھتے ہوئے مارک اپ کی طرف اشارہ کرتا ہے (شکل 3.33)۔⁵⁸،⁵⁹ ملکی اور عالمی رسد کے دھچکوں کے امتزاج کے سبب، گذشتہ دو برسوں کے دوران کارپوریٹ سیکٹر کو خام مال کی لاگتوں میں نمایاں اضافے کا سامنا کرنا پڑا، جس نے نفع آوری کو کم کر دیا کیونکہ کمپنیوں نے لاگت میں اضافے کو جزوی طور پر برداشت کرنے کے لیے منافع کے مارجنز میں کمی کر دی تھی (شکل 3.33)۔ تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران فرمز نے پیداواری لاگت میں سست روی کے باوجود منافع کے مارجنز میں اضافہ کر دیا جس نے ممکنہ طور پر قوزی مہنگائی بڑھانے میں بھی کردار ادا کیا۔

پاسک 3.1: خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں آنے والے دھچکوں کے دورانی کے اثرات کی تفہیم

خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں آنے والے دھچکے بلاواسطہ اور بالواسطہ دونوں واسطوں کے ذریعے قوزی اور عمومی مہنگائی تک منتقل ہوتے ہیں۔ بلاواسطہ منتقلی کی شدت صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں خوراک اور توانائی کے متعلقہ وزن کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ اس لٹریچر میں ایسے متعدد واسطوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کے ذریعے بلاواسطہ اور دورانی کے اثرات قوزی اور مجموعی مہنگائی تک پہنچتے ہیں۔ ان واسطوں کے ساتھ ساتھ دیگر معاشی عوامل جو اجناس کی قیمتوں کے دھچکوں کی مہنگائی تک منتقلی کو متاثر کرتے ہیں، ذیل میں زیر بحث ہیں۔

⁵⁸ بنیادی ایشیا کی باسکٹ میں بینک شدہ صارفی ایشیا، گاڑیاں، تعمیراتی خام مال (سینٹ اور فولاد)، آلات، اور ذاتی اور صفائی کی ایشیا (واشنگ پاؤزر، فیس کریم) جیسی ایشیا شامل ہیں۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی ایشیا کی باسکٹ میں مہنگائی بڑھ کر 31.4 فیصد ہو گئی جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 21.5 فیصد تھی۔
⁵⁹ مارک اپ سے مراد قیمت فروخت اور لاگت کے درمیان فرق ہے۔

زری پالیسی اور مہنگائی

غیر فیزی قیمتوں کو دھچکے دوڑ ثانی کے اثرات پیدا کرنے بسیں اور اس کا سبب مہنگائی کی بلند توقعات اور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت ہوتی ہے جو طلبی گرائی اور لاگت گرائی کے ذریعے عمل کرتی ہے۔⁶⁰ اگر کارکنان اجناس کی قیمتوں میں اضافے کو مستقل سمجھتے ہیں، تو وہ اپنی قوت خرید پر پڑنے والے اثرات کو کم کرنے کے لیے زیادہ اجرت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کاروباری اداروں کے مصارف ختم میں مابعد اضافے اور کھپت میں توسیع تیزی اور پھر مجموعی مہنگائی کو منتقل ہوتی ہے۔⁶¹ اسی طرح، خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے سے فرموں کی ان پٹ لاگت میں اضافہ ہوتا ہے، اور اگر کپنیاں منافع کے مارجنز پر قرار رکھنے کا فیصلہ کرتی ہیں تو اس سے دیگر ایشیا اور خدمات کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

معیشتوں کی چند ساختی خصوصیات دور ثانی کے اثرات زیادہ قبول کرنے کا ذریعہ بنتی بسیں۔ پہلا یہ کہ، تیل کی پست کھپت والے ممالک میں عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا مہنگائی پر نسبتاً معتدل اثر پڑتا ہے۔ دوسرا، وہ ممالک جن کا گورننس اسکور بلند ہو اور مرکزی بینکوں کو خود مختاری حاصل ہو، ان پر اجناس کی قیمتوں کے دھچکے کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ تیسرا، مستقبل کی مہنگائی کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کا بڑھنا خوراک کی بین الاقوامی قیمتوں کے دھچکوں کے دور ثانی کے اثرات کو بڑھا دیتا ہے۔⁶² آخر، اجناس کی قیمتوں کے دھچکے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مہنگائی کی توقعات پر زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ ان معیشتوں میں کمزور زری پالیسی فریم ورک کی وجہ سے توقعات مستحکم نہیں ہوتیں۔⁶⁴

خوراک کی قیمتوں کو دھچکے فیزی مہنگائی پر دو دور ثانی کے زیادہ مضبوط اثرات مرتب کرتے بسیں، بہ نسبت توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے۔ اس کی وجہ کھپت کی باسٹ میں خوراک کا زیادہ وزن اور متبادل کی عدم دستیابی ہے۔⁶⁵ خاص طور پر، کم آمدن معیشتوں میں، خوراک کی قیمتیں مضبوط، زیادہ متغیر اور مستقل تبدیلیوں کا رجحان رکھتی ہیں، جن کا اثر غیر غذائی قیمتوں تک مضبوطی سے منتقل ہوتا ہے۔⁶⁶

تیل کی قیمتوں میں اضافہ غذائی مہنگائی پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ تیل کی قیمتوں میں اضافے سے پیداواری لاگت اور نقل و حمل کی لاگت بڑھ جاتی ہے، جس کے نتیجے میں خوراک اور تیزی مہنگائی پر تیل کی قیمت کا دھچکا چھوٹے لیکن نمایاں اثرات مرتب کرتا ہے۔⁶⁸

اجناس کی قیمتوں کے دھچکے غیر خطی (non-linear)، تاخیری اثرات پیدا کرتے بسیں۔ اجناس کی قیمتوں میں تبدیلیاں تیزی مہنگائی پر تاخیری اثرات مرتب کرتی ہیں۔ خوردہ قیمتوں کی معاہدے کی نوعیت کی وجہ سے تاخیری اثر پیدا ہو سکتا ہے، یہ اجناس کی قیمتوں کے برعکس ہے جن کا تین زیادہ مسابقتی منڈیوں میں ہوتا ہے۔⁶⁹ اجناس کی قیمتوں پر دھچکوں کے اثرات غیر متوازن اثرات پیدا کرتے ہیں۔ اگرچہ قیمتوں میں اضافہ نسبتاً تیزی سے صارفین کی قیمتوں تک منتقل ہوتا ہے، تاہم قیمتوں میں کمی صرف جزوی طور پر منتقل ہو سکتی ہے۔ حکومت کی مداخلت، مارکیٹ کے غیر مسابقتی طرز عمل اور غیر متوازن معلومات سمیت مختلف عوامل کی وجہ سے یہ غیر خطی کیفیت (non-linearity) پیدا ہو سکتی ہے۔⁷⁰

60 رگلسامی۔ جنوبی افریقہ میں غذائی مہنگائی، معاشی پالیسی کے لیے کچھ مضمرات، جنوبی افریقہ جرنل برائے معاشیات 29(2)، صفحہ 184-2013

61 روج، ایف اور پلیسی، ایس (2015)۔ خوراک اور توانائی کی قیمتوں سے دور ثانی کے اثرات: ایک ایس بی وی اے آر نظر۔ جنوبی افریقہ ریزرو بینک ورکنگ پیپر سیریز ڈیولپمنٹ / 15 / 05

62 بہتر نظم و نسق کے ڈھانچے میں سرکاری شعبے کی اعلیٰ کارکردگی شامل ہے۔ اسی طرح، مرکزی بینک کی آزادی بہتر ساکھ سے منسلک ہے، جو مہنگائی کی توقعات کو قابو کرنے میں لازی ہے۔

63 گیلوبی اور اوسٹیو گوا، وائی (2012)۔ اجناس کی قیمتوں کے دھچکوں پر مہنگائی کے رد عمل۔ ممالک کیسے اور کیوں مختلف ہوتے ہیں؟ آئی ایم ایف ورکنگ پیپر، ڈیولپمنٹ / 12 / 225

64 آئی ایم ایف عالمی اقتصادی منظر نامہ (2011ء)

65 ڈی رگیوریو، جے (2012)۔ اجناس کی قیمتیں، زری پالیسی، اور مہنگائی، آئی ایم ایف کا اقتصادی جائزہ 60(4)، صفحہ 600-633 والٹس، جے بی (2011ء)۔

66 والٹس، جے بی (2011ء)۔ مہنگائی میں ایشیائی خوردہ نوش کی قیمتوں کے کردار پر نظر ثانی۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

67 حنیف، ایم این (2012)۔ پاکستان میں غذائی مہنگائی پر ایک نوٹ۔ پاکستان آٹانک ایڈسوشن رپورٹ، 183 / 2063

68 ایچ، کلیکس، ایم، اور سکینہ، اے (2023)۔ ترقی یافتہ غیر ملکی معیشتوں میں مہنگائی پر تیل کی قیمتوں کے دور ثانی کے اثرات، 15 دسمبر 2023ء کو ایف ای ڈی ایس نوٹس میں شائع کیا گیا۔ مندرجہ ذیل لنک پر دستیاب ہے:

<https://www.federalreserve.gov/econres/notes/feds-notes/second-round-effects-of-oil-prices-on-inflation-in-the-advanced-foreign-economies-20231215.html>

69 فریوئی و دیگر (2012)۔ یورو ایریا میں خوراک کی قیمتوں کا اثر: غیر خطی کیفیات اور مشترکہ زری پالیسی کا کردار۔ انٹرنیشنل جرنل آف سینٹرل بینکنگ، 18(1)، 179-218

70 والور و دیگر (2023)۔ توانائی کی قیمتوں کے دھچکے اور معاشی پالیسی کی غیر یقینی صورت حال پر عالمی خوراک کی قیمتوں کے غیر متوازن رد عمل کا انکشاف۔ عالمی ترقیاتی پائیداری، 100083

4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے میں قدرے اضافہ ہوا کیونکہ اخراجات میں اضافے نے آمدنی میں اضافے کو ماند کر دیا۔ اخراجات میں اضافے کی بڑی وجہ بلند سودی ادائیگیاں تھیں جبکہ بنیادی اخراجات میں بھی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ دوسری جانب غیر ٹیکس محاصل کی وجہ سے مجموعی آمدنی بڑھی جبکہ ٹیکس محصولات میں بھی اضافہ ہوا۔ چونکہ آمدنی میں اضافے کی رفتار بنیادی اخراجات اور مجموعی اخراجات (علاوہ سودی ادائیگیوں) میں اضافے سے زیادہ رہی لہذا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی توازن سرپلس رہا۔ اس کے باوجود مالیاتی خسارے میں اضافے کی وجہ سے سرکاری قرضوں کا حجم مزید بڑھا جو زیادہ تر مقامی کمرشل بینکوں سے حاصل کیے گئے تھے۔

4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

(پی) میں نسبتاً زیادہ اضافہ ہوا جس نے مالیاتی خسارے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا (جدول 4.2)۔ اس کے باوجود بنیادی توازن میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران جی ڈی پی کا 1.7 فیصد سرپلس ریکارڈ کیا گیا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 1.1 فیصد تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ¹ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 2.3 فیصد ہو گیا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 2.0 فیصد تھا (جدول 4.1)۔ آمدنی میں خاطر خواہ اضافے کے باوجود مارک اپ ادائیگیاں بڑھیں اور اخراجات (بہ لحاظ جی ڈی

جدول 4.1: مجموعی مالیاتی اعداد

عمومی (فیصد میں)			ارب روپے					
م 24ء		م 23ء	م 24ء		م 23ء			
پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی		
45.9	55.4	33.2	18.8	6,854.0	4,168.2	2,685.8	4,698.9	1- مجموعی حاصل (الف+ب)
29.5	34.2	24.4	16.9	4,834.3	2,617.4	2,216.9	3,731.9	(الف) ٹیکس حاصل
30.3	35.3	24.9	17.4	4,469.2	2,427.7	2,041.5	3,428.8	جس میں اینف نی آر ٹیکسز
108.8	111.8	99.6	26.4	2,019.7	1,550.9	468.8	967.1	(ب) غیر ٹیکس
45.1	57.3	29.7	19.8	9,261.8	5,596.0	3,665.8	6,382.4	2- مجموعی اخراجات (الف+ب+ج)
41.3	53.0	25.0	29.6	8,564.6	5,392.0	3,172.6	6,061.2	(الف) اخراجات جاریہ
64.0	75.4	44.6	77.1	4,220.0	2,840.4	1,379.6	2,573.1	جس میں مارک اپ ادائیگیاں
3.9	-9.1	28.4	11.4	661.2	378.8	282.4	636.6	(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
13.9	4.1	30.7	4.5	673.2	386.7	286.5	590.9	جس میں پی ایس ڈی پی
-	-	-	-	35.9	-174.9	210.8	-315.4	(ج) شماریاتی فرق
32.4	42.2	22.1	-1.7	5,041.8	2,772.8	2,268.9	3,809.4	غیر سود (کل) بنیادی اخراجات
-	-	-	-	-2,407.8	-1,427.7	-980.1	-1,683.5	3- مجموعی بچت توازن
-	-	-	-	-2.3	-1.3	-0.9	-2.0	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	1,812.2	1,412.7	399.6	889.6	4- بنیادی توازن
-	-	-	-	1.7	1.3	0.4	1.1	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	-1,710.6	-1,223.8	-486.9	-1,362.3	5- حاصل کا توازن
-	-	-	-	-1.6	-1.2	-0.5	-1.6	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	2,407.8	1,427.7	980.1	1,683.5	6- مالکاری (الف+ب)
-	-	-	-	608.4	166.0	442.4	-296.3	بیرونی (خالص)
-	-	-	-	1,799.4	1,261.8	537.6	1,979.8	ملکی (خالص)

ماخذ: وزارت خزانہ

¹ مالیاتی توازن کل آمدنی ہے جس میں کل اخراجات شامل نہیں ہیں۔ بنیادی توازن مالیاتی توازن ہے جو سود کی ادائیگی کے لیے ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ محاصل کا توازن کل آمدنی تفریق مجموعی موجودہ اخراجات ہے۔ بنیادی اخراجات غیر سودی (کل) مربوط اخراجات ہیں۔

² مجموعی اخراجات میں جی ڈی پی کا 1.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں مجموعی آمدنی میں جی ڈی پی کا 0.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

کی وجہ سے اضافی قرض لینے کی ضرورت پڑی جس کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مارک اپ ادائیگیوں میں مزید اضافہ ہوا۔

مجموعی سرپلس میں صوبوں کا حصہ جی ڈی پی کا 0.3 فیصد رہا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے کے 0.1 فیصد سے زیادہ ہے۔

سبڈی، سول حکومت چلانے اور گرانٹس کی وجہ سے بنیادی اخراجات میں وسیع پیمانے پر اضافہ دیکھا گیا۔ سبڈیز میں اضافہ، جو بنیادی اخراجات میں اضافے کا سب سے بڑا غیر سودی اثرات دار ہے، توانائی کے شعبے میں بلند ادائیگی کی وجہ سے ہوا، خاص طور پر انڈیپنڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی بیوز) کو کی جانے والی ادائیگیاں تاکہ توانائی کے شعبے کے گردش قرضے کو سرکلر ڈیٹ منجمنٹ پلان مالی سال 24ء کے تحت قابو میں رکھا جاسکے۔ ترقیاتی اخراجات میں بھی اضافہ ہوا کیونکہ صوبوں کے بلند اخراجات نے وفاقی سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں سکلز اکاؤنٹ کا اضافہ تک زائل کر دیا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی توازن میں بہتری نہ صرف بجٹ کے تخمینوں سے مطابقت رکھتی ہے بلکہ گذشتہ پانچ تقابلی ادوار کی اوسط کے مقابلے میں بھی زیادہ ہے (جدول 4.2)۔ مزید برآں، مجموعی آمدنی اور جاری اخراجات (جہ لحاظ جی ڈی پی) میں متناسب اضافے سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں آمدنی کے خسارے کو جی ڈی پی کے 1.6 فیصد تک محدود رکھنے میں مدد ملی، ایسا ہی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ہوا تھا۔

مالی خسارے کے رجحانات کے مطابق مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرضوں میں 7.1 فیصد اضافہ ہوا۔ آئی ایم ایف سے اسٹاف لیول ایگریمنٹ کے بعد بیرونی مالکاری میں کچھ اضافے کے باوجود سرکاری قرضوں میں اضافے کا زیادہ تر حصہ مقامی قرضوں پر مشتمل تھا۔ طویل مدتی تمسکات (پی آئی بیوز) اور اجارہ صکوک کے اجراء میں نمایاں اضافے کے ساتھ ساتھ ٹی بلز کی ادائیگیوں کی وجہ سے سرکاری قرضوں کے اسٹاک کے خاکہ عرصیت میں اضافہ ہوا۔ تاہم، حکومت کی باز ادائیگی کی صلاحیت کم ہو گئی کیونکہ مقامی سود کی ادائیگیاں ایف بی آر ٹیکسوں میں اضافے سے زیادہ رہیں۔

جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر کل آمدنی میں اضافہ بڑی حد تک غیر ٹیکس محصولات کی وجہ سے ہوا، اس کے علاوہ ٹیکس محصولات میں بھی معمولی اضافہ ہوا (جدول 4.2)۔ ٹیکس محصول میں اضافہ بلاواسطہ ٹیکسوں خاص طور پر کارپوریٹ منافع سے جمع ہونے والے انکم ٹیکس کے ساتھ ساتھ بینک ڈپازٹس پر افراد کی آمدنی اور سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوا۔ محصول میں بالواسطہ ٹیکسوں کا حصہ بھی مناسب رہا جس کی بڑی وجہ زیادہ سیلز ٹیکس وصولی تھی۔ فنانس ایکٹ 2023ء میں اعلان کردہ ٹیکس اقدامات بشمول سپر ٹیکس کا دائرہ وسیع کرنا اور مشروبات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) بڑھانا سمیت مہنگائی اور شرح سود میں اضافے کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں کمی نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں اضافہ کیا۔ غیر ٹیکس محصول میں نمایاں اضافے کی بنیادی وجہ بالترتیب بلند شرح سود اور پٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) ریٹس کے سبب اسٹیٹ بینک کے منافع میں اضافہ اور پٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی وصولی میں اضافہ ہے۔ اس کے علاوہ صوبوں کی اپنی کوششوں کے نتیجے میں خاص طور پر خدمات پر سیلز ٹیکس کے سبب ٹیکس وصولی میں بھی اضافہ ہوا۔

یہ اجاگر کرنا ضروری ہے کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں حاصل کردہ مالیاتی استحکام کو برقرار رکھنا سرکاری قرضوں کو بڑھنے سے روکنے، قرضوں کی واپسی کے بوجھ کو کم کرنے اور مہنگائی کو نیچے لانے کے لیے اہم ہے۔ اس کے لیے ٹیکس کی شرح میں تبدیلیوں سے آگے بڑھ کر ٹیکس پالیسی میں عمیق بنیادوں پر مداخلت کی ضرورت ہے، یعنی ٹیکس ٹیس کو وسیع کرنا تاکہ ٹیکس محصولات میں ممکنہ حد تک اضافہ کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو خسارے میں چلنے والے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی نجکاری کے ذریعے انہیں دی

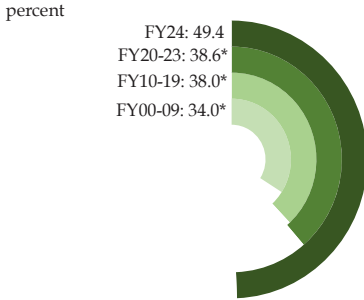
مارک اپ اور بنیادی اخراجات دونوں میں اضافے کی وجہ سے بہ لحاظ جی ڈی پی مجموعی اخراجات میں بھی اضافہ ہوا۔ مارک اپ ادائیگیوں میں اضافہ حکومت کی جانب سے بلند شرح سود کے ماحول میں مقامی قرضوں پر بڑھتے ہوئے انحصار کی وجہ سے ہوا۔ مزید برآں، حکومت کی جانب سے بنیادی اخراجات پر قابو نہ پانے

جی ڈی پی کے فیصد کے مطابق			حقیقی۔ پہلی ششماہی			موسمی شرحیں۔ پہلی ششماہی			
بجٹ کے تخمینے (سالانہ)			حقیقی۔ پہلی ششماہی			موسمی شرحیں۔ پہلی ششماہی			
م س	م س	م س 19-23ء	م س	م س	م س 19-23ء	م س	م س 23ء	م س 19-23ء	
24ء	23ء	اوسط	24ء	23ء	اوسط	24ء	23ء	اوسط	
-	-	-	6.5	5.6	5.9	45.9	18.8	15.4	مجموعی حاصل
8.9	9.6	11.1	4.2	4.1	4.2	30.3	17.4	15.1	وفاقی ٹیکس
2.8	2.5	3.0	1.8	1.1	1.2	116.5	28.5	31.9	وفاقی غیر ٹیکس حاصل
13.7	12.2	16.2	8.8	7.6	8.0	45.1	19.8	15.2	مجموعی اخراجات
-	-	-	8.1	7.2	7.2	41.3	29.6	19.2	اخراجات جاریہ
6.9	5.1	5.6	4.0	3.1	2.5	64.0	77.1	30.7	جس میں مارک اپ ادائیگیاں
-	-	-	0.6	0.8	0.9	3.9	11.4	5.0	ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
-	-	-	4.8	4.5	5.5	32.4	-1.7	10.0	بنیادی اخراجات
-6.5	-4.9	-6.0	-2.3	-2.0	-2.1	-	-	-	مالیاتی توازن
0.4	0.2	-0.6	1.7	1.1	0.4	-	-	-	بنیادی توازن

ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تخمینے

میں بدستور اہم کردار رہا جبکہ صوبائی ٹیکس محاصل نے بھی خدمات پر جی ایس ٹی کے ذریعے اپنا مثبت حصہ ڈالا۔ وفاقی یعنی ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 30.3 فیصد اضافہ ہوا، یہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے ہدف سے 1,040 ارب روپے زیادہ ہے (جدول 4.3)۔ مالی سال 23ء کے رجحان کو جاری رکھتے ہوئے بلا واسطہ ٹیکسوں نے اہم کردار ادا کیا۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران کل وصولیوں کے تقریباً نصف تک پہنچ گیا جو گزشتہ 25 سالوں میں سب سے زیادہ ہے (شکل 4.1)۔

شکل 4.1: پہلی ششماہی میں مجموعی وفاقی ٹیکسز میں بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ



* Averages
Source: Finance Ministry

جانے والی سبڈیز اور گرانٹس پر ہونے والے اخراجات کو روکنے کی بھی ضرورت ہے۔ سماجی اور ترقیاتی اخراجات کے لیے مالی گنجائش پیدا کرنے کے لیے بھی یہ اہم ہے۔

4.2 محاصل

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی محاصل میں 45.9 فیصد اضافہ ہوا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے 18.8 فیصد کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے (جدول 4.1)۔ اس کے نتیجے میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر کل محاصل اوسط سے زیادہ ہو گئے (جدول 4.2)۔ اس میں غیر ٹیکس محاصل کا حصہ سب سے زیادہ تھا جبکہ جی ڈی پی تا ٹیکس ریونیو تناسب میں بھی قدرے اضافہ ہوا۔

ٹیکس محاصل

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے 16.9 فیصد کے مقابلے میں ٹیکس محصولات میں 29.5 فیصد اضافہ ہوا۔ وفاقی ٹیکسز کا اس

جدول 4.3: پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں

نمونہ فیصد میں؛ حصہ فیصدی پوائنٹس میں

ہدف کا فیصد	عموم میں حصہ*			اروپے			
	م س 24ء	م س 23ء	م س 24ء	م س 23ء	م س 24ء	م س 23ء	
119.8	18.2	17.3	40.9	49.4	2,148.9	1,525.7	1- بلا واسطہ ٹیکس
-	2.6	0.8	26.2	5.8	188.4	149.2	درآمد
-	38.3	48.5	42.4	56.2	1,960.5	1,376.4	نکلی
-	12.2	0.1	21.9	0.2	2,320.4	1,903.2	2- بلا واسطہ ٹیکس
87.9	12.8	-0.2	19.1	-0.2	1,515.3	1,272.0	سیلز ٹیکس
-	7.9	-5.3	12.2	-7.5	925.8	824.9	درآمد
-	11.2	5.0	31.8	16.7	589.4	447.1	نکلی
99.4	5.3	0.9	61.0	12.3	264.6	164.3	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
-	6.3	-4.3	178.0	-51.9	16.0	5.8	درآمد
-	54.8	16.8	56.8	18.3	248.5	158.5	نکلی
84.2	3.9	-0.5	15.8	-2.1	540.5	466.9	کسٹمز
101.0	-	-	30.3	17.4	4,469.2	3,428.8	مجموعہ (1+2)

* شرح عموم میں حصے کا حساب اجزاء کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

نوٹ: ایف بی آر اور وزارت خزانہ کی جانب سے رپورٹ کردہ ٹیکس حاصل کے اعداد و شمار میں مماثلت ضروری نہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو (مجموعی) اور اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تجزیے

جیسے مہنگائی اور شرح سود میں اضافہ اور روپے کی قدر میں کمی، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی ٹیکس کی کارکردگی کی وضاحت کرتے ہیں۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں حقیقی معنوں میں اضافہ اتنا متاثر کن نہیں ہے کیونکہ گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی 28.8 فیصد پر پہنچ گئی اور روپے کی قدر میں 22.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔

الف) ٹیکس اقدامات

معاشی سرگرمیوں کی بحالی میں سست روی اور مجموعی اخراجات میں اضافے کی توقع کے پیش نظر ٹیکس اقدامات کا بنیادی مقصد ٹیکس کی شرحوں میں تبدیلی اور ٹیکس اخراجات کو معقول بنانے کے ذریعے زیادہ آمدنی کے ہدف کو پورا کرنا ہے۔ نمایاں ٹیکس اقدامات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

بلا واسطہ ٹیکسوں کے اندر، رضا کارانہ ادائیگیوں نے مستحکم نمو ظاہر کی جو بنیادی طور پر کارپوریٹس کے ایڈوانس ٹیکسز پر مشتمل تھی۔ ود ہولڈنگ ٹیکسز میں بھی زبردست اضافہ دیکھا گیا، خاص طور پر بینک سود اور تمسکات، معاہدوں، تنخواہوں اور درآمدات پر۔ مزید برآں، بلا واسطہ ٹیکسوں میں بھی مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 12.2 فیصد کا وسیع البہت اضافہ دیکھا گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں تقریباً مستحکم رہا تھا۔ زیادہ سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مدد میں وصولیوں اور پھر کسٹمز نے بلا واسطہ ٹیکسوں میں اضافے میں اہم کردار ادا کیا (جدول 4.3)۔

مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء میں متعارف کرائے گئے وفاقی ٹیکس اقدامات (جون 2023ء میں فنانس ایکٹ 2023ء کے ذریعے، اور اس سے قبل فروری 2023ء میں فنانس (ضمنی) ایکٹ 2023ء کے ذریعے) اور معاشی عوامل

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

ہوا۔⁵ مزید برآں، مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی مرطلے پر جمع ہونے والے ودہولڈنگ ٹیکس میں تقریباً 25 فیصد اضافہ ہوا۔

پانچواں، بلڈرز اور ڈویلپرز پر ایڈوائس ٹیکس کی اساس کو سبزلٹرن اور کے بجائے عمارت یاریٹل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے رقبے اور سائز میں تبدیلی کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ حکومت نے غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت پر ودہولڈنگ ٹیکس کو مزید 2 فیصد سے بڑھا کر 3 فیصد کر دیا۔⁶

چھٹا، فروری 2023ء کے دوران ایشیا پر جنرل سبزلٹیکس کی شرح 17 فیصد سے بڑھا کر 18 فیصد اور مارچ 2023ء میں مقامی طور پر تیار کردہ گاڑیوں اور غیر ضروری ایشیا پر محیط 800 سے زائد ٹیرف لائنوں کی درآمد پر 18 فیصد سے بڑھا کر 25 فیصد کر دی گئی۔⁷

ساتواں، ٹیکس اخراجات کو کم کرنے کی کوشش میں، حکومت نے دو طرح سے سبزلٹیکس کو معقول بنایا: اول، مختلف ایشیا کے سطح اول خوردہ فروشوں کے لیے رعایتی جی ایس ٹی کو 12 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کرنا؛ دوم، ڈی ای پی لکھا کی فروخت پر 5 فیصد جی ایس ٹی کا نفاذ، جسے پہلے اس طرح کے ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ سطح اول ری ٹیلرز کے لیے دکانوں کے کم سے کم چھپت

پہلا، حکومت نے سپر ٹیکس میں دو ترامیم کیں: (اول) سپر ٹیکس کا دائرہ کار وسیع کر دیا گیا اور سلیب کی تعداد 4 سے بڑھا کر 7 کر دی گئی، اور پیش رفت اور یکسانیت کو یقینی بنانے کے لیے تمام افراد کو شامل کر کے ٹیکس نیٹ کو بڑھا یا گیا (پہلے اس کا اطلاق صرف 16 قسم کے کاروباری اداروں پر ہوتا تھا)، (دوم) سپر ٹیکس کے دائرہ کار میں توسیع کی گئی تاکہ تمسکات کے تصنیف پر سرمائے پر منافع کو شامل کیا جاسکے، نیشنل کلیئرنگ کمپنی پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) کو کیپٹل گین ٹیکس کے ساتھ اسے جمع کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔³ دوسرا، ٹیکس پالیسی کی بہتری کو یقینی بنانے کی خاطر انکم ٹیکس سلیب پر نظر ثانی کی گئی۔ تیسرا، ایشیا اور خدمات کی فراہمی اور معاہدوں پر عمل درآمد پر ودہولڈنگ ٹیکس (ڈبلیو ایچ ٹی) میں اضافہ کیا گیا۔

چوتھا، کمرشل امپورٹرز کی جانب سے ایشیا کی درآمد پر ودہولڈنگ ٹیکس 5.5 فیصد سے بڑھا کر 6.0 فیصد کر دیا گیا۔ مزید برآں، بڑی گاڑیوں (2001 سی سی اور اس سے اوپر) پر ایڈوائس ٹیکس کا طریقہ کار مقررہ رقم سے شرح کے لحاظ سے مختلف درجات میں تبدیل کر دیا گیا، جس میں غیر ای ٹی ایل (فعال ٹیکس دہندگان کی فہرست) خریداروں کو 200 فیصد زیادہ ٹیکس ادا کرنا پڑا۔ مقامی یا درآمد شدہ گاڑیوں پر زیادہ ٹیکسوں کا ایک مقصد گاڑیوں کی فروخت میں کمی کے منفی اثرات کو کم کرنا تھا۔ ان اقدامات کی وجہ سے جزوی طور پر مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں مقامی آٹوموبیل کمپنیوں کی جانب سے ٹیکس کی ادا کیے گئے میں پانچ گنا اضافہ

³ مالی سال 16ء میں زیادہ آمدنی والے افرادی آمدنی پر 2 سے 4 فیصد تک سپر ٹیکس عائد کیا گیا تھا جس کا مقصد عارضی طور پر بے گھر افرادی نوآباد کاری کے لیے فنڈز فراہم کرنا تھا۔ بعد ازاں مالی سال 23ء میں سیکشن 4 بی کی جگہ زیادہ کمانے والے افراد پر سپر ٹیکس کے نام سے نیا سیکشن 4 سی متعارف کرایا گیا۔ سیکشن 4 سی کے تحت متعارف کرائی جانے والی نئی ٹیکس شرحوں کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے باب 4، پاکستان کی معیشت کی سالانہ رپورٹ، مالی سال 23ء ملاحظہ کریں۔

⁴ ڈیٹا کا ماخذ: ستمبر 2023ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے لیے ایسٹ بینک سہ ماہی مالیاتی بیانات کا تجزیہ برائے غیر مالیاتی کمپنیز۔

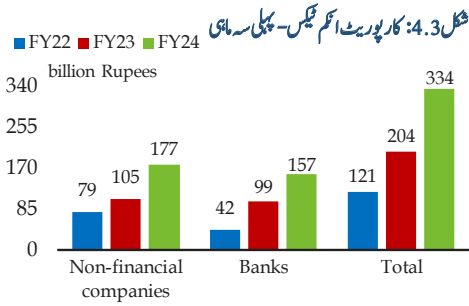
⁵ یہاں بیات قابل ذکر ہے کہ یہ اعداد و شمار بی ایس ٹی کے ساتھ رجسٹرڈ پانچ آٹو کمپنیوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ بی ایس ٹی یو کاروں کی درآمدات کو خارج کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں، یہ ٹیکس ادا کیے گئے کارپوریٹ آف ٹیکس، سپر ٹیکس (جہاں اطلاق ہو)، ڈبلیو ایچ ٹی، سبزلٹیکس سمیت ہر قسم کے ٹیکس پر مشتمل ہیں۔

⁶ ودہولڈنگ ٹیکس غیر ای ٹی ایل جائیداد کے فروخت کنندگان اور خریداروں کے لیے بائز ٹیب 200 فیصد اور 350 فیصد زیادہ ہے۔

⁷ ان ایشیا میں کاروں اور اپنا سٹز کے مکمل تغیر شدہ یونٹ؛ جو اس اور ہوا اور پانی (کارپوریشنڈ وافر)؛ کنٹیکٹنری زیورٹ اور دیگر شامل ہیں۔

⁸ ان اقدامات نے جی ایس ٹی کی وصولی میں خاطر خواہ اضافہ کیا: مقامی جی ایس ٹی وصولی میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی، دوسری ششماہی اور مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بائز ٹیب 16.8 فیصد، 28.9 فیصد اور 31.8 فیصد اضافہ ہوا۔ پچھلی دو ششماہیوں میں مسلسل زوال پذیر ہونے کے بعد مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی مرطلے پر جی ایس ٹی کی وصولی میں 12.2 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

⁹ ان ایشیا میں تیار شدہ کپڑے، مقامی طور پر تیار شدہ ٹیکسٹائل کی مصنوعات، ٹیکسٹائل کی ملبوسات کے علاوہ دیگر مصنوعات، چمچ اور مصنوعی چمچ شامل ہیں۔

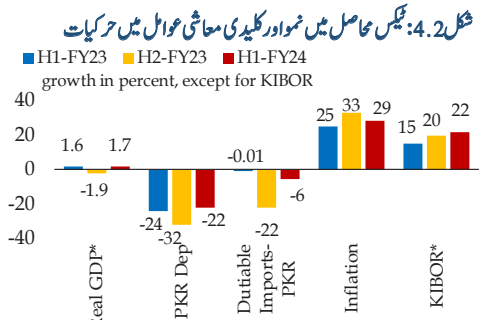


Note: 1) Calculated as difference b/w profit before & after tax; 2) there are 100 different entities under the head of non-financial companies

Sources: State Bank of Pakistan; Quarterly Analysis of Selected Non-Financial Companies (SBP)

ریونیو اسپنرز کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر بلا واسطہ ٹیکس وصولی میں ایڈوانس ٹیکسوں کا حصہ 40 فیصد ہے۔ ان ٹیکسوں کی کارکردگی کارپوریٹ منافع میں خاطر خواہ اضافے کی مرہون منت ہے (شکل 4.3)۔ بلند شرح سود کے ماحول میں حکومت کی جانب سے زیادہ قرضے لیے جانے کی وجہ سے بینکوں کے منافع میں زبردست اضافہ ہوا، جو مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں تقریباً 75 فیصد بڑھا۔¹² مزید برآں، غیر مالیاتی اداروں کے منافع میں بھی پہلی سہ ماہی کے دوران 61 فیصد اضافہ ہوا جس کی وجہ معیشت کی معتدل بحالی، فروخت کی لاگت میں کمی اور ہنگامی میں اضافے کے ساتھ ساتھ فروخت میں معقول اضافہ ہے۔¹³

شرح سود میں اضافے سے بینکوں میں منافع بخش کھاتوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کے ساتھ ساتھ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاروں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ افراد اعلیٰ شرح سود کے اوقات میں بچت اور سرکاری تمسکات میں زیادہ سرمایہ کاری کرتے ہیں، جیسا کہ بچت ڈپازٹس کے



Note: Most figures are rounded off to whole numbers;

* One Week

Sources: PBS, FBR, & SBP

کے حامل رقبے کی شرط ختم کر دی گئی جس سے سطح اول ری ٹیلرز کا دائرہ بڑھ گیا اور اس فہرست میں مزید ری ٹیلرز کو بھی شامل کیا گیا۔¹⁰

آخر میں فریلائزرز پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی لگانے کی بجائے پھلوں کے جس اور شربت پر اس کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔ اس سے قبل مالی سال 23ء میں حکومت نے سگریٹ پر دو بار ایف ای ڈی میں اضافہ کیا تھا۔ ان اقدامات کے نتیجے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ٹیکسوں میں اضافے میں ایف ای ڈی کا نمایاں حصہ رہا۔¹¹

ب) معاشی عوامل

اقتصادی سرگرمی، جیسا کہ سہ ماہی جی ڈی پی اور بلند تعدد اظہار یوں سے ظاہر ہوتا ہے، معتدل طور پر بحال ہوئی جس نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکس وصولی کے اضافے میں معاونت کی (شکل 4.2)۔ مزید برآں، گذشتہ سال کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی اور افراط زر اور شرح سود میں اضافے سے ٹیکس محصولات پر مثبت اثرات مرتب ہوئے۔

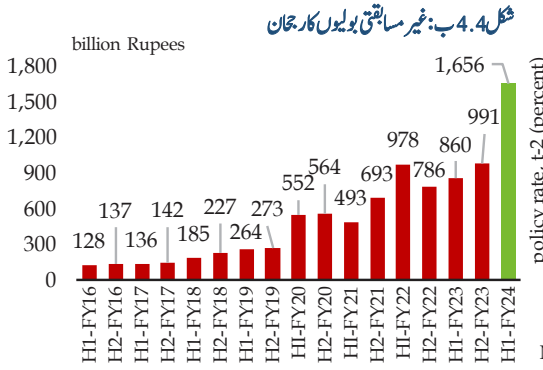
¹⁰ ایف بی آر میگزین رٹیلرز کے لیے امتیازی روپے رکھتا ہے تاکہ ری ٹیلرز سے نئے ٹیکس کی وصولی کو مؤثر انداز میں ہموار، بلکہ پھیلا کر اور خود کار بنایا جاسکے، جس کا مقصد ٹیکس میں اور وصولی کو بہتر بنانا ہے۔

¹¹ مجموعی ٹیکسوں میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا حصہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 0.6 فیصد پوائنٹس تھا جو بڑھ کر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 2.9 فیصدی پوائنٹس تک پہنچ گیا۔

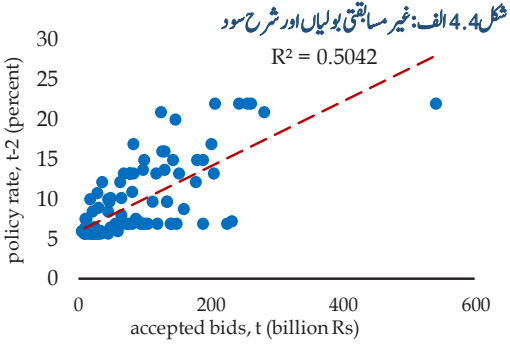
¹² واضح رہے کہ کیلنڈر سال کی بنیاد پر گوشواروں کا حساب رکھنے والے بینکوں کے قرضے از ٹیکس منافع میں جنوری تا ستمبر 2023ء کے دوران 81 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ ڈیٹا کاخذ مالی اصابت کے اظہار ہے، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

¹³ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں پی ایس ایس میں رجسٹرڈ غیر مالیاتی فرموں (کل 100) کی مجموعی فروخت میں 14.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ فروخت کی لاگت میں 9.0 فیصد اضافہ ہوا۔ ڈیٹا کاخذ: ستمبر 2023ء کو ختم ہونے والی مدت کے لیے غیر مالیاتی کمپنیوں کے حوالے سے اسٹیٹ بینک سہ ماہی مالیاتی گوشواروں کا تجزیہ

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ



Source: State Bank of Pakistan



Note: The scatter plot covers data from July 2015 to December 2023

Source: State Bank of Pakistan

غیر ٹیکس حاصل

اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی، پی ڈی ایل وصولی اور سرکاری شیپے کے کاروباری اداروں اور صوبوں کو وفاقی قرضوں پر مارک اپ وصولیوں کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس ریونیو (این ٹی آر) میں زبردست اضافہ ہوا (شکل 4.5)۔ اسٹیٹ بینک کا منافع، جو غیر ٹیکس حاصل میں سب سے بڑا حصہ دار ہے، بینکوں سے حکومت کے زیادہ قرضوں کے درمیان بلند شرح سود اور سیالیت کے ادخال میں اضافے کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ پی ڈی ایل آمدنی کی صورت میں پٹرولیم مصنوعات پر پی ڈی ایل کی شرح میں 60 روپے فی لیٹر تک بتدریج اضافے سے وصولیوں میں اضافہ ہوا جس سے پہلی ششماہی میں پی ڈی ایل کی کم فروخت کے اثرات متاثر ہوئے۔¹⁷ تاہم صوبائی این ٹی آر نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایک سال قبل کے مقابلے میں معمولی بہتری دکھائی ہے۔

سہ ماہی بہاؤ اور قبول شدہ غیر مساقتی بولیوں کے نمونے سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 4.4 الف اور ب)۔¹⁴

روپے کی قدر میں کمی نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلحاظ ڈالر درآمدی قدر میں کمی کے محصولات کے اثرات کو کم کیا۔¹⁵ اگر یہ مان لیا جائے کہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کوئی گراؤ نہیں ہوئی تو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں روپے کے حساب سے درآمدات میں 5.7 فیصد کی حقیقی کمی کے بجائے 26.7 فیصد کمی واقع ہوئی۔¹⁶ روپے کی قدر میں کمی اور بجٹ میں کیے گئے ٹیکس اقدامات کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں کمی واقع ہوئی تھی۔

¹⁴ شرح سود اور بجٹ ڈارٹس کے درمیان تعلق کی ایک مثال کے لیے، ہاپے میں 3.8 ملین روپے۔

¹⁵ درآمدی مرسلے پر ٹیکس واجبات کا حساب پاکستانی روپے میں کیا جاتا ہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 22.1 فیصد کم رہی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جون 2023ء کے اختتام کے مقابلے میں دسمبر کے آخر تک روپے کی قدر میں اضافہ ہوا ہے، لیکن دسمبر 2022ء کے اختتام کے مقابلے میں اس کی قدر میں کمی واقع ہوئی ہے (دیکھیں ہاپے 5)۔

¹⁶ متبادل شرح نمو کا تخمینہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں امریکی ڈالر میں کمی اور درآمدات کو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کی اوسط شرح نمو کا استعمال کرتے ہوئے پاکستانی روپے کے مساوی میں تبدیل کر کے لگایا جاتا ہے۔

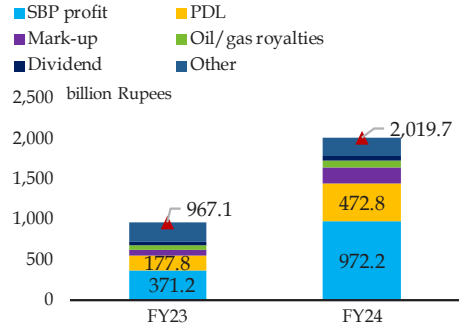
¹⁷ 16 جولائی 2023ء کو پٹرول پر پی ڈی ایل 50 روپے سے بڑھا کر 55 روپے اور ٹیکس 2023 ستمبر 60 روپے کی لیئر کر دیا گیا تھا۔ ایچ ایس ڈی پر لیوی 16 اکتوبر 2023ء کو بڑھ کر 55 روپے اور ٹیکس نومبر 2023ء کو 60 روپے ہو گئی تھی۔

کے دوران میعاد کی تکمیل کو پہنچ گئے، جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر مارک اپ ادا کی گئیں۔¹⁹

بنیادی وفاقی اخراجات میں بھی مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمایاں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں کمی دیکھی گئی تھی۔ سبسڈیز، سول حکومت چلانے اور گرانٹس نے بنیادی طور پر اخراجات کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری جانب وفاق کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں کمی آئی اور پنشن اور دفاعی خدمات پر اخراجات زوال پذیر ہوئے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بلند سودی ادائیگیوں نے پچھلے کچھ سالوں میں ترقیاتی اور سماجی اخراجات کے لیے مالی گنجائش کو کم کر دیا ہے (جدول 4.5)۔

سبسڈی کے معاملے میں حکومت نے مالی سال 24ء کے بجٹ کا بہت بڑا حصہ مختص کیا تھا جس میں توانائی کے شعبے کی سبسڈی 83 فیصد حصے کے ساتھ سب سے اوپر تھی (جدول 4.6)۔ حکومت کی جانب سے پیداواری لاگت ریگولر ٹیرف ایڈجسٹمنٹ کے ذریعے صارفین کو منتقل کرنے اور انڈسٹری کو دی جانے والی سبسڈی واپس لینے کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی طور پر توانائی کے شعبے کی سبسڈی میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خود مختار بجلی ساز اداروں (آئی پی پیجز) کو دی جانے والی سبسڈی گذشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً تین گنا زیادہ تھی جس میں سے زیادہ تر کیپیٹیو پیمنٹس تھیں۔²⁰ آئی ایم ایف کے ساتھ طے پانے والے سرکلر ڈیٹ مینجمنٹ پلان (سی ڈی ایم پی) کے مطابق یہ ادائیگیاں مالی سال 24ء میں بجلی کے گردش قرضوں کے اسٹاک کو مالی سال 23ء کی سطح پر رکھنے کے حکومتی منصوبے کا حصہ

شکل 4.5: مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں غیر ٹیکس حاصل کے اجزائے ترکیبی



Source: Ministry of Finance

4.3 وفاقی اخراجات¹⁸

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجات میں تقریباً 50 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 23.3 فیصد تھا (جدول 4.4)۔ اخراجات میں تقریباً 62 فیصد اضافہ (مطلق طور پر) زیادہ مارک اپ ادائیگیوں کی وجہ سے ہوا، اس کے بعد سبسڈیز، دفاع، گرانٹس، پنشن اور سول حکومت چلانے میں زیادہ اخراجات آئے۔

مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی کے دوران مارک اپ ادائیگیاں 64 فیصد اضافے کے ساتھ 4.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گئیں جو ایف بی آر کے ٹیکسوں کا 94 فیصد اور مجموعی ٹیکس ریونیو کا 87 فیصد ہے۔ اس سے ملکی اور عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی شرح سود کے اثرات کے ساتھ ساتھ گذشتہ چند سالوں میں مسلسل بڑے مالی خسارے کے پیش نظر سرکاری قرضوں کے جمع ہونے کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ بیرونی قومی آمد میں کمی کی وجہ سے، خاص طور پر مالی سال 23ء میں، حکومت کو نسبتاً بلند شرحوں پر مقامی قرضوں پر زیادہ انحصار کرنا پڑا۔ قرضوں کے وثیقہ جات، خاص طور پر سہ ماہی ٹی بلز جو مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی اور مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کیے گئے تھے، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی

¹⁸ اول) یہ سیکشن وفاقی اخراجات کا احاطہ کرتا ہے نہ کہ جدول 4.1 میں پیش کردہ مربوط وفاقی اور صوبائی اخراجات کا؛ دوم) وفاقی اخراجات کے اعداد، جہاں کہیں بھی اس سیکشن میں درج کیے گئے ہیں اور زیر بحث ہیں، وزارت خزانہ کی مالیاتی سرگرمیوں کی رپورٹوں میں شائع ہونے والے "مکمل وفاقی اخراجات" سے اعداد و شمار کے تضاد کو منہا کر کے شمار کیے گئے ہیں۔

¹⁹ سودی ادائیگیوں کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے سیکشن 4.5 سرکاری قرضہ ملاحظہ کریں

²⁰ بجلی کی خریداری کے معاہدوں کے مطابق خوردہ ٹیرف کے طور پر آئی پی پیجز کو کبھی بھی ٹینٹس بجلی کے قدری سلسلے میں مختلف ساختی مسائل کی وجہ سے صارفین سے مکمل طور پر وصول نہیں کی جاتی ہے، جس میں ٹی اینڈ ڈی نقصانات، کم بلوں کی وصولی اور بجلی چوری وغیرہ شامل ہیں۔ حکومت آئی پی پیجز کو سبسڈی فراہم کرتی ہے تاکہ اس کی کسی حد تک تلافی کی جاسکے اور گردش قرضوں کو بڑھنے سے روکا جاسکے۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.4: وفاقی اخراجات

عموم (فیصد)			ارب روپے				
م 24ء			م 23ء		م 24ء		م 23ء
مکملی	دوسری	مکملی	مکملی	دوسری	مکملی	مکملی	مکملی
49.7	67.8	24.2	23.2	6,839.0	4,491.9	2,347.1	4,567.1
50.0	70.3	22.2	31.0	6,583.6	4,319.8	2,263.8	4,390.2
64.0	75.4	44.6	77.1	4,220.0	2,840.4	1,379.6	2,573.1
63.5	71.4	49.9	73.2	3,717.8	2,465.6	1,252.3	2,273.5
67.6	107.4	7.1	113.4	502.2	374.8	127.3	299.6
18.6	27.2	9.6	22.7	757.6	414.5	343.1	638.9
25.9	34.2	18.6	27.6	404.4	201.1	203.3	321.2
33.4	37.1	28.9	8.0	302.4	170.5	131.9	226.7
90.9	258.7	-97.3	-37.3	375.3	372.8	2.5	196.6
20.8	49.7	-7.4	-28.1	523.9	320.5	203.4	433.7
22.1	17.4	27.6	-17.6	54.4	28.3	26.1	44.6
20.6	53.8	-11.0	-29.1	469.5	292.2	177.3	389.2
44.3	22.7	127.0	-50.1	255.3	172.1	83.3	177.0
-5.9	14.2	-29.5	-43.9	152.1	99.6	52.6	161.7
-14.2	-43.3	54.3	-71.4	21.7	10.1	11.6	25.3
578.1	36.5	-181.1	-77.0	103.2	72.5	30.7	15.2
-	-	-	-	115.2	80.4	34.8	-30.5
-	-	-	-	-12.0	-7.9	-4.1	45.7
31.3	56.0	3.4	-11.5	2,619.0	1,651.5	967.5	1,994.1

ماخذ: وزارت خزانہ

بجٹ کے خاتمے کے منصوبے کے تحت کیا گیا اور وسائل کو بجلی پیدا اور تقسیم کرنے والی کمپنیوں کو منتقل کر دیا گیا۔²¹

گرائٹس کے معاملے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں برعکس رجحان دیکھا گیا کیونکہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 20.6 فیصد اضافہ ہوا۔ اس اضافے کے اہم عوامل میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی موقوف واجبات کی ادائیگی اور ترسیلات زر کے لیے ٹیلی

ہیں۔ مزید برآں، بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں (خاص طور پر کے الیکٹرک) کو بھی پہلی ششماہی میں ٹیرف کے فرق کے تحت زیادہ سبسڈی ملی، جو بجلی کی پیداواری لاگت میں اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔

واضح رہے کہ صنعتوں کو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بجلی اور گیس کی مد میں کوئی سبسڈی نہیں ملی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں تقریباً 34 ارب روپے تقسیم کیے گئے تھے (جدول 4.6)۔ ایسا صنعتوں کے لیے سبسڈیز کی مد میں مختص

²¹ ان سبسڈیز میں سے مالی سال 24ء میں انڈسٹریل سپورٹس کے تحت کے الیکٹرک کے لیے صرف 7.0 ارب روپے مختص کیے گئے تھے جبکہ گذشتہ سال یہ رقم 20 ارب روپے تھی۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء

جدول 4.5: کلیدی مالیاتی اظہاریوں کا مارک اپ ادائیگیوں سے تناسب

اوسط سہ ماہی بہاؤ ارب روپے میں

بھلی ششماہی م 24ء	م 23ء	م 22ء	م 21ء	م 20ء	م 19ء	م 18ء	
2,110.0	1,424.0	795.6	687.4	654.9	522.8	375.0	مارک اپ ادائیگیاں
1,858.9	1,267.8	707.1	631.0	578.3	455.2	330.7	بھلی
251.1	190.0	88.5	56.5	76.7	67.6	44.3	غیر بھلی
مارک اپ ادائیگیاں فیصد کے اعتبار سے							
62.9	50.3	34.0	38.0	38.1	36.9	31.8	کل اخراجات
64.1	52.4	37.7	43.3	43.0	43.5	39.3	اخراجات جاریہ
65.4	64.1	43.4	43.9	45.3	47.1	31.9	مجموعی حاصل کی وصولیاں
105.2	122.3	85.1	77.9	79.9	102.6	60.5	خالص حاصل کی وصولیاں ²²

²² وصولیوں کو این ایف سی کی منتقلی کے لیے ایڈجسٹ کی جانے والی مجموعی وفاقی محصولات کی وصولیوں کے برابر

ماخذ: وزارت خزانہ

فیصد اضافہ ہوا کیونکہ حکومت نے وفاقی ملازمین کی پنشن میں 17.5 فیصد اضافہ کیا ہے۔²⁵

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

صوبائی مالیاتی کھاتوں نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر ربحی ڈی پی 0.3 کا 0.3 فیصد سرپلس حاصل کیا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 0.1 فیصد تھی (جدول 4.7)۔ یہ بلند سرپلس اخراجات کے مقابلے میں آمدنی میں نسبتاً زیادہ اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ بلند وفاقی ادائیگیوں اور وصولیوں کے اپنے ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات میں اضافے نے مجموعی صوبائی محصولات میں 33.9 فیصد اضافہ کیا ہے۔ خالص بنیادوں پر وفاقی قرضوں میں خاطر خواہ اضافے نے بھی مجموعی طور پر صوبائی محصولات میں اضافے میں حصہ ڈالا۔

گراؤنگ ٹرانسفر (ٹی ٹی) چارجز کی ادائیگی شامل ہیں۔²² بجٹ میں حکومت نے مالی سال 24ء کے لیے زیادہ گراؤنگ ٹرانسفر کی تھی، جس میں بے نظیر آئٹم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کا دائرہ وسیع کرنے اور عام انتخابات کے سلسلے میں انکیشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) کے لیے بالترتیب بڑی اضافی گراؤنگ شامل تھیں۔²³

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سول حکومت چلانے پر اخراجات میں 33.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 8.0 فیصد تھی (جدول 4.4)۔ یہ اضافہ مہنگائی بڑھنے کی وجہ سے وفاقی ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے سبب ہوا۔²⁴ اسی طرح مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پنشن اخراجات میں قدرے سستی سے 25.9

²² ایسٹ بینک نے 21 ستمبر 2023ء کو ادائیگی کی شرح 20 سعودی ریال / - سے بڑھا کر 30 سعودی ریال / - کر دی (30 دن بعد سے نافذ العمل)۔ ماخذ: ای ڈی سکرپٹس نمبر 14 برائے 2023ء

²³ مستفید ہونے والے خاندانوں کی تعداد اکتوبر 2022ء میں 7.6 ملین سے بڑھ کر کئی سالوں میں 9.0 ملین ہو گئی۔ جنیٹر کفالت پروگرام کے تحت سہ ماہی وظیفہ 7 ہزار روپے فی کنبہ سے بڑھا کر 8 ہزار 750 روپے کر دیا گیا۔ اسی طرح بے نظیر تعلیمی و خائف کے تحت و خائف حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد 2022ء میں 2.6 ملین سے بڑھ کر 2023ء میں 7.52 ملین ہو گئی۔ بی آئی ایس پی انتظامیہ کو توقع ہے کہ اس کے مرکزی پروگرام میں مزید 3 لاکھ خاندانوں کو شامل کیا جائے گا۔ ماخذ: بی آئی ایس پی ریسرچ اینڈ پالیسی ڈیپارٹمنٹ، <https://bisp.gov.pk/SitelImage/Misc/files/7-7.pdf>

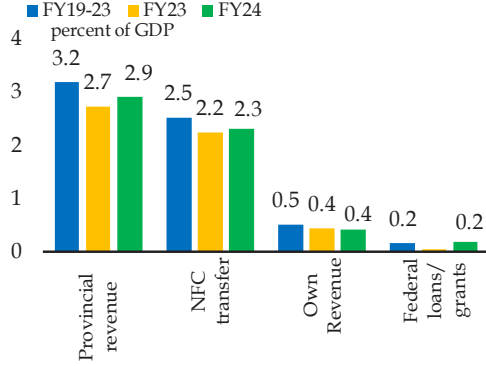
²⁴ کیڑے کے اعتبار سے افسران کے ایڈ ہاک الاؤنس میں 30 جون 2023ء تک اضافہ: بی بی ایس 1 سے 16 بی بی ایس 17، تنخواہ کا 35 فیصد، بی بی ایس 22 تا 23 تنخواہ کا 30 فیصد۔ گزشتہ سال یہ سب کو ملا کر 15 فیصد تھا۔ ماخذ:

https://www.finance.gov.pk/circulars/circular_04072023_1.pdf

²⁵ ماخذ: وزارت خزانہ (www.finance.gov.pk/circulars/circular_05072023_2.pdf)

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

شکل 4.6: پہلی ششماہی میں صوبائی آمدنی کی کارکردگی

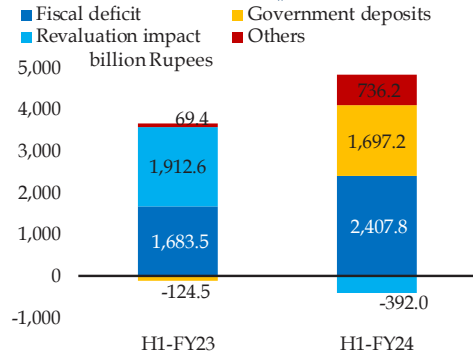


Source: Ministry of Finance & staff calculations

اضافہ ہوا۔²⁶ اس کے علاوہ امن عامہ اور تحفظ اور تعلیم کے امور پر اخراجات میں بھی قابل ذکر اضافہ ہوا۔ ترقیاتی اخراجات میں سندھ اور بلوچستان سرفہرست رہے جبکہ پنجاب اور کے پی میں کمی دیکھی گئی۔ دونوں صوبوں نے زراعت اور خوراک کے ساتھ ساتھ سماجی تحفظ کے منصوبوں پر زیادہ وسائل خرچ کیے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی سرپلس گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ رہا، لیکن یہ مالی سال 19 تا 23ء کے دوران پہلی ششماہی میں اوسط سرپلس کے مقابلے میں اب بھی کم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جی ڈی پی کے لحاظ سے محصولات میں کمی آئی ہے جبکہ اخراجات

شکل 4.7: سرکاری قرض میں تبدیلی کے ذرائع



Source: State Bank of Pakistan

²⁶ وزارت خزانہ کی جانب سے وفاقی ملازمین کی تنخواہ اور پیشین میں اضافے کے اعلان کے بعد چاروں صوبوں نے بھی صوبائی ملازمین کی تنخواہ اور پیشین میں اضافہ کیا (فٹ نوٹ 24)۔

جدول 4.6: سبٹیز کے اڑھ

ارب روپے

	حقیقی پہلی ششماہی (مہوری)		سالانہ بجٹ تخمینہ	
	م 24ء	م 23ء	م 24ء	م 23ء
1- پاور سبٹیز	325	122	880	535
آئی پی بیٹر	131	31	310	180
ٹیرف کافرق	194	55	513	295
کے ای ایس سی (بشمول بتایا جات)	116	11	298	60
انڈسکو	49	43	150	225
آزاد جموں و کشمیر	25	0	55	3.0
ٹیوب ویلز	3.1	0.9	10	7.0
صنعتوں کی اعانت	0	22	7	40
دیگر	0	14	50	20
2- غیر پاور سبٹیز	50.7	74.3	184.2	129.0
ایل این جی / آر ایل این جی	0.0	11.1	0.0	40.0
(صنعت)				
گیس گھر یو صارفین)	0.0	6.3	29.0	25.0
فریڈیا ز ریل پلائٹس	10.0	6.7	25.0	15.0
پوٹیلٹی اسٹورز	7.7	8.8	30.0	12.0
دیگر	33.0	41.5	100.2	37.0
مجموعی سبٹیز (1+2)	375.3	196.6	1,064.3	664.0

ماخذ: وزارت خزانہ

صوبوں کی اپنی آمدنی میں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی ٹیکس محاصل میں 20.5 فیصد اضافہ ہوا جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 11.7 فیصد تھا، اس میں زیادہ تر رقم خدمات پر جی ایس ٹی کی مد میں جمع ہوئی۔ صوبائی غیر ٹیکس محاصل میں بھی اضافہ ہوا اور مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خیر پختہ نوا کوپن بجلی سے 12.6 ارب روپے کا منافع حاصل ہوا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی اخراجات میں تقریباً 27 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 25 فیصد تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں شرح نمو بھی وسیع الہینا د تھی اور اخراجات جاریہ اور ترقیاتی اخراجات میں تقریباً ایک ہی رفتار سے اضافہ ہوا۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پیشین میں اضافے کی وجہ سے تمام صوبوں کے جاری اخراجات میں

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء

جدول 4.7: پہلی ششماہی میں مجموعی صوبائی مالیاتی حسابات

مالیات ارب روپے میں؛ نمونہ فیصد میں

نمبر (فیصد)	ارب روپے			مجموعی حاصل (الف+ب+ج)
	م 23	م 24	م 23-19 اوسط	
33.9	2.6	3,070.9	2,293.1	1,868.5
		2.9	2.7	3.2
				جی ڈی پی کے فیصد کے اعتبار سے
29.5	11.0	2,435.3	1,880.0	1,475.9
				الف) وفاقی ٹیکس کی منتقلی (این ایف سی)
18.9	10.3	444.2	373.7	299.4
				ب) صوبوں کی اپنی آمدنی (اول+دوم)
20.5	11.7	365.1	303.0	244.5
				اول) صوبائی ٹیکسز
23.4	27.9	230.0	186.3	134.8
				خدمات پر سیلز ٹیکس
12.0	4.5	79.2	70.7	54.9
				دوم) صوبائی غیر ٹیکس
-6.8	48.6	63.8	68.5	43.8
				دیگر بشمول جنگلات
386.1	-80.6	191.4	39.4	93.2
				ج) وفاقی قرضے اور مستحقیاں / گرانٹس
-	-	115.2	-30.5	7.0
				قرضے (خالص)
9.0	-51.0	76.2	69.9	86.2
				گرانٹس
26.9	24.9	2,781.5	2,191.9	1,586.8
		2.6	2.6	2.7
				جی ڈی پی کے فیصد کے اعتبار سے
19.7	24.1	2,074.0	1,733.3	1,321.5
				اخراجات جاریہ
19.4	24.2	542.8	454.4	287.0
				ترقیاتی اخراجات
-	-	164.7	4.1	-36.1
				شہریاتی تفریق
186.1	-79.0	289.4	101.2	281.6
		0.3	0.1	0.5
				جی ڈی پی کے فیصد کے اعتبار سے

ماخذ: وزارت خزانہ

4.5 سرکاری قرضہ

پاکستان کے مجموعی قرضوں اور واجبات میں 6.1 فیصد کی قدرے کم رفتار سے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اسی طرح مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضوں کے جمع ہونے کی رفتار قدرے کم ہو کر 7.1 فیصد رہ گئی جو ایک سال قبل اسی عرصے میں 7.2 فیصد تھی۔ اس کی بنیادی وجہ جون 2023ء کے آخر اور دسمبر 2023ء کے اختتام کے درمیان امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کی وجہ سے

میں تقریباً کوئی تبدیلی نہیں آئی (جدول 4.7)۔ وقت کے ساتھ وفاقی ادائیگیوں اور صوبوں کی اپنی آمدنی دونوں میں کمی، سکلزتی ہوئی آمدنی اور کم صوبائی سرپلس کی وضاحت کرتی ہے (شکل 4.6)۔²⁷

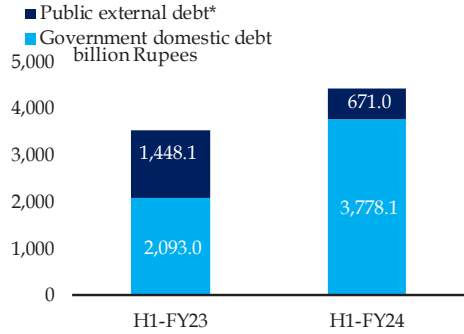
²⁷ صوبوں کو وفاقی این ایف سی کی منتقلی کا حجم، جو کہ صوبوں کے لیے آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، کسی بھی مدت میں این ایف سی آر کی ٹیکس وصولیوں پر منحصر ہوتا ہے۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے این ایف سی آر کے ٹیکس محصولات جتنے کم ہوں گے، این ایف سی کا حجم بھی اتنا ہی کم ہوگا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مزید برآں، مالی سال 24ء کے دوران سرکاری قرضوں کے خاکہ عرصیت میں بہتری آئی۔ ٹی بلز کی واپسی کے ساتھ پی آئی بیز اور اجارہ صکوک کے اسٹاک میں خاطر خواہ اضافے سے مقامی قرضوں کے خاکہ عرصیت میں اضافہ ہوا، جبکہ انتہائی قلیل مدتی تجارتی قرضوں کی ادائیگی اور نسبتاً طویل مدتی دو طرفہ قرضوں میں اضافے نے بیرونی قرضوں کے خاکہ عرصیت کو طویل دیا (شکل 4.9)۔³¹ اس پیش رفت نے اجزائے ثانی کے خطرے کو کافی حد تک کم کر دیا۔ تاہم، نو قیمت بندی کا خطرہ اب بھی برقرار ہے کیونکہ زیادہ تر مقامی مالکاری رواں شرح تسکات کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔³²

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کی قرض واپسی کی صلاحیت کسی حد تک خراب ہوئی (شکل 4.10)۔³³ خاص طور پر مقامی مارک اپ ادائیگیوں تا ایف بی آر ٹیکس کے تناسب میں نمایاں اضافہ ہوا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی سود کی ادائیگیوں میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں ٹیکس محصولات سے کہیں زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، بیرونی قرضوں کی ادائیگی (ای ڈی ایس) تازہ مبادلہ آمدنی (ایف ای ای) کے تناسب میں بہتری آئی ہے جس کی وجہ بنیادی ادائیگیوں میں کمی اور زرمبادلہ کی آمدنی میں معمولی اضافہ ہے۔

شکل 4.8: سرکاری قرض کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی



* including debt from IMF

Source: State Bank of Pakistan

بیرونی قرضوں میں سست اضافہ تھا۔^{29,28} مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضوں میں اضافہ بنیادی طور پر مالی خسارے کی عکاسی کرتا ہے جو گذشتہ سال کے برعکس ہے جب روپے کی قدر میں کمی نے بھی قرضوں کے بڑھنے میں کردار ادا کیا تھا (شکل 4.7)۔ اس کے علاوہ، حکومت نے سرکاری تسکات کی ميعاد مکمل ہونے کے پیش نظر نقد کا بندوبست رکھنے کے لیے بھی قرض لیا۔³⁰

سرکاری قرضوں کے اجزائے ترکیبی کی بات کی جائے تو حکومت نے بیرونی فنڈنگ کی کم دستیابی کے تناظر میں خسارے کو پورا کرنے کے لیے مقامی ذرائع پر زیادہ انحصار کیا۔ لہذا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی سرکاری قرضوں میں ملکی قرضوں کا حصہ بڑھ گیا (شکل 4.8)۔

²⁸ نمونہ کا تخمینہ دسمبر 2023ء کے آخر میں اسٹاک اور جون 2023ء کے آخر میں اسٹاک کے فرق کو جون 2023ء کے آخر میں اسٹاک سے تقسیم کر کے لگایا جاتا ہے (اختتام دسمبر 2023ء اسٹاک - اختتام جون 2023ء اسٹاک) / اختتام جون 2023ء اسٹاک۔

²⁹ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں میں روپے کے لحاظ سے صرف 2.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ 8.0 فیصد تھا۔ تاہم امریکی ڈالر میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 4.4 فیصد نمایاں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں 2.6 فیصد کمی آئی تھی۔

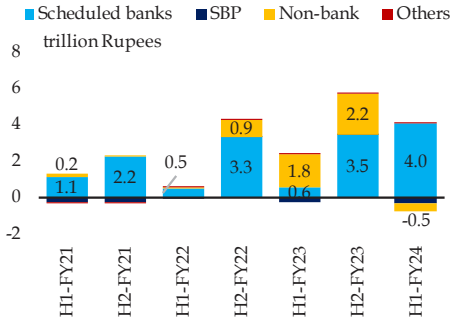
³⁰ یہ اسٹیٹ بینک کے پاس موجود سرکاری ڈپازٹس میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے۔

³¹ مزید پی آئی بیز اور شریعت سے ہم آہنگ تسکات جاری کر کے مقامی قرضوں کے خاکہ عرصیت کو طویل دینا اور قلیل مدتی قرضوں کو واپس کرنا حکومت کی وسط مدتی قرضوں کے انتظام کی حکمت عملی (ایم ڈی ایس) مالی سال 23ء تا مالی سال 26ء کے مطابق ہے۔

³² رواں شرح تسکات کی کوپن ادائیگیاں (یا کراس کی شرحیں) سہ ماہی اور ششماہی ٹی بلز سے منسک ہیں۔ ٹی بلز کی شرح سود میں تبدیلی کے نتیجے میں ان تسکات پر زیادہ سود کی ادائیگی ہوگی۔ اگرچہ پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں ہے، مگر مسلسل موکائی پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کا سبب بن سکتی ہے جس کے نتیجے میں رواں شرح تسکات بلند کوپن ادائیگیاں ہو سکتی ہیں۔

³³ قرض کی واپسی کی صلاحیت کا اندازہ دو تاسیوں سے لگایا جاتا ہے: (1) مقامی مارک اپ ادائیگیوں تا ایف بی آر ٹیکس حاصل (2) بیرونی قرضوں کی واپسی (ای ڈی ایس) تازہ مبادلہ کی آمدنی (ایف ای ای)۔

شکل 4.11: پہلی ششماہی میں اداروں کے زیر تحویل ملکی قرض

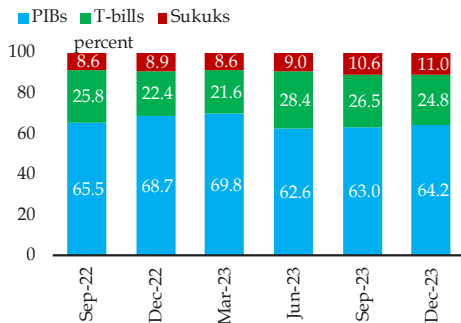


Source: State Bank of Pakistan

پی آئی بی اور حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے ذریعے (شکل 4.11)۔³⁵ دریں اثنا، غیر بینک اداروں نے بھی ٹی بلز اور این ایس ایس سے پی آئی بیز اور جی او پی صکوک کی طرف رخ کیا کیونکہ مارکیٹ کو شرح سود میں کمی یا جوں کا توں رہنے کی توقع تھی۔³⁶ نتیجتاً ٹی بلز اور نیشنل سیونگ اسکیموں (این ایس ایس) میں رقوم کی خالص واپسی ہوئی۔

اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی آئی بی کے اسٹاک میں اضافہ ہوا لیکن مجموعی ملکی قرضوں میں اس کا حصہ پچھلے سال کے مقابلے میں کم رہا

شکل 4.12: حکومتی تسکات کا واجب الادا اسٹاک - بلحاظ ویشیہ جات

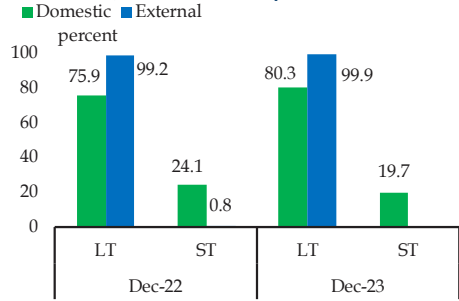


Source: State Bank of Pakistan

³⁴ دیکھیے پاکستان کی معیشت کی سالانہ رپورٹ مالی سال 22ء اور سالانہ رپورٹ مالی سال 23ء۔
³⁵ اگرچہ مجموعی طور پر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران میں زیادہ تر قرضوں کے ذریعے حاصل کی گئی تھی، لیکن عرصیت سے نکال کر، زیادہ تر قرضے پی آئی بیز اور حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک (جدول 3.4) کے ذریعے حاصل کیے گئے۔

³⁶ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں غیر بینک اداروں نے اپنے وسائل کو سرکاری تسکات، خاص طور پر ٹی بلز میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا، جس کی وجہ سے ملکی قرضوں میں ان کے حصے میں اضافہ ہوا۔

شکل 4.9: پہلی ششماہی میں سرکاری قرض کے اجزائے ترکیبی



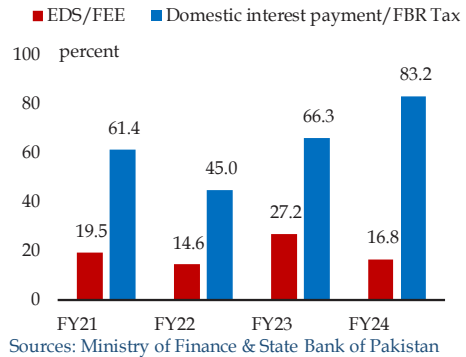
LT: Long-term ST: Short-term
 Source: State Bank of Pakistan

ملکی قرضہ

گذشتہ چند برسوں سے ملکی قرضوں کا حجم مسلسل بڑھ رہا ہے۔³⁴ یہ بلند مالی خسارے اور مقامی ذرائع خاص طور پر بینکوں پر حکومت کے بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتا ہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں اضافہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے حجم کا تقریباً 1.8 گنا تھا (جدول 4.8)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں میں تقریباً تمام اضافہ جدولی بینکوں کی وجہ سے ہوا، خاص طور پر

شکل 4.10: پہلی ششماہی میں حکومت کی بازا ادائیگی کی استعداد



Sources: Ministry of Finance & State Bank of Pakistan

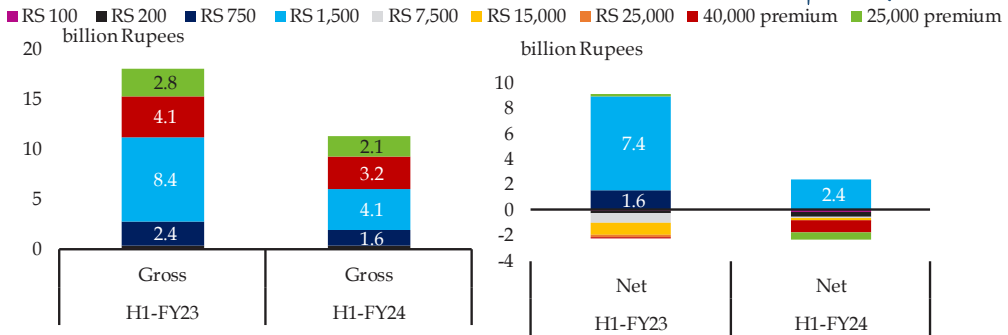
جون کے اسٹاک میں نمو (فیصد میں)		ملکی قرضے کے اسٹاک میں حصہ (فیصد میں)		بھاء		اسٹاک		
م 24ء	م 23ء	دسمبر 22ء	دسمبر 22ء	م 24ء	م 23ء	دسمبر 23ء	دسمبر 22ء	
18.7	14.3	72.5	71.8	4,868.0	2,985.9	30,889.5	23,829.6	I- مستقل قرضہ، جس میں
40.3	16.0	10.4	8.0	1,268.4	364.8	4,419.0	2,644.6	حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک
16.4	14.8	60.1	61.2	3,599.5	2,614.2	25,608.7	20,301.2	پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز
0.0	1.9	0.9	1.2	0.1	7.0	382.6	381.6	انعامی بانڈز
-10.3	-9.5	19.7	18.6	-965.4	-647.7	8,369.8	6,156.3	II- رواں قرضہ، جس میں
-10.6	-9.8	19.5	18.4	-980.8	-661.3	8,288.4	6,091.1	مارکیٹ ٹریڈری بلز
-3.2	-7.9	6.6	9.3	-94.9	-262.8	2,831.6	3,073.2	III- غیر قرضہ، جس میں
-2.7	-7.7	6.4	8.9	-76.5	-247.2	2,742.0	2,961.1	قومی بچت اسکیمز (انعامی بانڈز نکال کر)
-1.4	9.8	0.9	0.0	-5.5	0.9	378.3	9.5	IV- فارن کرنسی وغیرہ جات
-16.8	18.0	0.3	0.3	-24.0	16.8	118.7	109.7	V- نیا پاکستان سرٹیفیکیٹس (صرف اقامتی)
9.7	6.7	100.0	100.0	3,778.1	2,093.0	42,587.9	33,178.4	حکومت کا ملکی قرض (I+II+III+IV+V)

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

تھا، جس میں منظور شدہ رقم 5 سالہ ریٹیل ریٹ اور 3 سالہ معین ریٹیل ریٹ
تسکات پر مرکوز تھی۔³⁷ اس سے حکومت کو اجارہ صکوک کا مخلوط خاکہ برقرار

(شکل 4.12 اور جدول 4.8)۔ اس کی وجہ مالی سال 23ء کی آخری سہ ماہی میں
سرمایہ کاروں کی ٹی بلز میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے سبب پی آئی بیز کے کم اجزا کو
قرار دیا جاتا ہے، جس کے سبب بعد کی سہ ماہیوں میں پی آئی بیز کا حصہ کم ہوا۔
پی آئی بیز کے حصے میں کمی کی ایک اور وجہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے

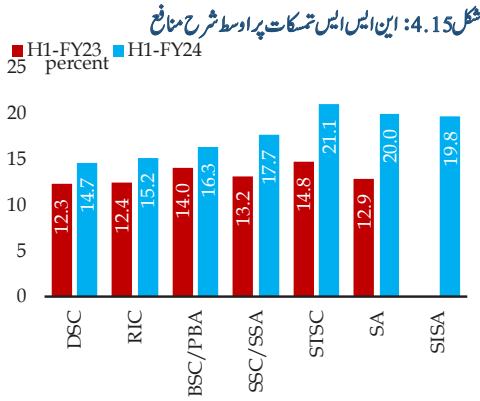
شکل 4.13: انعامی بانڈز میں رقوم کی مجموعی اور خالص آمد



Source: Central Directorate of National Savings

دوران سرمایہ کاروں کا حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی جانب بڑھتا ہوا اچھاؤ

³⁷ تفصیلات کے لیے ہاب 3 ملاحظہ کیجئے

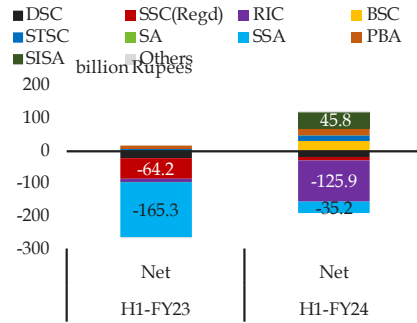


Source: Central Directorate of National Savings

سی)، قلیل مدتی سیونگ سرٹیفکیٹ (ایس ٹی ایس سی)، سیونگ اکاؤنٹس (ایس اے) اور پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ (پی بی اے) میں رقوم کی خالص آمد ہوئی۔ تاہم ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ (ڈی ایس سی)، ریگولر انکم سرٹیفکیٹ (آر آئی سی)، اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس (ایس ایس اے) اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) سے رقوم کا خالص اخراج ہوا کیونکہ ان تنسکات نے دوسروں کے مقابلے میں کم شرح سود کی پیشکش کی تھی۔ اس کی وجہ سے این ایس ایس سے مجموعی طور پر رقوم کا خالص اخراج ہوا۔

سرمایہ کاروں کو مزید سہولت فراہم کرنے کے لیے حکومت نے مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں تمام قومی چت اسکیموں کو ڈیجیٹائز کیا۔ ایک اور اقدام یہ تھا کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بازار سرمایہ کے اداروں بشمول پاکستان اسٹاک ایکسچینج (پی ایس ایکس)، سینٹرل ڈپازٹری کمیٹی (سی ڈی سی) اور این سی سی پی ایل کے ذریعے قرضوں میں اضافہ کر کے سرمایہ کاروں کی اساس کو متنوع بنایا جائے۔⁴⁰ اس اقدام کے تحت حکومت نے دسمبر 2023ء میں پی ایس ایکس پر معین شرح 1 سالہ اجارہ صکوک کی پہلی نیلامی کی تھی جس کا ہدف 30 ارب روپے تھا۔ مارکیٹ نے 478 ارب روپے کی پیشکش کر کے گہری دلچسپی کا اظہار کیا جس

شکل 4.14: قومی چت اسکیموں میں بہاؤ (انعامی بانڈز نکال کر)



Source: Central Directorate of National Savings

رکھنے میں مدد ملی، جس سے زری نرمی کے دوران قرض لینے کی لاگت کو کم کیا جاسکتا ہے۔³⁸

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پی ایس ایکس کی لاگت میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں اضافہ ہوا جس کی وجہ کو پین بلند شرحیں ہیں۔ مزید برآں، دو سالہ اور تین سالہ پی ایس ایکس کا حصہ دسمبر 2022ء کے اختتام پر تقریباً 45.6 فیصد سے گھٹ کر دسمبر 2023ء کے آخر میں 40.4 فیصد رہ گیا۔

کم سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ رقوم کے انخلا میں معمولی اضافے کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پرائز بانڈز میں رقوم کی خالص آمد میں کمی واقع ہوئی (شکل 4.13)۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، اس کی وجہ غیر بینکوں کی سرمایہ کاری میں پرائز بانڈز اور این ایس ایس سے نسبتاً زیادہ منافع دینے والی سرکاری تنسکات کی طرف منتقلی ہے۔

اس کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران نئے تنسکات متعارف کرائے جانے کے ساتھ ساتھ موجودہ اور نئے تنسکات پر منافع کی شرح میں اضافے کی وجہ سے این ایس ایس (پرائز بانڈز کا خالص) سے رقوم کا خالص اخراج کم رہا (شکل 4.14 اور شکل 4.15)۔³⁹ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ (پی ایس

³⁸ جیسا کہ صکوک میں بیشتر واجبات الادا کرنے سے 5 سالہ متغیر ریٹل ریٹ میں مرکوز ہیں، اس لیے پالیسی ریٹ میں کمی سے صکوک کے نفع کی ادائیگیوں میں کمی آئے گی۔

³⁹ حکومت نے مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں 30 ارب روپے کے اضافے کے ساتھ ساتھ سیونگ اکاؤنٹس (ایس آئی ایس اے) اور 30 ارب روپے کے اضافے کے ساتھ ساتھ سیونگ اکاؤنٹس (ایس آئی ایس اے) متعارف کرائے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیادہ تر خالص سرمایہ کاری این ایس ایس اے کی وجہ سے ہوئی۔

⁴⁰ یہ مالی سال 24ء کے سالانہ قرض گہری منصوبہ برائے اجرائے سرکاری قرض کے رہنما خطوط پر مبنی ہے۔

بیرونی قرض کے اسٹاک میں حصہ		بہاؤ		اسٹاک		بیرون کے اسٹاک میں نمو		
(فیصد میں)								
دسمبر 22ء	دسمبر 23ء	دسمبر 22ء	دسمبر 23ء	م 23ء	م 24ء	م 23ء	م 24ء	
86,564.8	87,761.8	-2,273.1	3,711.6	100.0	100.0	-2.6	4.4	سرکاری بیرونی قرضہ (2+1)، جس میں
78,948.9	80,165.4	-2,992.1	3,239.3	91.2	91.3	-3.7	4.2	1- حکومتی قرض
78,261.3	80,066.1	-2,330.6	3,300.3	90.4	91.2	-2.9	4.3	(i) طویل المدتی (ایک سال سے زائد)
8,459.2	7,541.1	-772.5	-359.9	9.8	8.6	-8.4	-4.6	جی آر ایف
36,375.8	38,813.6	2,353.0	1,450.5	42.0	44.2	6.9	3.9	کثیر طرفہ
18,034.8	19,644.1	-18.4	2,071.9	20.8	22.4	-0.1	11.8	دیگر دو طرفہ
7,800.0	7,800.0	-1,000.0	-	9.0	8.9	-11.4	-	یورو / صکوک / گلوبل بانڈز
6,894.1	5,611.3	-2,587.1	47.5	8.0	6.4	-27.3	0.9	تجارتی قرضے / ادھار
657.7	628.3	-295.4	93.9	0.8	0.7	-31.0	17.6	نیا پاکستان سرینگیٹیس (صرف غیر اقامتی)
687.6	99.3	-661.5	-61.0	0.8	0.1	-49.0	-38.1	(ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)
7,615.9	7,596.3	719.0	472.4	8.8	8.7	10.4	6.6	2- آئی ایم ایف کی جانب سے
5,386.9	5,069.3	1,191.7	-299.8	6.2	5.8	28.4	-5.6	(i) دفاتی حکومت
2,229.0	2,527.0	-472.7	772.2	2.6	2.9	-17.5	44.0	(ii) مرکزی بینک
10,979.3	11,938.6	-155.0	1,107.5	12.7	13.6	-1.4	10.2	ذرمہ ادا کے داچہٹ، جس میں
2,700.0	3,700.0	-	1,000.0	3.1	4.2	-	37.0	مرکزی بینک کے ڈپازٹس

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

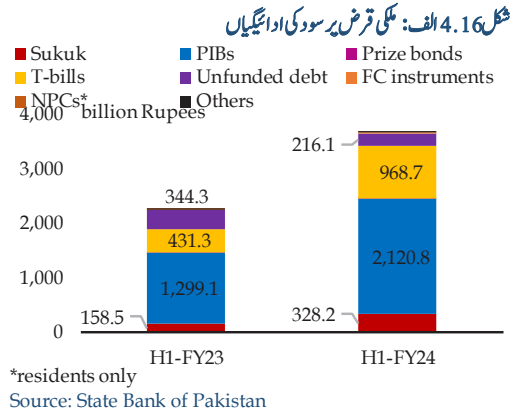
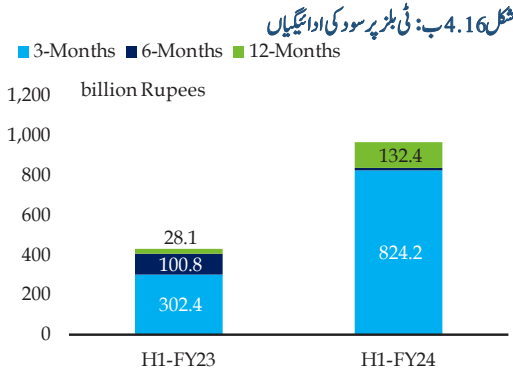
ملکی قرضے پر منافع / سود کی ادائیگیاں

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی سود اور منافع کی ادائیگیوں میں 63.2 فیصد اضافہ ہوا۔⁴² یہ اضافہ بنیادی طور پر پی آئی بیز، حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک اور سہ ماہی ٹی بلز کے زیادہ اسٹاک کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی شرح سود کی وجہ سے ہوا (شکل 4.16 الف اور 4.16 ب)۔ تاہم، مسلسل خالص اخراج سے قومی بچت اسکیموں کے کم اسٹاک کی وجہ سے ان پر سود کی ادائیگی میں نمایاں کمی واقع ہوئی (شکل 4.16 ج)۔

میں غیر بینک اداروں کا حصہ تقریباً 90 فیصد ہے۔⁴¹ آگے چل کر، پی ایس ایف کے پالیٹ فارم سرکاری تمسکات میں غیر بینک اداروں کی سرمایہ کاری کو راغب کر سکتا ہے۔ تاہم اگر سرکاری تمسکات کی نیلامی میں پرائمری ڈیلرز کو پی ایس ایف پالیٹ فارم پر بولی لگانے سے روکا جائے تو بازار سرمایہ کے ذریعے قرضوں کا حصول زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

⁴¹ ماخذ: سالانہ قرض گیری منصوبہ برائے مالی سال 24ء، ڈیٹ میٹمنٹ آفس، خزانہ ڈویژن، حکومت پاکستان

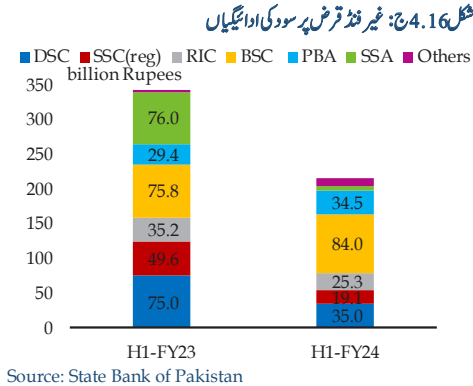
⁴² حکومت نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 3.9 ٹریلین روپے ادا کیے جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 2.3 ٹریلین روپے ادا کیے گئے تھے۔



4.6 سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات

مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں کمی کے ساتھ بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد میں بہتری کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے رسک پریمیم میں کمی واقع ہوئی۔ نتیجتاً، پہلی ششماہی میں کمرشل بینکوں اور این پی سیز (غیر اقامتی) سے قرضوں / قرضوں کی خالص آمد میں اضافہ ہوا۔ اکتوبر 2023ء میں این پی سی پر منافع کی شرح میں اضافے نے اس زمرے میں رقوم کی آمد کو بڑھایا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضوں کے واجب الادا اسٹاک میں 3.7 ارب امریکی ڈالر کا اضافہ ہوا حالانکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں کمی ہوئی تھی (جدول 4.9)۔ بلند بیرونی مالکاری کے ساتھ ساتھ دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں کمی نے سرکاری بیرونی قرضوں میں اضافے میں کردار ادا کیا۔



آئی ایم ایف کے ایس بی اے پروگرام کے بعد زیادہ تر بیرونی قرضہ دو طرفہ اور کثیر الطرفہ ذرائع سے آیا۔ رقوم کی سب سے زیادہ آمد دوست ممالک خاص طور پر سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے ہوئی، اس کے بعد کثیر الطرفہ ذرائع اور آئی ایم ایف ہیں۔ تاہم متحدہ عرب امارات سے 1.0 بلین امریکی ڈالر کے ڈپازٹس زر مبادلہ کے واجبات کا حصہ بن گئے۔⁴³

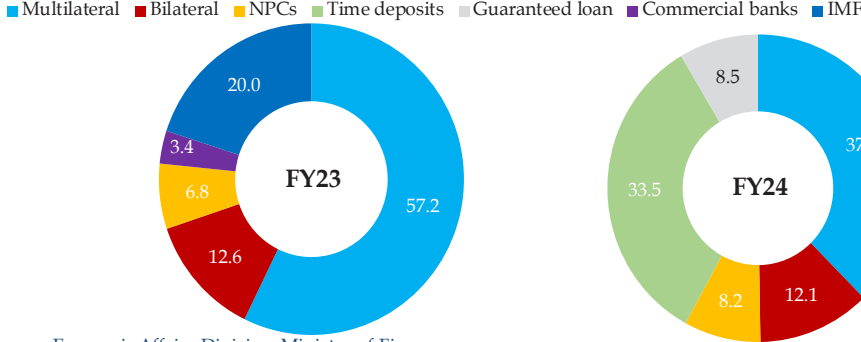
جون 2023ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ ایس بی اے پر اسٹاف لیول ایگریمنٹ (ایس ایل اے) کے بعد فچ ریٹنگ ایجنسی نے جولائی 2023ء میں پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ کو اپ گریڈ کیا۔⁴⁴ اس کے ساتھ ساتھ جولائی 2023ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے 1.2 بلین ڈالر کی فراہمی نے دیگر کثیر طرفہ ذرائع سے رقوم کی آمد کی راہ ہموار کی۔

⁴³ زر مبادلہ کے واجبات سرکاری بیرونی قرضوں کا حصہ نہیں ہیں۔

⁴⁴ اسٹاف لیول معاہدے میں پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی بیرونی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مزید مالکاری دوست ممالک سے گفت و شنید کرے۔ یہ معاہدہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی جانب سے 3.0 بلین امریکی ڈالر جمع کرانے کے وعدے کے بعد ہوا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

شکل 4.17: پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی اجراء کا مزہ دار حصہ

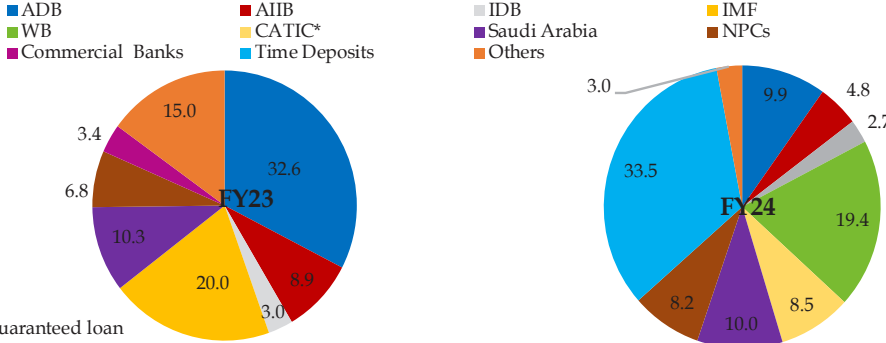


Source: Economic Affairs Division, Ministry of Finance

پچھلے سالوں کے برعکس، جب حکومت کی بیرونی مالی اعانت کا نصف سے زیادہ حصہ پروگرام / بجٹ سپورٹ پر خرچ ہوا، یہ حصہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر پچاس فیصد سے بھی کم رہ گیا۔ جبکہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پروجیکٹ فنانسینگ / امداد کا حصہ تقریباً تین گنا بڑھ کر 44.3 فیصد ہو گیا۔ اسے ڈی بی اور اے آئی بی جیسے کثیر ملکی اداروں نے منصوبوں کی مالکاری کے لیے زیادہ تر فنڈ فراہم کیا، جبکہ عالمی بینک نے منصوبوں کی امداد میں اپنا حصہ بڑھایا (جدول 4.10)۔

اقتصادی امور ڈویژن، جو صرف مرکزی حکومت کے قرضوں کو دستاویزی شکل دیتا ہے، کے اعداد و شمار کے مطابق، ایک تہائی سے زیادہ رقم کثیر الطرفہ اداروں، خاص طور پر عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی)، ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک (اے آئی بی) اور اسلامی ترقیاتی بینک (آئی ڈی بی) سے موصول ہوئی۔ ایک تہائی میعاد ی ڈپازٹ تھے۔ قرض کی بقیہ رقوم کی آمد دوست ممالک بالخصوص سعودی عرب سے؛ چائنہ نیشنل ایروٹیکنالوجی ایپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کارپوریشن (سی اے آئی سی) سے ضمانت شدہ قرض؛ اور غیر اقامتی این این پی سیز سے ہوئی (شکل 4.17 اور شکل 4.18)۔⁴⁵

شکل 4.18: پہلی ششماہی کے دوران مجموعی بیرونی اجراء کی تفصیل



* Guaranteed loan
Source: Economic Affairs Division, Ministry of Finance

⁴⁵ اسی اے ڈی کے اعداد و شمار کے مطابق حکومت پاکستان نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 6.0 بلین امریکی ڈالر کے مجموعی بیرونی فنڈز حاصل کیے جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً 5.8 بلین امریکی ڈالر موصول ہوئے تھے۔ آئی ایم ایف کی جانب سے فراہم کردہ 1.2 ارب ڈالر کا قرض اور مرکزی بینک میں متحدہ عرب امارات کی حکومت کے 1.0 ارب ڈالر کے ڈپازٹس اسی اے ڈی کے اعداد و شمار میں ظاہر نہیں ہوئے کیونکہ یہ مرکزی بینک کی بیلنس شیٹ میں شامل ہوتے ہیں۔ آئی ایم ایف کا قرض ادائیگیوں کے توازن کے مقاصد کے لیے تھا جبکہ متحدہ عرب امارات کی حکومت کے ڈپازٹس براہ راست مرکزی بینک کو دیے گئے تھے۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء

جدول 4.10: پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی زیر اور مصارف
ملین امریکی ڈالر

مجموعہ	دنگر		پر وگرام / اعانت میزانیہ		پر و جیکٹ			
	م 23	م 24	م 23	م 24	م 23	م 24		
589.4	1,902.5	-	-	5.4	1,629.3	584.0	273.2	اے ڈی پی
287.0	521.4	-	-	-	500.0	287.0	21.4	اے آئی آئی پی
160.0	177.3	100.0*	161.0*	-	-	60.0	16.3	آئی ڈی پی
-	1,166.2	-	-	-	1,166.2	-	-	آئی ایم ایف
1,157.9	690.8	-	-	123.9	267.5	1,034.1	423.3	ورلڈ بینک
508.3	-	-	-	-	-	508.3	-	سی آئی آئی سی**
23.1	35.5	-	-	5.4	21.5	17.7	14.0	آئی ایف اے ڈی
42.2	54.9	-	-	-	-	42.2	54.9	چین
595.4	600.2	595.2***	600.0***	-	-	0.2	0.2	سعودی عرب
25.1	14.0	-	-	5.0	-	20.1^	14.0^	امریکہ
12.4	18.5	-	-	-	-	12.4	18.5	کویت
491.5	394.8	-	-	491.5	394.8	-	-	این پی سیز
-	200.0	-	-	-	200.0	-	-	کمرشل بینک
2,000.0	-	-	-	2,000.0	-	-	-	میٹاڈی ڈپازٹس
75.9	62.2	-	-	-	-	95.9	76.1	دیگر
5,968.2	5,838.4	695.2	761.0	2,631.2	4,179.3	2,641.8	898.1	مجموعہ

نوٹ: اعداد کو راونڈ آف کرنے کی وجہ سے مجموعے میں فرق ہو سکتا ہے۔ قلیل مدتی قرضہ** تقیبی قرضہ (چین)*** تیل کی سہولت
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن، وزارت خزانہ

بیرونی قرض کی واپسی⁴⁶

تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بین الاقوامی تجارتی قرضوں، قلیل مدتی کثیر طرفہ قرضوں اور این پی سیز (صرف غیر اقامتی) پر ادا کیے جانے والے مارک اپ میں کمی واقع ہوئی، اس کی وجہ مالی سال 23ء میں متذکرہ مدت کے تحت قرضوں کے اسٹاک میں کمی تھی۔ دریں اثناء، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زر مبادلہ کے واجبات پر مارک اپ میں اضافہ ہوا۔

مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی واپسی میں کمی واقع ہوئی جس کی وجہ کم شیڈول بنیادی ادائیگیاں ہیں (جدول 4.11)۔ تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں لندن انٹرنیشنل آفر ریٹ (لائبور) / محفوظ شہینہ مالکاری شرح (ایس او ایف آر) میں اضافے کی وجہ سے سود کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔⁴⁷ بیرونی قرضوں کا تقریباً 37 فیصد حصہ رواں شرح پر محیط ہے جس کی وجہ سے ایس او ایف آر میں اضافے کے نتیجے میں سود کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔⁴⁸

⁴⁶ بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں بنیادی اور سود کی ادائیگی دونوں شامل ہیں۔

⁴⁷ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط امریکی ڈالر محفوظ شہینہ مالکاری شرح (ایس او ایف آر) بڑھ کر 5.3 فیصد ہو گئی جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً 3.0 فیصد تھی۔ ماخذ: <https://www.global>

[rates.com/en/interest-rates/sofr/historical/2023/](https://www.globalrates.com/en/interest-rates/sofr/historical/2023/)

⁴⁸ یہ جون 2023ء کے آخر کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ ماخذ: سالانہ قرض کا جائزہ اور سرکاری قرض ٹیلیٹ (مالی سال 2022-2023ء)، وزارت خزانہ۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.11: باہلی شہاہی میں سرکاری بیرونی قرض کی واپسی
ملین امریکی ڈالر

سود		اصل رقم		مجموعہ		
م 24	م 23	م 24	م 23	م 24	م 23	
1,836.1	1,396.6	3,701.4	7,512.2	5,537.4	8,908.8	1- سرکاری بیرونی قرض (الف + ب + ج)
1,513.2	1,228.9	2,756.0	6,231.5	4,269.2	7,460.4	(الف) طویل مدتی حکومتی قرض، جس میں
82.3	100.5	603.2	520.9	685.5	621.4	بیرس کاب
547.8	288.6	896.1	823.5	1,443.9	1,112.0	کثیرالفریقی
396.5	247.5	857.8	554.6	1,254.4	802.1	دیگر دو طرفہ
291.3	319.4	-	1,000.0	291.3	1,319.4	یورو / سکوک گلوبل بانڈز
173.7	237.9	-	2,722.4	173.7	2,960.3	تجارتی قرضے / ادھار
21.6	35.0	398.9	610.1	420.5	645.1	این پی سیز
304.0	143.2	784.3	480.1	1,088.3	623.2	(ب) آئی ایم ایف کو ادائیگی
18.9	24.5	161.0	800.7	179.9	825.2	(ج) گلیل مدنی حکومتی قرض
152.6	111.3	-	-	152.6	111.3	2- زرمبادلہ کے واجبات

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

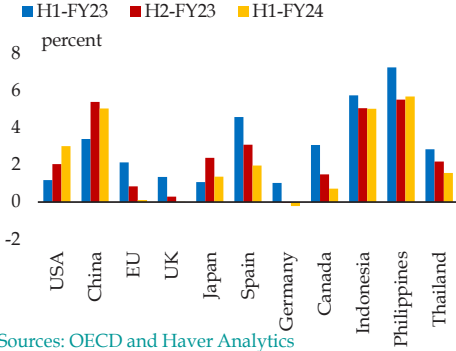


5 ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادائیگیوں کے توازن میں بہتری دیکھی گئی، جو کمزور ملکی طلب، اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور آئی ایم ایف کے ساتھ نو مہینوں کے اسٹینڈ بائی ارینجمنٹ (ایس بی اے) پر کامیاب مذاکرات کو ظاہر کرتا ہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند برآمدات اور درآمدات میں مسلسل کمی سے ترسیلات زر میں کمی کی تلافی ہو گئی، جس کے نتیجے میں جاری کھاتے کا خسارہ سکڑ گیا۔ تاہم، بیرونی قرض پر سودی ادائیگیوں اور منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔ آئی ایم ایف کے ایس بی اے اور دیگر قرض دہندگان کے قرضوں کی اعانت کے سبب مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی کھاتے میں خالص آمد دیکھی گئی۔ نتیجتاً، دسمبر 2023ء میں خام زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 8.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جو آخر جون 2023ء میں 4.4 ارب ڈالر پر تھے، جبکہ آخر جون 2023ء کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر بڑھ گئی۔

5 ادائیگیوں کا توازن

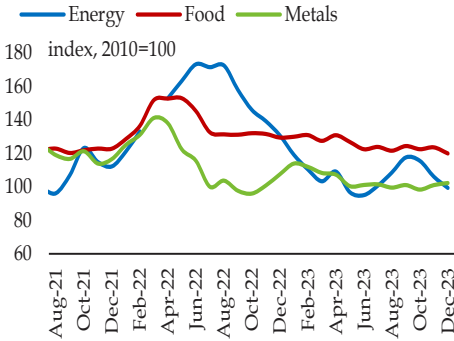
شکل 5.1: اہم معیشتوں میں اوسط حقیقی جی ڈی پی کی نمو



Sources: OECD and Haver Analytics

مہنگائی میں کمی آگئی، جبکہ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں قدرے تیزی سے کمی واقع ہوئی۔ مذکورہ صورت حال نے ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے مرکزی بینکوں کو زری پالیسی موقف میں کچھ تیزی کرنے کا موقع فراہم کیا۔³ دوسری جانب ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینک ابھی تک ہدف سے زائد مہنگائی سے نمٹنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

شکل 5.2: اجناس کی عالمی قیمتیں



Source: World Bank

5.1 عالمی پیش رفتیں

2023ء میں عالمی نمو 3.1 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو 2022ء کی 3.5 فیصد نمو کے ساتھ 2000ء تا 2019ء کی اوسط 3.8 فیصد سے کم ہے۔ عالمی نمو کی سست رفتاری کی اہم وجوہات میں مشکل مالی حالات، مالیاتی اعانت کا خاتمہ اور پیداواریت کی سست نمو شامل ہیں۔ مزید برآں، جغرافیائی اور سیاسی تنازعات اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں متعدد دھچکوں نے بھی عالمی معاشی سرگرمی کو متاثر کیا۔

سست رفتار ہونے کے علاوہ 2023ء میں عالمی معاشی نمو مختلف خطوں میں اتار چڑھاؤ کا شکار رہی۔ امریکہ اور ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر ممالک بشمول چین نے جولائی تا دسمبر 2023ء کے دوران بتدریج بحالی کے ساتھ توقع سے زیادہ مضبوط نمو دکھائی۔ تاہم، جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کے سبب توانائی کی بلند قیمتوں کے دیرپا اثرات اور کمزور کاروباری احساسات کے باعث یورپ علاقے کو چینجوں کا سامنا رہا (شکل 5.1)۔ کم آمدنی والے ترقی پذیر ممالک میں بھی قرض گیری کی بلند لاگتوں کے سبب پیداواری نقصانات کی سطح بلند رہی۔

مذکورہ حالات کے ساتھ جاری تجارتی کشیدگی اور جغرافیائی معاشی تقسیم دونوں نے عالمی تجارت کو متاثر کیا۔ 2023ء میں عالمی تجارتی حجم کی نمو خاصی سست ہو کر 0.4 فیصد رہ گئی، جو 2022ء میں 5.2 فیصد تھی۔ عالمی تجارتی کشیدگی کی عکاسی عالمی تجارتی الارٹ ڈیٹا سے بھی ہوتی ہے، جس کے مطابق مختلف ممالک نے 2022ء اور 2023ء میں تجارت پر 3,000 سے زائد نئی پابندیاں عائد کیں، جبکہ اس کے مقابلے میں 2019ء میں یہ 1,100 تھیں۔

2023ء میں معاشی سرگرمی اور تجارتی حجم کی سست نمو کے مطابق بین الاقوامی اجناس کی بیشتر عالمی قیمتوں میں کمی کارخان برقرار رہا (شکل 5.2)۔ نتیجتاً، عالمی

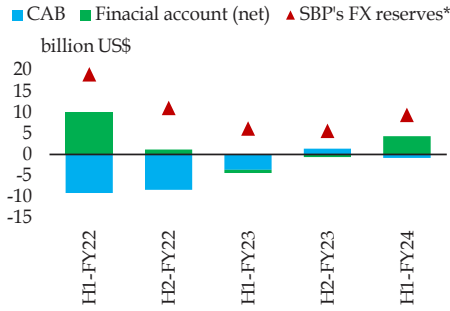
1 آئی ایم ایف (2024ء)، عالمی معاشی منظر نامہ اپریل، جنوری 2024ء، انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ، واشنگٹن، آئی ایم ایف۔

2 ایضاً۔

3 دیکھیے باب 3 میں مہنگائی اور عالمی زری پالیسی رد عمل پر بحث۔

پاکستان کی برآمدات خصوصاً ٹیکسٹائلز کو متاثر کیا، اور مختلف منڈیوں میں اس کی طلب میں اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آیا۔ مزید برآں، بڑھتی ہوئی ملکی بے یقینی کے ساتھ عالمی مالی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ نے ملک کو سرمائے کے بہاؤ پر اثرات مرتب کیے۔ پاکستان نے ان مشکل حالات کا سامنا ملکی طلب میں کمی کی پالیسیوں پر عمل کرنے اور بیرونی کھاتے کے استحکام کو یقینی بناتے ہوئے کیا۔

شکل 5.5: پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

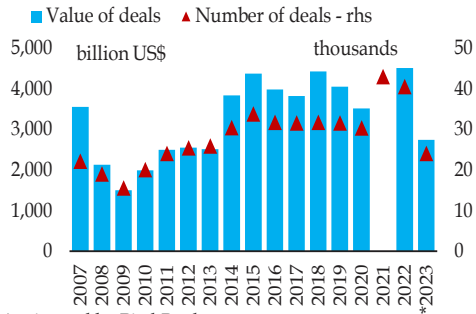


*end period
Source: State Bank of Pakistan

5.2 پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے بیرونی کھاتے میں بہتری آگئی، کیونکہ جاری کھاتے کا خسارہ خاصی حد تک قابو میں رہا اور جون 2023ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائے اریجمنٹ پر کامیاب مذاکرات کے بعد مالی رقوم کی آمد میں اضافہ ہو گیا تھا۔ نتیجتاً، آخر دسمبر 2023ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے خام ذخائر بڑھ کر 8.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جو آخر جون 2023ء کے 4.4 ارب ڈالر سے زیادہ ہیں۔ اس صورت حال نے بازار مبادلہ پر مثبت اثرات مرتب کیے، جس کی عکاسی مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران شرح مبادلہ کی قدر میں سہ ماہی بہ سہ ماہی اضافے سے ہوتی ہے (جدول 5.1)۔

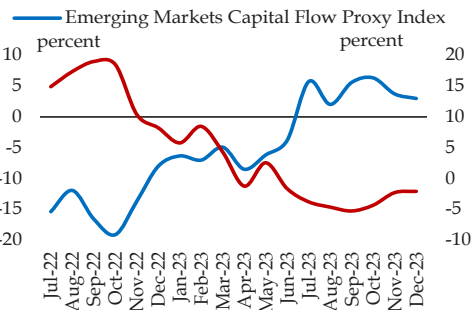
شکل 5.3: سرحد پار انضمام اور تحویل کے سودے



*estimated by PitchBook
Source: PitchBook

شرح سود کی بلند سطح، 2023ء کے اوائل میں بینکاری بحران اور جاری جغرافیائی اور سیاسی تنازعات کے سبب عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری، خصوصاً ابھرتی منڈیوں کے لیے دشوار ماحول پر متوجہ ہوئی ہے۔ 2023ء میں عالمی سطح پر انضمام اور تحویل میں مسلسل دوسرے برس کی ہوئی اور یہ گذشتہ دس برسوں کی کم ترین سطح پر آگئی ہے (شکل 5.3)۔ تاہم، یو ایس ڈالر انڈیکس میں کمی اور بلند شرح سود کے سبب ابھرتی منڈیوں کے بانڈز اور ایکویٹی میں اضافے کا رجحان برقرار رہا ہے (شکل 5.4)۔⁴

شکل 5.4: سرمایہ جاتی بہاؤ اور امریکی ڈالر اشاریہ۔ سال بسال تبدیلی



Source: Bloomberg

ان عالمی پیش رفتوں، خصوصاً سخت مالی حالات اور عالمی تجارت میں اعتدال نے پاکستان کے بیرونی کھاتے پر اثرات مرتب کیے۔ بے ترتیب عالمی معاشی بحالی نے

⁴ جی ایف ایس آر، آئی ایم ایف، اکتوبر 2023ء۔

بہلی شعبہ م س 24ء میں تبدیلی		م س 24ء			شش 2 م س 23ء	شش 1 م س 23ء	
فیصد	مطلق	شش 1	سہ 2	سہ 1			
-76.0	2,925	-922	107	-1,029	572	-3,847	جاری کھاتے کا توازن
-34.7	5,399	-10,152	-4,825	-5,327	-9,268	-15,551	ایشیا میں تجارت کا توازن
7.4	1,054	15,276	8,274	7,002	13,654	14,222	ایشیا کی برآمدات
-14.6	-4,345	25,428	13,099	12,329	22,922	29,773	ایشیا کی درآمدات
-32.1	-3,473	7,354	3,891	3,463	8,055	10,827	توانائی کی درآمدات
-4.6	-872	18,074	9,208	8,866	14,867	18,946	غیر توانائی درآمدات
355.1	-902	-1,156	-357	-799	-788	-254	خدمت کھاتے کا توازن
45.9	-1,227	-3,899	-2,306	-1,593	-3,093	-2,672	بنیادی آمدنی کا توازن
39.4	820	2,899	1,711	1,188	2,533	2,079	سودی ادائیگیاں
-2.4	-345	14,285	7,595	6,690	13,721	14,630	ٹرانزیٹ آمدنی کا توازن
-6.8	-982	13,436	7,104	6,332	12,915	14,418	کارکنوں کی ترسیلات زر
-	-5,089	-4,523	-937	-3,586	-98	566	بالی کھاتہ (خالص) *
-	-1,116	-834	-451	-383	-952	282	برہنہ راست سرمایہ کاری (خالص) *
-	-1,104	-71	-62	-9	-21	1,033	جزا دہنی سرمایہ کاری (خالص) *
-	1,160	-215	94	-309	411	-1,375	بیرون ملک زرمبادلہ کے اثاثوں میں اضافہ *
-	4,035	3,403	518	2,885	-467	-632	زرمبادلہ قرضے اور واجبات
-	296	151	229	-78	1386	-145	بینک
-	2,417	2,138	573	1,565	-1,806	-279	عمومی حکومت
-	-2,461	2,896	2,114	782	4,534	5,357	تقسیم
-	-2,570	2,851	1,606	1,245	6,239	5,421	بالا قسط ادائیگی
-	2,308	2,093	65	2,028	-101	-215	دیگر واجبات (خالص)
-	326	115	-284	399	-44	-211	دیگر شعبے
-	424	644	48	596	178	-220	تقسیم
-	-4	788	528	260	871	792	بالا قسط ادائیگی
-	-102	259	196	63	-649	361	دیگر واجبات (خالص)
-	-495	-683	-325	-358	-662	-188	خالص اغلاط اور بھول چوک
-	-7,290	-3,006	-767	-2,239	-66	4,284	مجموعی توازن
		8,233	8,233	7,616	4,445	5,586	اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر (آخر مدت)
		-22.2	-21.3	-20.1	-31.8	-24.1	پاکستانی روپیہ (-) / اضافہ (+) - سال برساں فیصد
		287.3	283.2	291.6	273.1	223.7	اوسط شرح مبادلہ (پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر)
		281.9	281.9	287.7	286.0	226.4	آخر مدت شرح مبادلہ (پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر)

* بی بی ایم 6، منفی علامت کا مطلب ہے پاکستان میں زرمبادلہ رقوم و دیگر کی خالص آمد

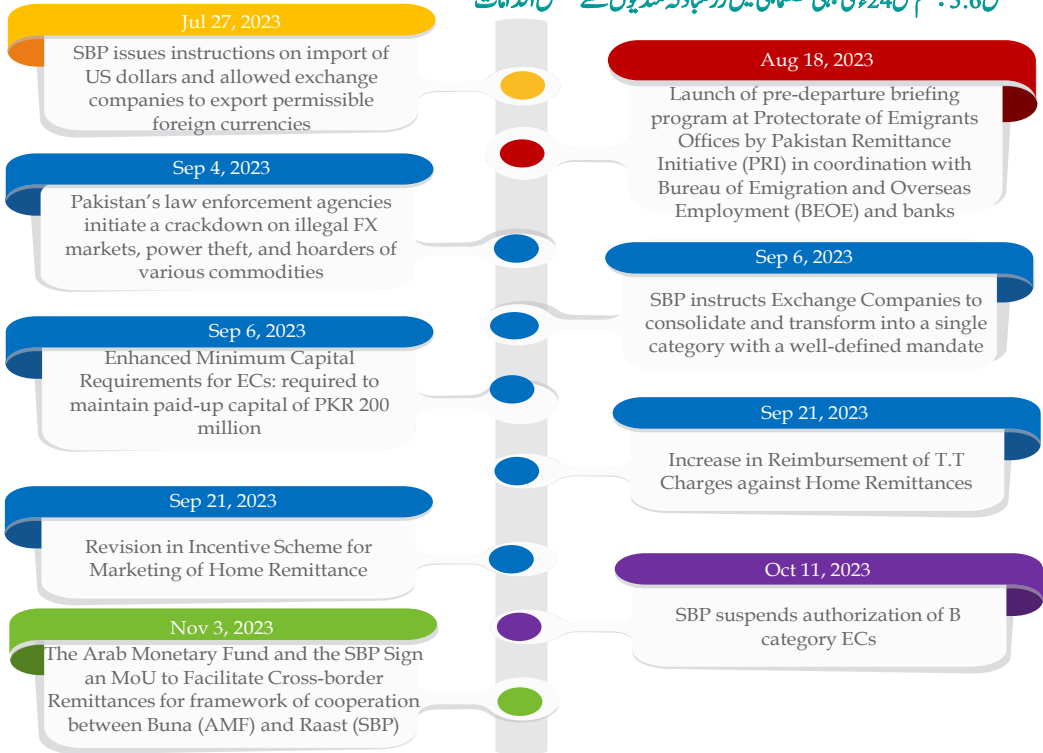
ماخذ: بینک دولت پاکستان

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ملک نے بیرونی واجبات کی ادائیگی کے لیے خاصی مقدار میں بیرونی رقوم کا بندوبست کیا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالی کھاتے میں 4.5 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ گذشتہ برس 0.6 ارب ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا۔ ان میں سے بیشتر آئی ایم ایف کے ایس بی اے کے تحت رقوم کی وصولی کے ساتھ ساتھ دو طرفہ اور کثیر طرفہ رقوم کی آمد پر مشتمل تھیں۔

زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے ساتھ انتظامی اقدامات اور مبادلہ کمپنیوں میں اصلاحات نے زرمبادلہ کی مارکیٹ پر دباؤ میں کمی کر دی اور مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں کرب مارکیٹ کا پرییم کم ہو گیا (شکل 5.6)۔ اس سے زرمبادلہ کی مارکیٹ میں اعتماد بحال ہوا جو ستمبر 2023ء میں پاکستانی روپے کی مسلسل مضبوطی پر منتج ہوا۔

جاری کھاتے کے خسارے میں خاصی کمی کا اہم سبب گذشتہ برس کے مقابلے میں درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافے کے نتیجے میں تجارتی توازن میں خاصی بہتری تھی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں کمی سے قطع نظر کارکنوں کی ترسیلات زر سے ایشیا اور خدمات کے تجارتی خسارے کی مکمل اور بنیادی آمدنی کے نصف سے زائد خسارے کی تلافی ہو گئی (شکل 5.5)۔ تاہم، بنیادی آمدنی کا خسارہ بیرونی قرض پر بلند سودی ادائیگیوں اور جمع شدہ منافع / منافع منقسمہ کی واپسی کے سبب خاصا بڑھ گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے یا تو پاکستان کو فاضل غیر بنیادی آمدنی جاری کھاتے کی ضرورت ہے یا پھر اسے قرضہ جاتی ذمہ داریاں پوری کرنے کے علاوہ سودی ادائیگیوں کے لیے اضافی قرضوں کا بندوبست کرنا ہو گا۔

شکل 5.6: م س 24ء کی پہلی ششماہی میں زرمبادلہ منڈیوں سے متعلق اقدامات



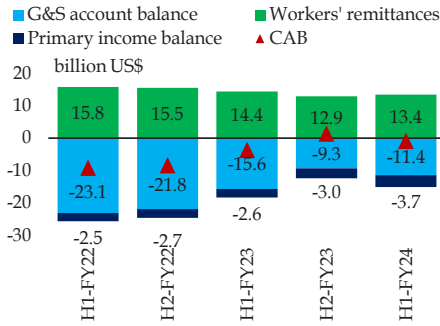
Sources: State Bank of Pakistan and Special Investment Facilitation Council

ادائیگیوں کا توازن

کے اثرات زائل ہو گئے تھے۔ درآمدات میں سکتاؤ اور برآمدات کی بحالی سے تجارتی خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی۔ درآمدی ترجیحات کے اقدامات کے خاتمے کے باوجود درآمدات میں 14.6 فیصد کمی سے کمزور ملکی طلب اور بین الاقوامی اجناس کی کم قیمتوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ دوسری جانب، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں 7.4 فیصد نمو ہوئی، جسے پیداوار میں اضافے اور زرعی غذائی اجزاء کی بلند برآمدی قیمتوں سے تقویت حاصل ہوئی۔

مزید برآں، گذشتہ دو برسوں کے دوران کمی کے باوجود کارکنوں کی ترسیلات زر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایشیا اور خدمات میں خسارے سے 2.1 ارب ڈالر تجاوز کر گئیں۔ یہ صورت حال گذشتہ برس کے برعکس ہے جب خسارے کی مالکاری کے لیے ترسیلات زر 1.4 ارب ڈالر کم رہی تھیں (شکل 5.8)۔⁵

شکل 5.8: جاری کھاتے کا توازن



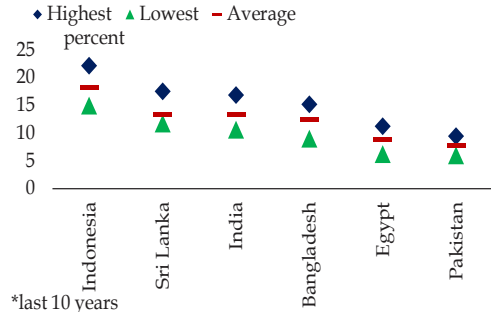
Source: State Bank of Pakistan

خدمات کا کھاتہ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کا تجارتی خسارہ بڑھ کر 1.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو گذشتہ برس 0.3 ارب ڈالر رہا تھا۔ یہ اضافہ خدمات کی درآمدات میں اضافے اور خدمات کی برآمدات میں معمولی کمی دونوں کے سبب ہوا (جدول 5.2)۔ خدمات کی درآمدات میں اضافے کا اہم محرک ٹرانسپورٹ اور سفر سے

یہ پیش رفتیں زر مبادلہ آمدنی میں اضافے اور بیرونی قرض گیری پر ملکی انحصار میں کمی کے لیے غیر قرضہ جاتی رقوم کی آمد کو متوجہ کرنے کے ذریعے پائیدار بیرونی کھاتہ برقرار رکھنے کی افادیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ خصوصاً، برآمدات کے ذریعے پیداواری استعداد پر توجہ مرکوز کرنا ضروری ہے، جو گذشتہ 10 برسوں سے جی ڈی پی کے تقریباً 8 فیصد پر منجمد ہو گئی ہے (شکل 5.7)۔

شکل 5.7: برآمدات بلحاظ جی ڈی پی فیصد*



*last 10 years

Source: Haver Analytics

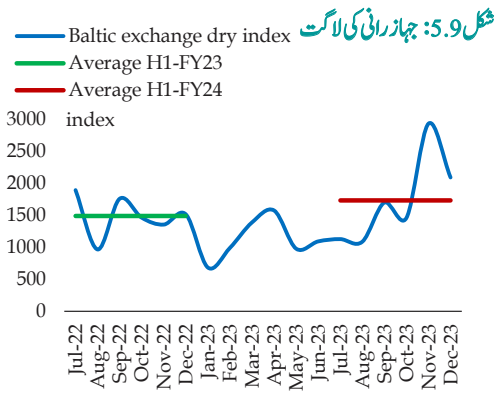
اسی طرح براہ راست بیرونی سرمایہ کاری رقوم کی بیشتر آمد غیر برآمدی شعبوں میں مرکوز ہے اور بلند منافع / منافع منقسمہ کی واپسی کے سبب جاری کھاتے پر بوجھ بنی ہوئی ہے۔ یہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ برآمدی نوعیت کے شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے، جس سے نہ صرف قرضوں کی واپسی کی صلاحیت مزید مضبوط ہونے کے ساتھ ملک کو درکار اشد ضروری زر مبادلہ آئے گا، بلکہ اس سے منسلک ٹیکنالوجی کی منتقلی کے ذریعے ملک کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

5.3 جاری کھاتہ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ کم ہو کر 0.9 ارب ڈالر پر آ گیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.8 ارب ڈالر کے مقابلے میں تقریباً 76 فیصد کم تھا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارے میں خاصی کمی کے سبب سودی ادائیگیوں اور منافع / منافع منقسمہ کی بیرون ملک واپسی میں اضافے

⁵ واضح رہے کہ مالی سال 23ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر گذشتہ 20 برسوں میں پہلی مرتبہ ایشیا اور خدمات میں تجارتی خسارے سے تجاوز کر گئی تھیں۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء



Source: Bloomberg

متعلق اوانیگیوں تھیں۔ ٹرانسپورٹ کی اوانیگیوں میں اضافے کو فضائی مسافروں کے کرایوں میں اضافے سے منسوب کیا گیا ہے۔ جبکہ سفری اخراجات کی اوانیگیوں میں اضافے کا سبب بین الاقوامی تعلیم کی فیسوں میں ممکنہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سمندری مال برداری میں اضافے کے باوجود تجارتی سامان میں کمی سے بحیرہ احمر میں تھکنوں کے تناظر میں بحری جہازوں کے کرایوں میں اضافے اور ان سے منسلک بیمہ پر بیمہ اور بحری جہازوں کا لہذاستہ اختیار کرنے کے سبب لاگت کی بلند سطح ہو سکتی ہے (شکل 5.9)۔⁶

خدمات کی برآمدات میں کمی کا سبب سفری خدمات کی برآمدات میں سکتاؤ تھا جس نے سافٹ ویئر مشاورت، کال سینٹر، کمپیوٹر سافٹ ویئر اور دیگر سافٹ ویئر خدمات کی بدولت آئی سی ٹی برآمدات میں خاصے اضافے کا اثر زائل کر دیا۔

جدول 5.2: خدمات کا تجارتی حوالہ

ملین امریکی ڈالر

خدمات	درآمدات (M)		برآمدات (X)		تھکن (X-M)	
	شش ماہ 2024	سال بھر 2024	شش ماہ 2023	سال بھر 2023	شش ماہ 2024	سال بھر 2023
الف) ٹرانسپورٹ	2,298.9	145.9	479.0	44.2	-2,819.9	-101.7
سمندری مال برداری	1,428.1	-22.8	36.6	-32.8	-1,391.5	-10
فضائی مسافر	633.3	174.3	195.1	-22.0	-438.2	-196.2
فضائی مال برداری	38.8	-1.8	16.6	0.3	-12.2	-1.5
ب) سفر	1,021.9	328.9	365.2	-112.7	-656.7	-441.6
تعلیمی اخراجات	293.1	130.4	11.5	6.4	-281.8	-124.0
دیگر (ذاتی)	721.5	201.8	341.5	-126.3	-380.0	-328.1
ج) آئی سی ٹی خدمات	204.1	37.1	1,455.1	120.2	1,251.0	83.1
سافٹ ویئر مشاورت خدمات	85.6	3.1	405.1	14.2	319.5	11.1
دیگر کمپیوٹر خدمات	11.0	-10.4	454.7	88.8	443.7	99.2
کمپیوٹر سافٹ ویئر کی درآمد / برآمد	61.9	22.8	310.8	8.4	248.9	-14.4
کال سینٹر	0.0	0.0	120.0	12.4	120.0	12.4
ٹیلی مواصلات کی خدمات	42.7	19.5	158.7	-160.8	116.6	-141.3
ذیلی مجموعہ (الف+ب+ج)	3,524.9	511.9	2,299.2	51.7	-1,225.6	-460.2
مجموعی خدمات	4,942.3	818.5	3,786.3	-83.8	-1,156.0	-902.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

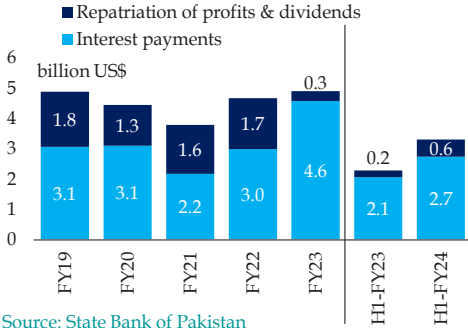
6 جس کی عکاسی بانک ڈرائے انڈیکس (بی ڈی آئی) سے ہوتی ہے۔ بی ڈی آئی چار ذیلی اشاریوں کا مجموعہ ہے اور اس کے ذریعے 20 سے زائد روٹس پر بھاری مقدار میں خشک سامان کی ٹرانسپورٹ کے لیے اوسط ادا شدہ قیمت کی پیش گوئی کی جاتی ہے۔

7 حوالہ نامی اکتوبر 2023ء سے بحیرہ احمر میں بحری جہازوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔

ادائیگیوں کا توازن

آمدنی کی منتقلیوں میں خاصا اضافہ ہوا۔ اس مدت کے دوران منافع / منافع آمدنی کی منتقلی میں سب سے بڑا اخراج پیٹرولیم ریفائننگ کے شعبے میں ہوا، جس کے بعد غذا، ٹرانسپورٹ اور مالی کاروباری اداروں کا نمبر آتا ہے۔

شکل 5.10: بنیادی آمدنی کھاتے



Source: State Bank of Pakistan

کارکنوں کی ترسیلات زر

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر 13.4 ارب ڈالر درج کی گئیں، جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 6.8 فیصد کم ہے (جدول 5.3)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یورپی یونین کے علاوہ ترسیلات کی آمد میں کمی تمام اہم کوریڈورز (امریکہ، برطانیہ اور خلیج تعاون کونسل) میں درج کی گئی۔ یورپی یونین سے ترسیلات زر میں 8.5 فیصد نمو (جبکہ گذشتہ برس 10.7 فیصد کمی ہوئی تھی) کا سبب اٹلی، اسپین، فرانس اور یونان سے رقوم کی وصولیوں کے رجحان میں تبدیلی تھی (شکل 5.11)۔

قدرے مستقیم شرح مبادلہ اور اسٹیٹ بینک کے حالیہ اقدامات نے بھی آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔⁸

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایس ای سی پی کے اعداد و شمار بھی آئی ٹی کمپنیوں کی رجسٹریشن میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں جن کی تعداد مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 2003 تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1951 تھی۔ رجسٹرڈ ہونے والی آئی ٹی کمپنیوں کی تعداد مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں زیادہ تھی، جبکہ 2022ء کی پہلی ششماہی میں نئی رجسٹریشنوں میں ریکل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ اور تعمیراتی شعبے کو سہولت حاصل تھی۔⁹

بنیادی آمدنی کھاتے

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی آمدنی کا خسارہ بڑھ کر 3.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 2.7 ارب ڈالر تھا۔ یہ بنیادی طور پر بیرونی قرضوں اور بیرونی سرمایہ کاری پر منافع / منافع منقسمہ کی بیرون ملک منتقلی سے منسوب ہے (شکل 5.10)۔ سود کی ادائیگیوں میں اضافہ بنیادی طور پر بڑھتی ہوئی عالمی شرح سود کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے، جس کی عکاسی اس مدت کے دوران محفوظ شہینہ فنانسنگ کی شرح (ایس او ایف آر) سے بھی ہوتی ہے۔¹⁰

دوسری جانب، بیرونی سرمایہ کاری پر منافع / منافع منقسمہ کی واپسی میں زر مبادلہ کے بہاؤ میں نرمی کے بعد سفر ہنرست ایم این سیز کی جانب سے جمع شدہ کارپوریٹ

8 (i) آئی ٹی اور آئی ٹی سے وابستہ خدمات کی برآمدات کو بڑھانے میں آئی ٹی کے برآمد کنندگان کو سہولت دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان کے مخصوص فارن کرنسی اکاؤنٹس (ای ایس ایف سی ای) میں ان کی برآمدی آمدنی میں سے تحویل میں رکھنے کی قابل اجازت حد کو 35 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد تک کر دیا۔ ای ایس ایف سی ای میں دستیاب بیننس کے استعمال کو آسان بناتے ہوئے آئی ٹی برآمد کنندگان کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنی ادائیگیوں اسٹیٹ بینک یا بینکوں کی شیڈی منٹوری کے بغیر کر سکتے ہیں (ای پی ڈی سرکلر نمبر 17 برائے 2023ء)۔

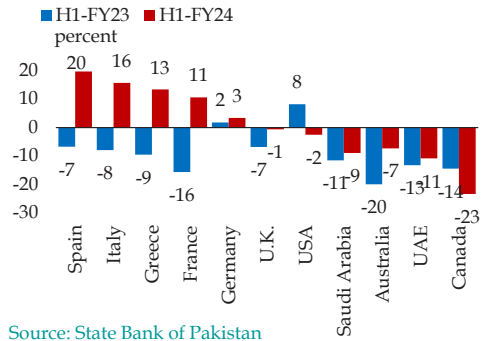
(ii) فری لانسرز کو سہولت دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے ان کے بینک اکاؤنٹس کھولنے اور آپریٹنگ کے لیے ایک جامع فریم ورک وضع کیا ہے۔ اس فریم ورک کے تحت فری لانسرز بھی ذاتی حیثیت میں یا ذمہ دارانہ طور پر دروازے سے ای ایس ایف سی ای سے اکاؤنٹس کھول سکیں گے۔ فارن ایکس چینج مینوئل کے تحت دیے گئے متعلقہ پاکستانی روپے کے کھاتے کے ساتھ برآمدی آمدنی تحویل میں رکھنے کے اصول کے تحت اب تک فری لانسرز جمیل اکاؤنٹس کھولے جا چکے ہیں، انہیں بھی اس فریم ورک کے تحت کھولا گیا سمجھا جائے گا (ای پی ڈی سرکلر نمبر 5 برائے 2023ء)۔

9 مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ایس ای سی پی کے ساتھ رجسٹرڈ آئی ٹی کمپنیوں کی تعداد بڑھ کر 2,003 تک پہنچ گئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1,951 تھی۔ تاہم، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ریکل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ اور کنسٹرکشن کی نئی رجسٹرڈ کمپنیوں کی تعداد کم ہو کر 1,640 پر آئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2,476 تھی۔

10 ایس او ایف آر، یو ایس ٹریڈری سیکورٹیز کی جانب سے مارکیٹ میں دوبارہ خریداری کے معاہدے (ریپو) ضمانت شدہ شہینہ نقد کی قرض گیری کی لاگت کا ایک وسیع پیمانہ ہے۔ اوسط ایس او ایف آر (90-30 اور 180 دنوں کا مشترکہ) مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے 2.95 سے بڑھ کر مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں 5.28 تک پہنچ چکا ہے (ماخذ: www.newyorkfed.org)۔

یورپی یونین سے ترسیلات زر میں نمو کو مالی سال 2023ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران روزگار میں بلند نمو کے برقرار رہنے اور اہم یورپی ممالک میں مہنگائی میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔¹¹،¹² جہاں تک خلیج تعاون کونسل کے ممالک کا تعلق ہے تو حالیہ مہینوں میں سعودی عرب کے بڑے منصوبوں میں بیرونی کارکنوں کو روزگار کی مضبوط فراہمی کے باوجود دیگر ممالک کو وہاں سے ترسیلات میں بھی کمی آئی ہے۔ عالمی بینک کے مطابق اس کا سبب سعودی عرب کی یہ حالیہ پالیسی ہو سکتی ہے، جس کے تحت بیرونی کارکنوں کو اپنے خاندانوں کو وہاں لانے کی اجازت دی گئی ہے جس کے نتیجے میں ترسیلات زر میں ممکنہ کمی اور اوپیک پلس کی جانب سے تیل کی قیمتوں اور پیداوار میں کمی کی بدولت خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کی جی ڈی پی نمو میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔¹³،¹⁴ مزید برآں،

شکل 5.11: پاکستان میں کارکنوں کی ترسیلات زر کی آمد



Source: State Bank of Pakistan

جدول 5.3: کارکنوں کی ترسیلات زر

ملین امریکی ڈالر

م 24ء کی پہلی ششماہی میں م 23ء کے مقابلے میں تبدیلی	فیصد	مقطع	پہلی ششماہی م 24ء	پہلی ششماہی م 23ء	م 23ء	م 22ء	م 21ء	م 20ء	
-2.5	-40		1,577	1,616	3,168	3,087	2,600	1,743	امریکہ
-0.6	-12		1,988	2,000	4,073	4,493	4,091	2,569	برطانیہ
8.5	133		1,695	1,562	3,134	3,361	2,729	1,778	یورپی یونین کے ممالک
15.7	65		477	412	840	856	607	361	اطالی
19.7	48		295	246	490	513	402	330	اسپین
3.4	9		274	265	553	509	432	392	جرمنی
10.6	23		240	217	444	488	423	240	فرانس
13.4	23		195	172	336	365	274	145	یونان
-7.3	-23		290	313	593	753	598	340	آسٹریلیا
-23.3	-68		223	291	552	708	595	313	کینیڈا
-9.6	-752		7,072	7,824	14,387	17,226	17,223	15,135	خلیج تعاون کونسل
-8.9	-317		3,254	3,571	6,533	7,754	7,726	6,613	سعودی عرب
-10.9	-284		2,328	2,612	4,656	5,846	6,165	5,612	یو اے ای
-9.3	-152		1,489	1,641	3,198	3,625	3,332	2,910	دیگر خلیج تعاون کونسل
-6.4	-121		1,771	1,892	3,563	4,015	3,489	2,399	دیگر ممالک
-6.8	-983		13,435	14,418	27,333	31,279	29,450	23,132	کل ترسیلات زر

ماخذ: بینک دولت پاکستان

11 ماخذ: www.statista.com/statistics/1194672/employment-rate-in-europe

12 اچ آئی سی پی (صدارتی قیمتوں کا ہم آہنگ اشاریہ) کے مطابق یورپی یونین میں مہنگائی کی شرح سال بسال کی کے بعد جون 2023ء کے 6.4 فیصد سے گر کر دسمبر 2023ء میں 3.4 فیصد پر آگئی۔

13 ماہگیریشن اینڈ ڈیولپمنٹ بریف 39، دسمبر 2023ء، عالمی بینک۔

14 2022ء میں 7 فیصد کی جی ڈی پی نمو حاصل کرنے کے بعد خلیج تعاون کونسل کی علاقائی جی ڈی پی میں صرف 1.0 فیصد نمو ہو سکی (ماخذ: گلف آئیٹاٹک ایڈیٹ، نومبر 2023ء، عالمی بینک)۔

15 اوپیک پلس کے بعض ممالک نے رضا کارانہ طور پر کل 2.2 ملین بیرل یومیہ انسانی کوتیوں کا اعلان کیا۔ دستیاب ہے: www.opec.org/opec_web/en/press_room/7267.htm

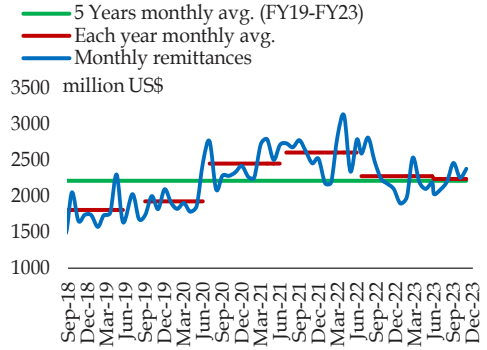
5.4 مالی کھاتہ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص مالی رقوم کی آمد 4.5 ارب ڈالر رہی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.6 ارب ڈالر کا اخراج ہوا تھا (شکل 5.13)۔ ان رقوم کی آمد کا بڑا حصہ سرکاری قرضوں اور ڈپازٹس کی شکل میں تھا۔ آئی ایم ایف کے ساتھ ایس بی اے پروگرام پر کامیاب مذاکرات نے بھی کثیر طرفہ اور دو طرفہ ذرائع سے رقوم کی آمد کی راہ ہموار کر دی۔ پاکستان میں بیرونی نجی سرمایہ کاری میں اضافہ دیکھا گیا۔ مزید برآں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرض کی بالا قسط واپسی بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں خاصی کم رہی۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) بڑھ کر 877 ملین ڈالر پر آگئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 686 ملین ڈالر تھی۔ شعبہ جاتی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایف ڈی آئی کے اہم وصول کنندگان میں کان کنی اور کوہ کنی، تیل اور گیس کی دریافت، مواصلات، آبی بجلی، دواسازی، الیکٹرونکس، اور ذخیرہ کاری کی سہولتیں شامل تھے۔ اس کے برعکس مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ٹرانسپورٹ آلات، مالی کاروبار، کیمیکلز اور ٹیکسٹائلز میں خام ایف ڈی آئی کا اخراج دیکھا گیا (شکل 5.14)۔

شکل 5.12: کارکنوں کی ترسیلات زر

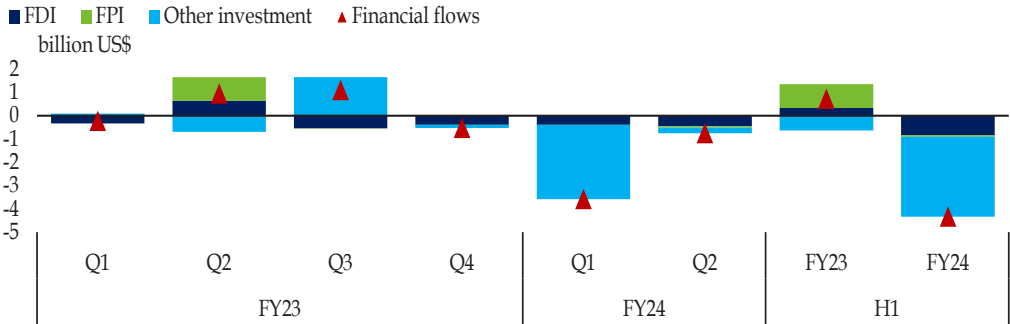


Source: State Bank of Pakistan

خلج کے خطے میں مہنگائی کی بلند سطح نے بھی کارکنوں کی رقم بچانے اور ملک بھجوانے کی صلاحیت کو متاثر کیا ہو گا۔

ماہانہ ترسیلات زر ابھی تک اپریل 2022ء کی تاریخی سطح سے کم ہیں، تاہم مالی سال 23ء کی اوسط کے ساتھ ساتھ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ پانچ برسوں (مالی سال 19ء تا 23ء) کی اوسط سے تجاوز کر گئیں (شکل 5.12)۔ باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر کی آمد کو فروغ دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک اور حکومت نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں متعدد اقدامات کیے (دیکھیے سیکشن 5.2 میں شکل 5.6)۔

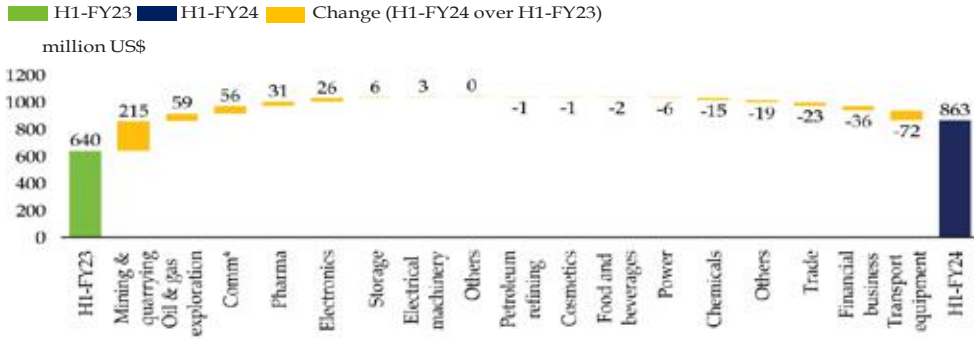
شکل 5.13: مالی کھاتہ*



*as per BPM6, negative sign means net FX inflow into Pakistan and vice versa.

Source: State Bank of Pakistan

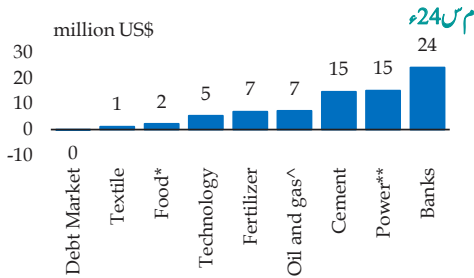
شکل 5.14: شعبہ دار خالص براہ راست بیرونی سرمایہ کاری۔ سال بسال تبدیلی



*communications, including IT and telecom
Source: State Bank of Pakistan

الیکٹرونکس کے شعبے میں سنگاپور سے خام بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ دیکھا گیا، جس کا سبب پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کے جاری کردہ ضوابط کے مطابق موبائل ڈیوائس مینوفیکچرنگ (ایم ڈی ایم) کے تحت پاکستان میں موبائل اسمبلنگ اور مینوفیکچرنگ کا آغاز کرنا تھا۔²⁰

شکل 5.15: شعبہ دار خالص بیرونی مزدانی سرمایہ کاری: پہلی ششماہی



*Food and personal care products **Power generation and distribution ^Oil and gas exploration and marketing
Source: NCCPL

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی سب سے زیادہ آمدگان کئی اور کوہ کئی کے شعبے میں دیکھی گئی، جس کی اہم وجہ سیندرک کا پور اور گولڈ مائن پروجیکٹ میں ایف ڈی آئی تھی، جس کا بیشتر حصہ چین سے موصول ہوا۔ اس کے علاوہ تیل اور گیس کی دریافت میں خام بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ہانگ کانگ سے موصول ہوئی۔ بجلی کے جن منصوبوں نے ایف ڈی آئی رقوم کی آمد کو متوجہ کیا، ان میں سی پیک کے تحت سوئی کناری ہائیڈرو پاور پروجیکٹ، اور ہالینڈ سے شمسی توانائی کے پروجیکٹس شامل ہیں۔^{16، 17}

دواسازی کے شعبے میں خام بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے دواسازی کی صنعت کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔¹⁸ ان کوششوں میں ملک میں صحت کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا، تبدیلی کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال اور صحت کے پورے نظام کو ڈیجیٹائز کرنا شامل ہیں۔¹⁹

www.cpec.gov.pk/project-details/1516

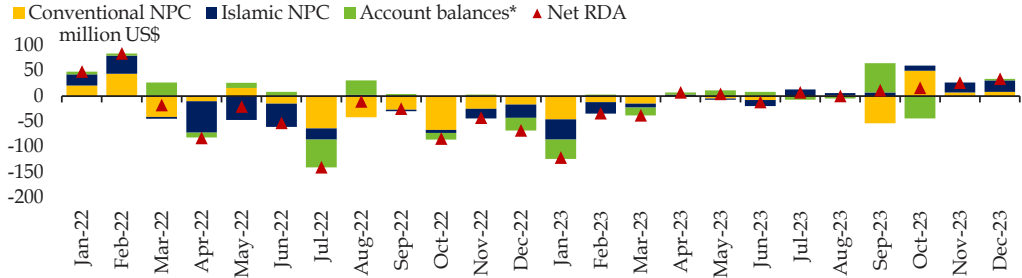
www.ppib.gov.pk/upcoming-ips/17

www.icci.com.pk/event/federal-health-minister-assures-to-address-key-issues-of-pharma-industry.html18

¹⁹ بنیادی صحت مراکز کو طبی اور جراحی کے آلات سے لیس کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں، خصوصاً وہی علاقوں میں۔ پاکستان نے بھی ایک نیشنل ڈیجیٹل ہیلتھ ایجنڈہ فریم ورک جاری کیا ہے، جو صحت کے نظام میں ٹیکنالوجی کو ترقی دینے کے متعلق ہے۔ ماخذ: www.phkh.nhsrsc.pk

²⁰ ترقیاتیات میں 10 سال کے لیے موبائل ڈیوائس پروجیکشن کی توثیق کے ساتھ مزید دس سال کے لیے تجدید کا امکان بھی شامل ہے۔ ماخذ: بی بی سی۔

شکل 5.16: روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کے خالص بہاؤ میں تبدیلی



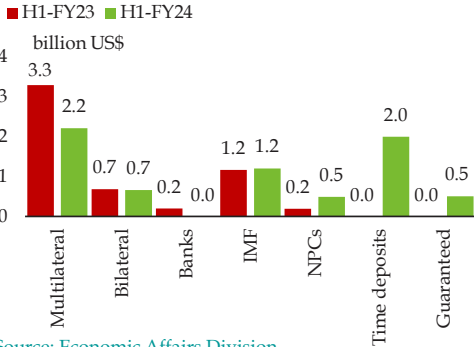
*including Roshan equity investments and other liabilities (outstanding position in government securities like T-bills, Sukuk, real estate, mutual funds, etc. but exclude NPCs.)

Source: State Bank of Pakistan

زرمبادلہ کے قرضے اور واجبات

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص زرمبادلہ قرضوں کی مالیت 3.4 ارب ڈالر تھی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.6 ارب ڈالر کا خالص اخراج دیکھنے میں آیا تھا۔ رقوم کی آمد کا بیشتر حصہ آئی ایم ایف کے ایس بی اے کے تحت موصول ہوا، جس کے بعد دو طرفہ اور کثیر طرفہ قرضوں اور ڈپازٹس کی مد میں رقوم موصول ہوئیں (شکل 5.17)۔²⁴

شکل 5.17: زرمبادلہ قرضوں کی آمد کی تفصیل



Source: Economic Affairs Division

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی مد میں 71 ملین ڈالر کی آمد ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 1,033 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا۔ شعبہ وار ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے بیشتر رقوم کی آمد بینکاری کے شعبے میں ہوئی، جو منافع اور منافع منقسمہ کے لحاظ سے اچھی کارکردگی دکھا رہا ہے (شکل 5.15)۔²¹ بیرونی سرمایہ کاروں کو متوجہ کرنے والے دیگر اہم شعبوں میں بجلی، سینٹ، اور تیل و گیس شامل تھے۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی مد میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) میں 93 ملین ڈالر کی رقوم کی خالص آمد ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 215 ملین ڈالر کا خالص اخراج دیکھنے میں آیا تھا۔ ان میں سے بیشتر رقوم کی آمد اسلامک نیا پاکستان سرٹیفکیٹ (این پی سی) اور روایتی این پی سی میں اضافے سے ہوئی (شکل 5.16)۔ اضافے کا جزوی سبب پاکستانی روپے میں استحکام تھا، جبکہ این پی سی میں رقوم کی آمد کی حوصلہ افزائی کی کوششوں نے بھی اہم کردار ادا کیا۔²²

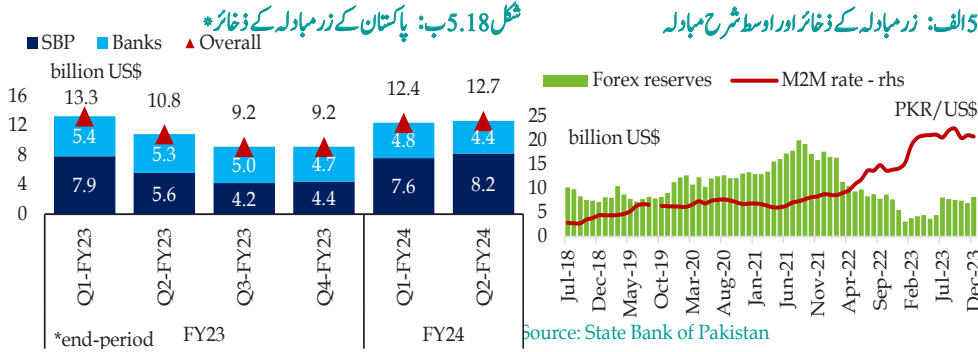
²¹ اس کا اہم سبب بلند شرح سود کے ماحول میں حکومتی قرض گیری کی بلند سطح کے تناظر میں بینکاری شعبے کا بڑھتا ہوا منافع تھا۔

²² فنانس ڈویژن نے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس پر گزرتے ہوئے نمبر ایس آر آر 2023/191 (1) بتاریخ 31 اگست، 2023ء کے ذریعے منافع کی شرح میں اضافہ کر دیا۔

²³ آئی ایم ایف ایگزیکٹو بورڈ نے پاکستان کے لیے 3 ارب ڈالر کے اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ کی منظوری دے دی۔ آئی ایم ایف پریس ریلیز نمبر 261/23 جولائی 2023ء۔

²⁴ دو طرفہ ذرائع میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات، جبکہ کثیر فریقی ذرائع میں ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک شامل ہو سکتے ہیں۔

شکل 5.18 الف: زرمبادلہ کے ذخائر اور اوسط شرح مبادلہ



علاوہ ازیں، ایشیائی ترقیاتی بینک نے 'نوسائل جمع کرنے اور استعمال میں بہتری کے اصلاحاتی پروگرام' کی مدد میں پاکستان کو 300 ملین ڈالر ادا کیے، جن کا مقصد اخراجات کے بہتر انتظام کے ذریعے ذیلی مالیاتی گنجائش پیدا کرنے کے ساتھ خاصے مقامی 'نوسائل جمع کرنے میں ملک کی مدد کرنا ہے۔' 28 اضافی ایک سو ملین ڈالر کا قرضہ 'نوسائل جمع کرنے کے شعبے کی ترقی کے پروگرام' کے لیے دیا گیا۔ 29

5.5 شرح مبادلہ اور ذخائر

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 12.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ 10.8 ارب ڈالر تھے۔ اس اضافے کا اہم سبب اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر میں اضافہ تھا، جو آخر تک یہ 4.4 ارب ڈالر تھے (شکل 5.18 الف اور ب)۔

جون 2023ء میں آئی ایم ایف سے منظور شدہ ایس بی اے کے تحت نو مہینوں کے 3.0 ارب ڈالر پروگرام میں سے جولائی 2023ء میں 1.2 ارب ڈالر کی ادائیگی فوری طور پر کی گئی۔ سعودی عرب نے حکومت کو 2.0 ارب ڈالر کا قرضہ دیا جبکہ یو اے ای نے ایک ارب ڈالر ڈپازٹ کروائے۔ سعودی عرب نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 595.2 ملین ڈالر کی تیل کی سہولت بھی فراہم کی، جبکہ چین نے جولائی 2023ء میں 500 ملین ڈالر کا قرضہ دیا۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں دیگر کثیر فریق رقوم کی آمد میں عالمی بینک نے پائیدار معیشت کے لیے مستحکم ادارے (RISE-II) آپریشن کے تحت 1.1 ارب ڈالر کا قرضہ فراہم کیا۔ اس منصوبے کا مقصد مالی منجمنٹ کو بہتر بنانا اور شمولیتی اور پائیدار معاشی نمودوں کے لیے مسابقت کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ 25 اس پروجیکٹ میں اے آئی آئی بی نے بھی 249.4 ملین ڈالر تک اپنا حصہ ڈالا ہے۔ کچھ رقوم کو سندھ سیلاب ایمر جنسی دوبارہ آباد کاری پروجیکٹ اور سندھ فلڈز ری کنسٹرکشن ہاؤسنگ پروجیکٹ کے لیے استعمال میں لایا گیا۔ 26

25 عالمی بینک نے مالیاتی اور مسابقتی اصلاحات کی اعانت کے لیے 350 ملین ڈالر کی منظوری دے دی۔ عالمی بینک پریس ریلیز دسمبر 2023ء۔

26 پروجیکٹ آئی ڈی P179981، تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی بحالی کے لیے، قلیل مدتی گزر اوقات کے امکانات میں حصہ اور احوالیاتی تبدیلیوں اور متعلقہ آفات سے نمٹنے میں سندھ حکومت کی استعداد بڑھانے کی خاطر:

www.projects.worldbank.org/en/projects-operations/project-detail/P179981

27 پروجیکٹ آئی ڈی P180008؛ امکانات کی منقشری اور آنت سے ہم آہنگ تعمیر کی فراہمی کے لیے۔ عالمی بینک۔

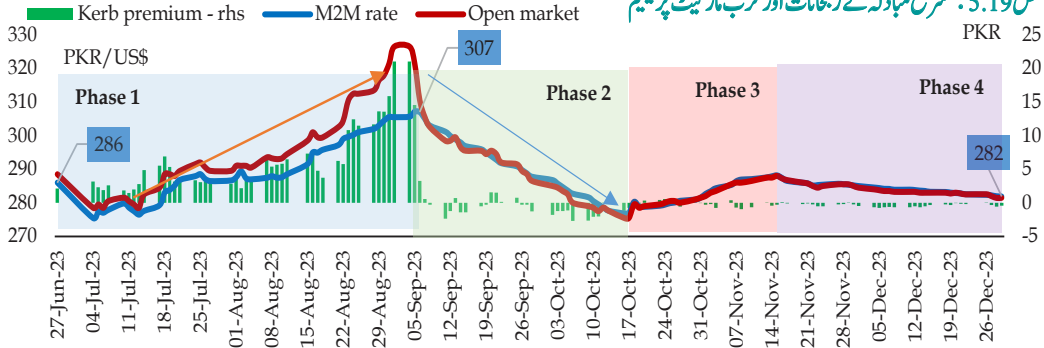
www.projects.worldbank.org/en/projects-operations/project-detail/P180008

28 پاکستان: نوسائل بھرانہ میں جمع کرنا اور ان کے استعمال کا اصلاحاتی پروگرام۔ ایشیائی ترقیاتی بینک۔

Subprogram 1¹, Sovereign Project 56006-001. www.adb.org/projects/56006-001/main

Pakistan: Women Inclusive Finance Sector Development Program (Subprogram 1¹); Sovereign Project 54424-001. ADB. www.adb.org/projects/54424-29

شکل 5.19: شرح مبادلہ کے رجحانات اور کرب مارکیٹ پر تبصیر



Source: State Bank of Pakistan

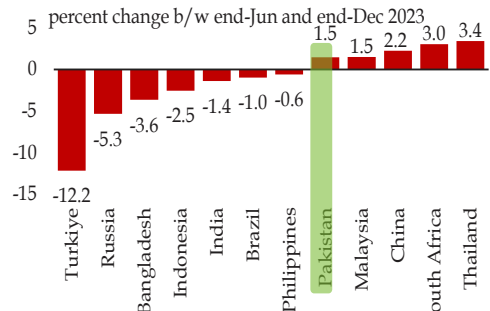
مرتب کیے تھے جس سے شرح مبادلہ پر دباؤ بڑھ گیا۔ تاہم، زر مبادلہ کی اسمگلنگ جیسی کرنسی کی غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے ساتھ اسٹیٹ بینک کی جانب سے ستمبر 2023ء میں متعارف کردہ مبادلہ کمپنیوں کی اصلاحات نے شرح مبادلہ پر دباؤ میں کمی کر دی۔ اس کے ساتھ جاری کھاتے کے توازن اور زر مبادلہ کے ذخائر کی پوزیشن میں پائیدار بہتری کے ساتھ دیگر دو طرفہ اور کثیر فریقی ذرائع سے رقوم کی آمد کے باعث 5 ستمبر 2023ء سے پاکستانی روپے کی قدر میں بتدریج اضافہ شروع ہو گیا۔ پاکستان سے ٹرانزٹ کمرشل ایشیا کی افغان درآمدات پر پروسینگ فیس کا نفاذ اور زمرہ بی کی مبادلہ کمپنیوں کے اجازت ناموں کی معطلی جیسے ضوابطی اقدامات نے بازار مبادلہ پر دباؤ کو مزید کم کر دیا (سیکشن 5.2 میں شکل 5.6)۔

نومبر 2023ء میں آئی ایم ایف کے ایس بی اے پروگرام کے پہلے جائزے کے بارے میں ابہام نے امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے پر دباؤ میں کچھ اضافہ کر دیا تھا۔ تاہم، جائزے کی کامیاب تکمیل اور سعودی عرب کی جانب سے 3 ارب ڈالر کورول اور کرنے سے پاکستانی روپیہ مستحکم ہو گیا۔

پاکستان کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کا انڈیکس آخر جون 2023ء کے 87.7 سے بڑھ کر آخر دسمبر 2023ء کو 98.8 پر آ گیا۔ اس کا ایک اہم سبب تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں بلند ملکی مہنگائی تھی یعنی نسبتی اشاریہ قیمت۔ پاکستان اور ترکی جیسے ممالک کے لیے نسبتی اشاریہ قیمت نے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کی تبدیلی پر مثبت اثرات مرتب کیے (شکل 5.21 الف اور 5.21 ب)۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی کھاتے میں بہتری کے باوجود پاکستانی روپے کی قدر میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 22.2 فیصد کمی واقع ہوئی (شکل 5.19)۔ تاہم، مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں تیزی سے کمی کے بعد دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی قدر تیزی سے بحال ہونے کے بعد مستحکم ہو گئی۔ اس کی عکاسی وسط ستمبر 2023ء سے کرب مارکیٹ پر تبصیر میں

شکل 5.20: امریکی ڈالر کے مقابلے میں شرح مبادلہ میں تبدیلی

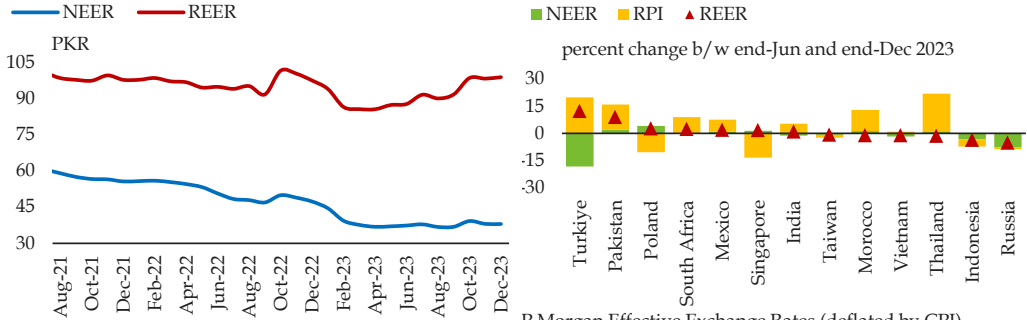


Sources: State Bank of Pakistan and Haver Analytics

خاصی کمی سے بھی ہوتی ہے۔ دراصل پاکستانی روپے کا شمار ابھرتی معیشتوں میں بہتر کارکردگی دکھانے والی کرنسیوں میں کیا گیا (شکل 5.20)۔

جولائی تا اگست 2023ء کے دوران بیرونی شعبے کو متعدد چیلنجوں کا سامنا تھا جن میں فنانشنگ کا بڑھتا ہوا فرق، بازار مبادلہ میں تعبیر پذیری، سخت عالمی مالی حالات، اور بلند ملکی بے نتیجی شامل ہیں۔ مذکورہ صورت حال نے بازار مبادلہ پر منفی اثرات

شکل 5.21 الف: حقیقی اور نامیہ موثر شرح مبادلہ: ابھرتی ہوئی منڈیاں شکل 5.21 ب: حقیقی اور نامیہ موثر شرح مبادلہ: پاکستان



Sources: State Bank of Pakistan and Haver Analytics

P Morgan Effective Exchange Rates (deflated by CPI)

Source: Haver Analytics

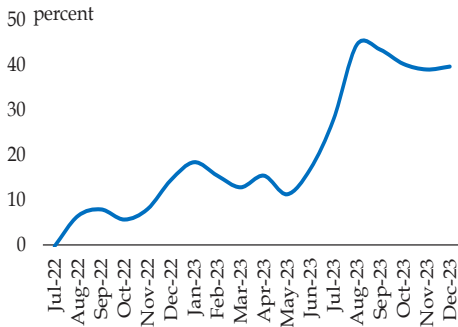
برآمدات

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں 5.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.6 فیصد کمی آئی تھی۔ گذشتہ چند برسوں کے برعکس برآمدات میں اضافے میں غیر ٹیکسٹائل گروپس نے اہم کردار ادا کیا، جن میں غذائی گروپ اور مینوفیکچررز شامل ہیں (شکل 5.22)۔

5.6 تجارتی کماٹے³⁰

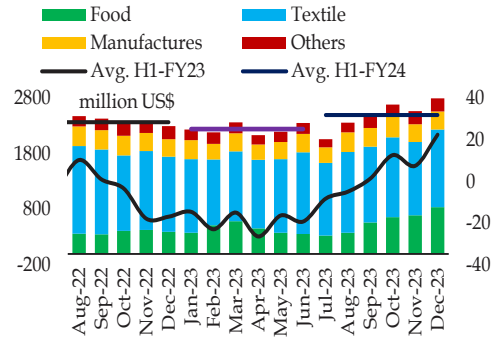
مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارہ 33.5 فیصد تک سکڑ گیا، جس میں اہم کردار درآمدات میں کمی کے ساتھ ساتھ برآمدات میں اضافے نے ادا کیا (جدول 5.4)۔ کمزور ملکی طلب، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اعتدال اور زرعی غذائی پیداوار کی بلند سطح نے تجارتی توازن کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

شکل 5.23: چاول کی عالمی قیمتوں میں نمو



Source: World Bank

شکل 5.22: ماہانہ برآمدات



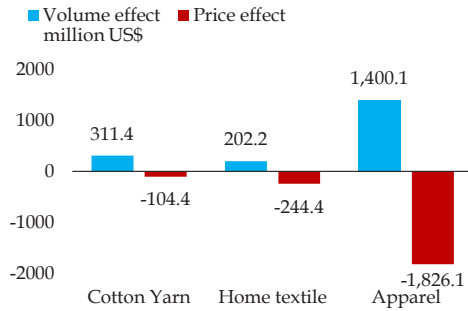
Source: Pakistan Bureau of Statistics

30 یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں دی گئی معلومات ادا گلی کے ریکارڈ کے ذریعے ممانعت نہیں رکھتی، جن کا اندراج سیکشن 5.2 اور سیکشن 5.3 میں کیا گیا ہے۔ ڈیٹا کی ان دونوں سیریز کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے ضمیمہ اعداد و شمار کی توجیہ ملاحظہ فرمائیے۔

تہدیلی	مطلق	پہلی ششماہی۔ م س		تہدیلی توازن
		24ء	23ء	
				برآمدات
				ٹیکسٹائل
				ملبوسات
				گھریلو ٹیکسٹائل
				سوتی دھاگہ
				غیر ٹیکسٹائل
				چاول
				روغنی بیج
				چمڑا
				درآمدات
				توانائی
				غیر توانائی
				پام آئل
				گندم
				مشینری
				موبائل فون
				ریڑ
				ٹیکسٹائل
				ٹرانسپورٹ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 5.24: ٹیکسٹائل برآمدات کی کارکردگی: پہلی ششماہی م س 24ء



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 24ء کے آغاز سے غذائی برآمدات میں اضافے کا رجحان ہے، جس کا اہم سبب پیداوار میں اضافہ ہے۔³¹ مزید برآں، پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے برآمد کنندگان کو بین الاقوامی مارکیٹ میں اپنی مصنوعات کو مسابقتی نرخوں پر پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ خصوصاً، چاول، روغنی بیجوں، مکئی اور گوشت کی پاکستان کے اہم تجارتی شراکت داروں کو برآمدات میں قابل ذکر اضافہ ہوا (جدول 5.5)۔ اس کے مقابلے میں کم اکائی قیمتوں کی وجہ سے ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ اس کمی کا بیشتر حصہ یورپی یونین اور امریکہ جیسی روایتی منڈیوں کو بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں زیادہ نمایاں تھا۔

³¹ مالی سال 24ء میں چاول کی پیداوار بڑھ کر 8.6 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی جو گذشتہ برس اور پانچ سال کی اوسط سے کافی زیادہ ہے۔

جدول 5.5: ممالک کے لحاظ سے پاکستان کی برآمدات

ملین امریکی ڈالر، فیصد

	تبدیلی		مابیت		
	مئی 2024	مئی 2023	مئی 2024	مئی 2023	
یورپی یونین	-8.5	10.7	4,055.7	4,433.8	27
نیدرلینڈ	-10.4	8.7	669.8	747.8	
اسپین	8.0	36.1	747.9	692.2	
اطالی	-0.8	17.2	568.2	572.8	
جرمنی	-17.0	2.0	731.0	881.2	
امریکہ	-10.5	-7.7	2,745.7	3,067.7	
چین	40.0	-20.6	1,481.5	1,058.1	
برطانیہ	1.1	-12.5	1,014.7	1,003.4	
متحدہ عرب امارات	37.9	-16.5	1,000.9	726.0	
بنگلہ دیش	3.6	4.6	305.4	420.8	
افغانستان	3.6	4.6	260.7	251.6	
سعودی عرب	48.3	13.1	328.2	221.4	
بقیہ دنیا	28.9	9.2	4,136.9	3,209.4	

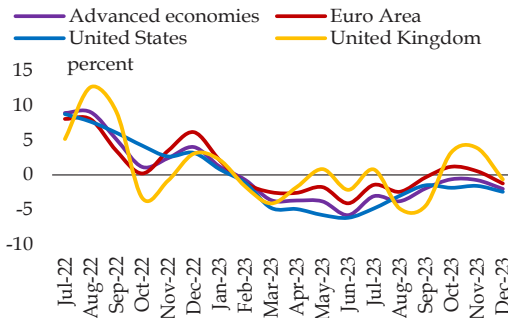
ماخذ: بینک دولت پاکستان

غذائی برآمدات

تفصیلی ڈیٹا سے نشاندہی ہوتی ہے کہ غذائی برآمدات بڑھانے میں اکائی قیمتوں اور برآمدی حجم دونوں میں اضافے نے کردار ادا کیا (جدول 5.6)۔ خصوصاً، چاول نے غذائی برآمدات کو بڑھانے میں خاصا اہم کردار ادا کیا، جسے دو اہم عوامل³² سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ پہلا، جولائی تا اگست 2023ء کے دوران غذائی سلامتی کے خدشات کے سبب بھارت کی جانب سے برآمدات پر پابندی کے باعث چاول کی عالمی رسد میں تعطل کے نتیجے میں بین الاقوامی مارکیٹ میں چاول کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ دوسرا، چاول کی پیداوار میں بحالی جسے بوئی کے رقبے میں اضافے، بلند قیمتوں اور یافتوں سے تقویت ملی۔ ان عوامل نے بلند مقدار میں چاول کی برآمدات کے ذریعے پاکستان کو بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے فائدہ اٹھانے میں مدد دی (شکل 5.23)۔³³

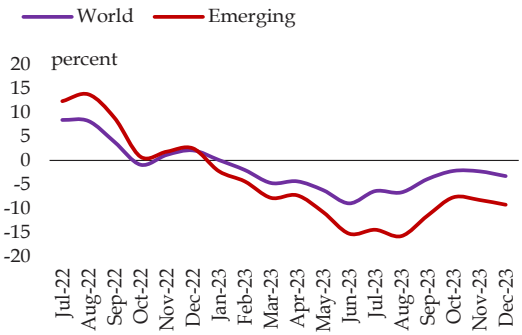
روغنی بیجوں خصوصاً تل کے بیجوں کی برآمدات پاکستان کی غذائی برآمدات کو بڑھانے والا ایک اور اہم عامل تھا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران روغنی بیجوں کی برآمدات 257 ملین ڈالر کے اضافے سے بڑھ کر 364 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ چین پاکستان فری ٹریڈ ایگریمنٹ کے دوسرے مرحلے میں چین پاکستان سے تل کے بیجوں کا ایک بڑا درآمد کنندہ بن کر ابھر ہے۔ لہذا، برآمدی

شکل 5.25: رواہتی منڈیوں میں درآمدی قیمتوں کا رجحان



Source: CPB World Trade Monitor

شکل 5.25 الف: اہم برقی معیشتوں کی برآمدی قیمتوں کا رجحان



Source: CPB World Trade Monitor

³² غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں چاول کا حصہ 24.4 فیصد کی بلند ترین سطح پر ہے۔

³³ چاول کی پیداوار کے لیے دیکھیے شکل 2.8، باب 2۔

قیمت کا اثر	حجم کا اثر	مابیت میں تبدیلی	مابیت	مقدار	
261.4	448.8	710.1	1,638.0	2,570.9	چاول
32.6	52.1	84.7	367.3	318.	بامستی
277.9	347.5	625.4	1,270.8	2,252.9	دیگر
-37.6	11.4	-26.2	199.0	92.6	مچھلی
-43.1	57.7	14.6	171.3	482.6	پھل
1.6	255.6	257.2	364.1	246.6	روغن بیج
-32.8	81.0	48.2	240.2	59.5	گوشت
-11.2	8.3	-2.8	117.8	2,454.7	نفت ہال ^۰
-59.2	28.6	-30.6	284.3	6131.6	چمڑا ^{۰۰}
-95.9	152.8	56.9	178.9	180.5	پلاسٹک
-100.7	80.4	-20.3	154.8	38.5	فارما مصنوعات
-1.0	0.5	-0.5	10.4	589.4	بجلی کے ٹیکے ⁺
-39.1	89.4	50.3	135.9	3,503.3	سینٹ

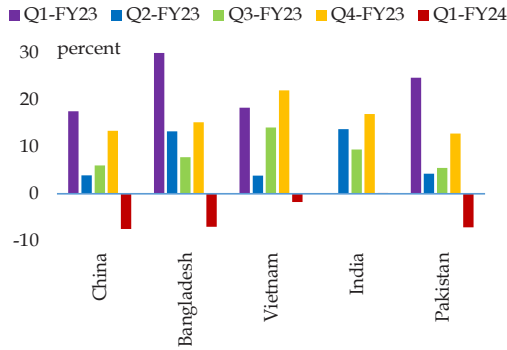
مقدار: ہزار درجن، ہزار ایس کیو ایم، ہزار ٹن نمبر

پاکستان دفتر شماریات

ملکی کی برآمدات کے معاملے میں پیداوار میں مسلسل اضافے کے ساتھ مرغمانی کی ملکی صنعت کی طلب میں کمی کا نتیجہ مالی سال 2024ء کی پہلی ششماہی میں قابل

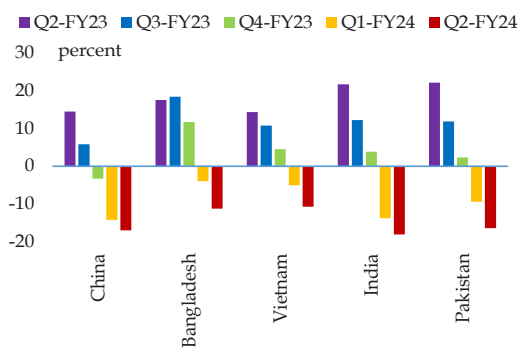
اکائیوں کی بلند مابیتوں اور مصدقہ مارکیٹ کے امتزاج کی وجہ سے گذشتہ چند برسوں کے دوران تل کی ملکی پیداوار میں خاصا اضافہ ہوا ہے، جس سے برآمدات کی مقدار کو بڑھانے کا موقع ملا۔³⁴

شکل 5.26: یورپی یونین کی ملبوساتی درآمدات: اکائی مابیت میں تبدیلی



Source: EmergingTextiles

شکل 5.26 الف: امریکی ملبوساتی درآمدات۔ اکائی مابیت میں تبدیلی

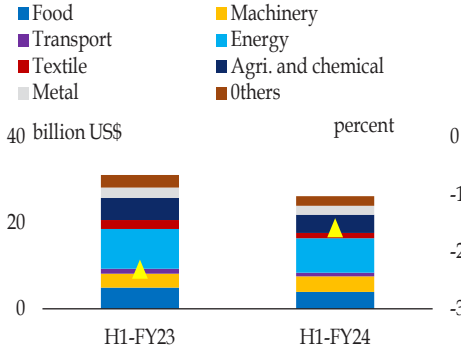


Source: EmergingTextiles

34 سی پی ایف ٹی اے کے دوسرے مرحلے میں چین نے 1471 ٹیرف لائسنز کو لبرلائز کیا جن میں تل اور روغن بیج شامل ہیں، جس کے نتیجے میں مالی سال 2021ء میں اس کے اخذ کے بعد سے ان مصنوعات خصوصاً تل کے بیجوں کی پیداوار میں مسلسل اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024

شکل 5.28: جزوار درآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

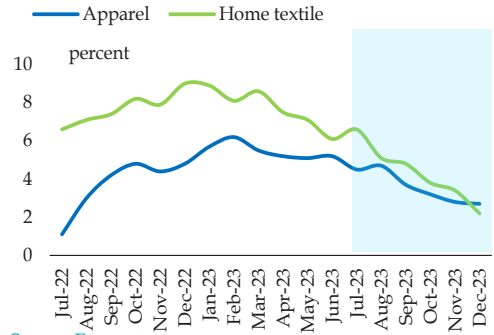
ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کی برآمدات کو خاصی مشکلات کا سامنا رہا جن کا اہم سبب اکائی قدر میں کمی تھی کیونکہ تقریباً تمام زمروں کے برآمدی حجم میں اضافہ دیکھا گیا۔ نتیجتاً، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل درآمدات کم ہو کر 8.3 ارب ڈالر پر آگئیں، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.7 ارب ڈالر پر تھیں (شکل 5.24)۔ ٹیکسٹائل کی قیمتوں میں کمی سے روایتی منڈیوں میں اکائی قدر میں کمی کی نشاندہی ہوتی ہے (شکل 5.25 اور 5.25 پ)۔

اکائی قدر میں کمی کارجمان ٹیکسٹائل برآمد کرنے والے تمام اہم ممالک میں نمایاں تھا۔ یہ چین، جسے عالمی منڈی کی رسد میں بالادستی حاصل ہے، سے بڑھتی ہوئی عالمی مسابقت کا نتیجہ تھا۔ گرتی ہوئی پیداواری لاگت کی بنیاد پر چین مسابقتی قیمتوں پر ٹیکسٹائل مصنوعات کی پیشکش کرنے میں کامیاب رہا ہے۔³⁸ نتیجتاً، پاکستان سمیت برآمدات کرنے والے دیگر ممالک بات چیت کے بعد برآمدی قیمتوں میں کمی پر مجبور ہو گئے، جس کی وجہ سے ملبوسات کی برآمدی وصولیوں میں کمی ہو گئی۔³⁹ مثلاً، یورپی یونین کی مارکیٹ میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی

برآمد بلند فاضل کی صورت میں برآمد ہو۔³⁵،³⁶ مکنی کے دیگر درآمد کنندگان میں ویت نام نے اسے بڑی مقدار میں درآمد کیا، جبکہ اس کے بعد ملائیشیا اور سری لنکا کا نمبر آتا ہے۔

شکل 5.27: یورپی یونین میں ٹیکسٹائل مصنوعات کی ملکی قیمتیں



Source: Eurostats

ایشیاسازوں کی برآمدات

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ربرٹائزوں اور سینٹ سمیت دیگر ایشیاسازوں کی برآمدات میں گذشتہ برس کی نسبت اضافہ دیکھا گیا۔ پاکستان نے حال ہی میں امریکہ اور برازیل کو بڑی گاڑیوں کے فولادی بیلت والے ربرٹائز برآمد کرنا شروع کیے ہیں، یہ برآمدات 2022ء میں پاکستان کی ایک سرفہرست ٹائز ساز فیئری کی جانب سے چین کے اشترک سے ایک نیا مینوفیکچرنگ پلانٹ لگانے کے بعد شروع ہوئی ہیں۔³⁷ اسی طرح، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سینٹ کی برآمدات افغانستان میں تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کی وجہ سے وہاں پر بلند ترسیلات کے سبب بڑھ گئیں۔

³⁵ بلند قیمتوں نے ملک میں مرفی کی طلب کو نقصان پہنچایا ہے، جس کے نتیجے میں مکنی کی طلب میں کمی ہو گئی ہے جو مرفی کی فیڈ کی صنعت کا اہم ذریعہ ہے۔ ماخذ: یو ایس ڈی ایس، ایف اے ایس۔

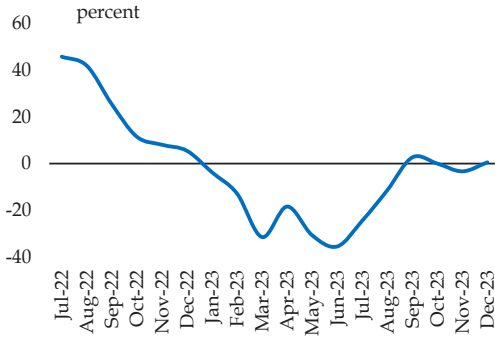
³⁶ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مکنی کی برآمدات میں 71 فیصد نمو ہوئی، جس کا اہم سبب ویت نام اور ملائیشیا ہیں۔

³⁷ مالی سال 23ء میں پاکستان کے ایک بڑے ملکی ٹائز ساز نے چین کی ایک کمپنی کے ساتھ فولادی بیلت کے حامل ٹوکوں واریوں کے ریڈیٹل ٹائزوں کی مینوفیکچرنگ کے معاہدے پر دستخط کیے۔

³⁸ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ چین کو تقریباً زکار خطر لاحق تھا، جبکہ دیگر ممالک کو مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا تھا۔

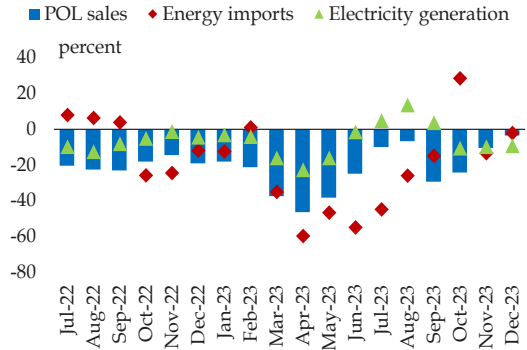
³⁹ اس کے علاوہ پاکستان کے پاس پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے سبب قیمتوں پر دوبارہ مدد آکرات کا لیور تین موجود تھا۔

شکل 5.29 الف: توانائی درآمدات اور پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی فروخت



Source: World Bank

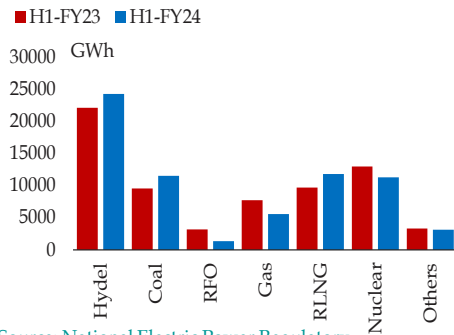
سرگرمی میں معتدل بحالی کے مطابق درآمدی مقدار خصوصاً خام مال کی طلب میں نومبر تا دسمبر 2023ء میں اضافہ درج کیا گیا (جدول 5.7)۔⁴¹



Sources: PBS, OCAC and NEPRA

میں چین اور بنگلہ دیش کے ملبوسات کی اکائی قدروں میں بالترتیب 14.4 فیصد اور 14.0 فیصد کمی درج کی گئی ہے (شکل 5.26 الف اور شکل 5.26 ب)۔⁴⁰

شکل 5.30 بجلی کی ذرائع کے لحاظ سے پیداوار



Source: National Electric Power Regulatory

توانائی

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں توانائی کی درآمدات میں 13.8 فیصد کمی ہوئی جس کا اہم سبب اس مدت میں مجموعی درآمدی بل میں کمی تھی۔ خام تیل کی کم عالمی قیمتیں، کمزور معاشی سرگرمی اور بجلی کی پیداوار کے لیے توانائی کے آمیزے میں تبدیلی نے اس کمی میں اہم کردار ادا کیا (شکل 5.29 الف، 5.29 ب اور 5.30)۔

کم اکائی قدر کے اثرات بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں زیادہ نمایاں تھے۔ اکائی قدر میں کمی کارخانوں، خصوصاً یورپی یونین کے ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائلز کی قیمتوں میں تیزی سے کمی سے بھی عیاں تھا (شکل 5.27)۔ اکائی قیمتوں کے رجحانات کے برعکس مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں برآمدی مقدار میں اضافہ درج کیا گیا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائلز کے برآمدی حجم میں بالترتیب 32.6 فیصد اور 10.5 فیصد اضافہ ہوا۔

درآمدات

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات میں 15.8 فیصد کمی وسیع البنیاد کی دیکھی گئی، جبکہ گذشتہ برس 23.1 فیصد کاسٹکسٹائلز دیکھے میں آیا تھا۔ درآمدات میں کمی کی وضاحت بنیادی طور پر اجناس کی عالمی قیمتوں خصوصاً خام تیل میں اعتدال سے ہوتی ہے۔ مزید برآں، شرح مبادلہ کی قدر نے بھی درآمدات کی طلب کو نقصان پہنچایا جس سے حجم میں بھی کمی ہو گئی (شکل 5.28)۔ تاہم، ملکی معاشی

⁴⁰ امریکہ کی ملاکیت میں چین، پاکستان اور بھارت کے لیے مالی سال 24ء کی چوتھی۔ ماہی میں اکائی قیمتوں میں 4 فیصد کمی دیکھی گئی۔ ایئر جنگ ٹیکسٹائلز۔

⁴¹ مصنوعی ریشے، لوہے اور فولاد اور برہمیسے خام مال کے درآمدی حجم میں نومبر تا دسمبر 2023ء میں اضافہ دیکھا گیا۔

جدول 5.7: مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات

ملین امریکی ڈالر، مقدار ہزار میٹرک ٹن میں

مقدار	مالیت	مالیت میں تبدیلی	تجم کا اثر	قیمت کا اثر
	4,721.5	-1,262		
غذا				
دودھ	21	67	-19	-8.2
گندم	1,367	573	-64	-137
چائے	140	391	33	-7
سویا بین کاتیل	84	100	-41	-59
پام آئل	1,486	1,611	-141	-964
توانائی	9,132	-1,391	-579	-812
پٹرولیم مصنوعات	4,838	3,621	-812	-456
خام تیل	4,296	2,978	234	-356
ٹیکسٹائل	1,518	-947		
خام کپاس	84	208	-862	-45
انڈروٹیکسٹائل	5,080	-746		
کھاد	596	494	-58	44
دیگر	534	-48		
خام ربڑ	238	151	25	0
ربڑ ^o	1,751	53	-6	-15

o مقدار ہزار کی تعداد میں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

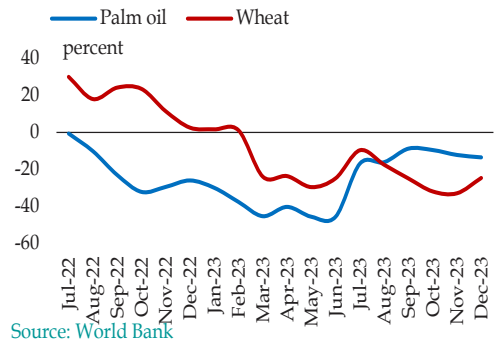
کے بجائے کونسلے، آبی، جیسے قدرے سستے ذرائع پر منتقل کر دیا۔⁴² مزید برآں، بجلی کی پیداوار میں کمی کی عکاسی اس شعبے کو پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی سے ہوتی ہے، جس نے پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کے حجم کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔

غذائی اجزاء

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں غذائی درآمدات میں خاصی کمی دیکھی گئی، خصوصاً پام آئل اور گندم میں۔ اس کا اہم سبب مقدار اور قیمتوں دونوں میں کمی تھی۔ غذائی گروپ میں پام آئل کی درآمدات، غذائی درآمدات میں بلند ترین حصے کی حامل، میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 694.1 ملین ڈالر کمی ہوئی، جسے بین الاقوامی مارکیٹ میں کمزور طلب کے حالات میں ملانیشیا اور انڈونیشیا کی جانب سے وافر سہولت فراہمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

کونسلے اور ایل این جی کی عالمی قیمتوں میں خاصی کمی کے حالات میں پاکستان نے اپنے توانائی کے آمیزے میں تبدیلی کرتے ہوئے بجلی کی پیداوار کو فرانس آئل

شکل 5.31: اہم غذائی اجناس کی عالمی قیمتیں



Source: World Bank

⁴² عالمی بینک کے اجناس کی قیمت کے ڈیٹا کے مطابق جولائی تا دسمبر مالی سال 24ء کے دوران کونسلے اور ایل این جی کی قیمتوں میں بائربیس 59 اور 39 فیصد کمی واقع ہوئی۔

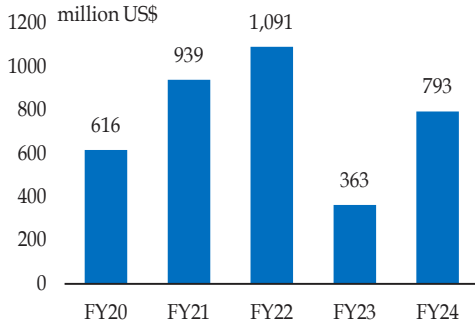
ادائیگیوں کا توازن

پرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ گاڑیوں کی درآمدات میں کمی کا محرک ملک میں تیار کی جانے والی گاڑیوں کی فروخت میں کمی تھی۔ قرض گیری کی بلند لاگت کے ساتھ گاڑیوں کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے گاڑیوں کی ملکی پیداوار میں مسلسل کمی کا رجحان ہے۔⁴³ تاہم، انتظامی رکاوٹوں میں نرمی کے ساتھ طلب میں تیزی کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمدات میں اضافہ دیکھا گیا، تاہم یہ اضافہ گذشتہ پانچ برسوں کی اوسط کے مقابلے میں کم تھا۔

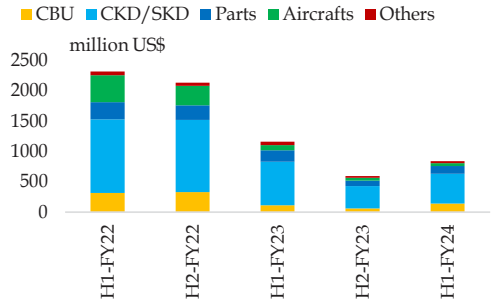
مشینری

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشینری کی درآمدات میں 11.5 فیصد اضافہ ہوا جس کا اہم محرک موبائل فونز کی درآمدات کا بڑھنا تھا (شکل 5.33 الف اور 5.33 ب)۔ موبائل فونز کی درآمدات میں خصوصاً بڑھ جانے والی دوسری سہ ماہی کے دوران خاصی نمود دکھائی اور یہ بڑھ کر 792 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ اس کا اہم سبب موبائل فونز کے مکمل ساختہ یونٹوں کی طلب میں تیزی تھی۔⁴⁴ درآمدی پابندیوں کے خاتمے کے ساتھ ستمبر 2023ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے نے سازگار ماحول تخلیق کیا جو موبائل فونز کی بلند درآمدات پر متوجہ ہوا۔

شکل 5.33 ب: موبائل فون کی درآمدات: پہلی ششماہی



شکل 5.32: ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات



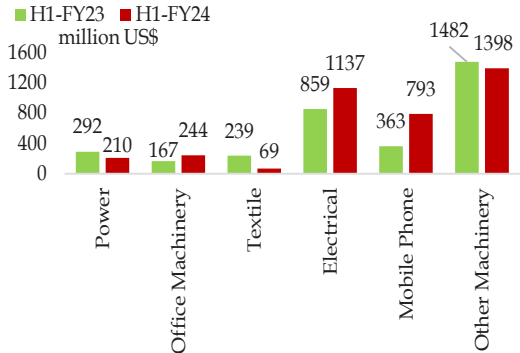
Source: Pakistan Bureau of Statistics

زیر جائزہ مدت میں گندم کی درآمدات میں 212.3 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی پیداوار میں اضافے کے بعد درآمدات کی ضروریات میں کمی کی اور روس کی جانب سے وافر رسد کی فراہمی کے نتیجے میں گندم کی قیمتوں کا نتیجہ گندم کی کم درآمدات کی صورت میں برآمد ہوا (شکل 5.31)۔

ٹرانسپورٹ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات 1.2 ارب ڈالر سے گر کر 0.8 ارب ڈالر پر آ گئیں (شکل 5.32)۔ اس کا اہم سبب الگ الگ

شکل 5.33 الف: مشینری کی درآمدات: پہلی ششماہی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

⁴³ کاروں کی فروخت پر ڈیٹا کے لیے باب 2 کی شکل 2.17 ملاحظہ فرمائیے۔

⁴⁴ مکمل ساختہ یونٹس (سی بی یو) پاکستان میں درآمد ہونے والے تیار موبائل فونز کے متعلق ہے۔ جبکہ نیم ساختہ (ایس کے ڈی) کا مطلب الگ الگ پرزوں کی شکل میں پاکستان میں درآمدات کی جاتی ہیں تاکہ انہیں اسمبل کیا جاسکے۔



6 پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

پاکستان کو 2020ء سے مہنگائی میں واضح اضافے کا سامنا ہے۔ تاریخی رجحانات بتاتے ہیں کہ پاکستان میں مہنگائی مسلسل بلند رہی ہے۔ یہ امر ہم سر معیشتوں کے موازنے، اور ملکی مہنگائی کی تحدیدی سطح، دونوں تخمینوں سے عیاں ہے، جس کی روشنی میں گذشتہ 50 سال میں 30 سال سے زائد عرصے کے دوران ملک میں مہنگائی چار مختلف ادوار کے دوران بلند رہی ہے: مالی سال 73ء تا 78ء، مالی سال 89ء تا 98ء، مالی سال 05ء تا 15ء اور مالی سال 20ء تا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی۔ مؤخر الذکر دو ادوار پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اس باب سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2020ء سے حکومتی قرضے، مہنگائی کی توقعات، سیاسی اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال، اور شرح مبادلہ میں کمی مہنگائی کے بنیادی محرک بنے رہے ہیں، جبکہ گذشتہ دور میں زری رسد، بلند سرکاری قرضے اور غیر یقینی صورت حال سب سے نمایاں عوامل تھے۔ اس باب میں معاشی عوامل کے ساتھ ساتھ، جن کی وجہ سے قلیل مدت میں مہنگائی بڑھتی ہے، کلیدی پالیسی اور ساختی عوامل پر روشنی ڈالی گئی، جو وسط تا طویل مدت میں مہنگائی پر اثر ڈالتے ہیں۔ ان میں مالیاتی اور قرضہ پالیسی، تجارتی آزادی کا موازنہ، توانائی کی سرکاری قیمتیں، پیداواریت اور آبادیاتی رجحانات شامل ہیں۔ اس باب میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اگرچہ زری پالیسی طلبی دباؤ پر قابو پانے اور مہنگائی کی توقعات کی اس کے ذرائع سے قطع نظر روک تھام کے لیے اہم ہے، تاہم مہنگائی میں طویل مدتی بہوار کمی ساختی چیلنجوں سے نبرد آزمائی، مہنگائی کی توقعات کی بہتر روک تھام کے لیے زری پالیسی فریم ورک کو مضبوط بنانے اور محتاط مالیاتی اور قرضہ پالیسی یقینی بنانے پر منحصر ہے۔

6 پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

6.1 تعارف

میں پاکستان اور ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے درمیان اوسط مہنگائی کا فرق بھی بڑھ چکا ہے۔

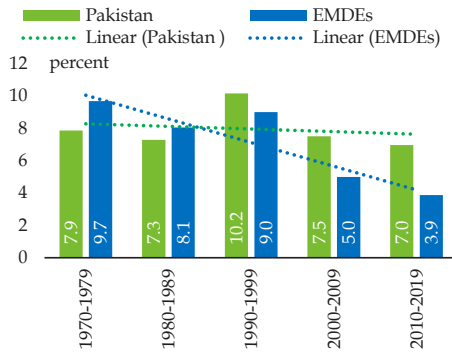
مزید برآں، پاکستان میں مہنگائی مخصوص حد (threshold) سے بلند ہے، جس کا تخمینہ نمونہ مدت (1970ء تا 2023ء) کے دو تہائی حصے کے دوران 7 فیصد (باکس 6.1) بنتا ہے۔ اس عرصے میں چار مواقع پر ملک کی اوسط سالانہ مہنگائی مسلسل تین سال سے زائد عرصے تک 7 فیصد کی مخصوص حد سے زیادہ رہی۔ وہ مواقع یہ ہیں، (الف) مالی سال 73ء تا 78ء؛ (ب) مالی سال 89ء تا 98ء؛ (ج) مالی سال 05ء تا مالی سال 15ء اور (د) موجودہ دور (مالی سال 20 تا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی) (شکل 6.3)۔

ان میں سے بیشتر ادوار کے دوران پاکستان کی عمومی کے ساتھ ساتھ غذائی اور توانائی، مہنگائی اپنے ہم سر ممالک سے نسبتاً زیادہ رہی ہے (شکل 6.4 الف اور ب)۔ جس سے اس تصور کو تقویت ملتی ہے کہ پاکستانی معیشت عالمی اور اس کے ساتھ ساتھ ملکی طلب اور رسد کے دھچکوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ ان میں اجناس کی

حالیہ برسوں میں مہنگائی ایک بار پھر عالمی مسئلہ بن کر ابھری ہے اور مختلف خطوں اور آمدنی والے گروپوں کے ممالک کو مہنگائی کے دباؤ کا سامنا ہے۔ حالیہ دور سے قبل، ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں کا طویل مدتی رجحان مہنگائی میں بتدریج سست اضافے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ قیمتوں کی شرح میں کمی کی یہ راہ مختلف بیابانوں، جیسے عمومی، قومی، توانائی اور غذائی قیمتوں کی مہنگائی سے واضح ہوتی ہے۔¹

مہنگائی کے حالیہ عالمی رجحانات کے مطابق، پاکستان کو بھی مالی سال 20ء سے مہنگائی میں اضافے کا سامنا ہے، گو کہ 1970ء تا 2019ء کے درمیان اس کی شرح میں معمولی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ تاہم، طویل مدتی عالمی رجحانات کے برعکس، پاکستان کے اندر مہنگائی میں خاطر خواہ کمی نہیں آئی (شکل 6.1) جو ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں اور پست و درمیانی آمدنی والے ممالک کی نسبت مہنگائی میں بلند اضافے کا سبب بنی۔ پاکستان میں بھی مہنگائی ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں اور پست و درمیانی آمدنی والے ممالک کی نسبت بڑی حد تک بلند رہی ہے (شکل 6.2 الف، ب اور ج)۔

شکل 6.1: دہائیوں میں اوسط مہنگائی



Source: Ha, J. et al. (2023)

بالخصوص، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی نسبت پاکستان میں مہنگائی نمونہ مدت (1970ء تا 2023ء) کے 61 فیصد دورانیے میں اوسطاً بلند رہی، اور تیسری سہ ماہی کی نسبت اس مدت کے 31 فیصد حصے میں مہنگائی مساوی یا زیادہ رہی۔ تاریخی طور پر پست و درمیانی آمدنی والے ممالک کی نسبت بھی پاکستان میں مہنگائی نمونہ مدت کے 66 فیصد دورانیے میں اوسطاً بلند رہی، اور تیسری سہ ماہی کی نسبت اس مدت کے 21 فیصد حصے میں مہنگائی مساوی یا زیادہ رہی۔ گذشتہ دو دہائیوں

¹ اے، و دیگر۔ (2019ء)

بلند عالمی قیمتیں، خاص طور پر تیل کی قیمتیں، توسیعی مالیاتی پالیسی، زری توسیع، سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورت حال، شرح مبادلہ میں ردوبدل، اور ملک میں سیلاب یا خشک سالی شامل ہیں۔ تاہم، بصری شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ متذکرہ بالا تمام ادوار میں سارے کے سارے ہی دھچکے سامنے آئے ہوں، البتہ مختلف ادوار میں ان کی شدت مختلف رہی ہے۔

باکس 6.1: پاکستان میں مہنگائی کی حد کی مخصوص سطح

مہنگائی کی مخصوص حد کا تخمینہ متعدد وجوہ کی بنا پر بدلتا رہتا ہے، اس سے آگے مہنگائی اور معاشی ترقی کے درمیان منفی تعلق پایا جاتا ہے۔ جن میں طریقہ کار میں فرق، نمونہ مدت اور تجربے میں استعمال ہونے والے اعداد و شمار کا تعدد شامل ہیں۔ مہنگائی کی مخصوص حد ایک سے دوسرے ملک کی خصوصیات کے لحاظ سے بھی مختلف ہوتی ہے، جیسے دھجیوں کا حجم اور تعدد، مالیاتی پالیسی، زری پالیسی کا فریم ورک اور تجارتی کشادگی کی حد۔ پاکستان کے لیے، مختلف حالیہ تخمینوں کی درمیانی سطح کے طور پر، مہنگائی کی مخصوص حد کی سطح تقریباً 7 فیصد تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو کہ حکومت کے وسط مدتی ہدف یعنی 5 تا 7 فیصد کی بالائی حد سے مطابقت ہے۔

مبارک (2005ء) نے 1973ء سے 2000ء تک کے سالانہ اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے یہ معلوم کیا کہ پاکستان میں پیداواری نمو اور مہنگائی کے درمیان منفی تعلق 7 فیصد کے بعد نمایاں ہو جاتا ہے، جو مہنگائی کے 9 فیصد سے بڑھنے کے بعد اور بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ عارثی اور علی (2017ء) نے 1976ء سے 2017ء تک کے سالانہ اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے، یہ نتیجہ اخذ کیا کہ 5.7 فیصد سے زیادہ مہنگائی پاکستان میں اقتصادی ترقی کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اسی طرح حسین اور رحمان (2020ء) کا تخمینہ، 1976ء سے 2016ء کے سالانہ اعداد و شمار کی بنیاد پر ہے، جس کے مطابق پاکستان میں مہنگائی ساکت رہنے کے ساتھ ہر روز گاری کی شرح (NAIRU) الف جاد اور 8 تا 7 فیصد کی حد میں رہتی چاہیے۔ سابقہ تحقیقوں میں پاکستان میں مہنگائی کی مخصوص حد کا تخمینہ 8 فیصد (سریل، 1996ء)، 4 تا 6 فیصد (حسین، 2005ء)، اور 5 فیصد (دو نیا گھٹسان، 2013ء) لگایا گیا ہے۔ پاکستان کی طرح ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے لیے بھی تخمینوں کی حد اور قطعی مخصوص حد دونوں متذکرہ بالا وجوہ کی بنا پر مختلف ہوتی ہیں۔ تاہم، حالیہ تحقیقوں میں ایشیائی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے لیے مہنگائی کی مخصوص حد کا تخمینہ 5 تا 8 فیصد اور وسط سحرانے افریقہ کی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کا 7 تا 9 فیصد لگایا گیا ہے (ہا، 2019ء)۔

الف یہ بیرونی کاروبار کی وہ سب سے تیز شرح ہے جسے اجرت اور مہنگائی میں اضافہ کیے بغیر برقرار رکھا جاسکتا ہے۔

مثال کے طور پر، پاکستان میں نشاندہی کردہ مہنگائی کے چار میں سے تین ادوار میں تیل کی بلند عالمی قیمتوں کی چغلی کھاتے ہیں (شکل 6.5 الف)۔ چنانچہ، ان تمام ادوار میں توسیعی مالیاتی پالیسی تو اتار سے نظر آتی ہے، جو مہنگائی کے نتائج پر اثر انداز ہوئی (شکل 6.5 ب)۔ مالی سال 76ء تا مالی سال 23ء کے دوران، نمونہ برسوں میں تقریباً 80 فیصد بنیادی خسارہ موجود تھا، جبکہ صرف آٹھ سال کے لیے مالیاتی خسارہ 5 فیصد یا اس سے کم تھا (شکل 6.6)۔

اسی طرح، اگرچہ سیلابوں کا تخمینہ ملکی مہنگائی کے اہم محرکات کے طور پر نہیں لگایا جاتا، تاہم نشاندہی کردہ مہنگائی کے تمام چار ادوار کے دوران چند بڑے سیلابوں اور اس کے ہمراہ متعدد چھوٹے درجے کے سیلابوں کا سامنا ہوا (شکل 6.5 و)۔ مثلاً، فیڈرل فلڈ کمیشن کے مطابق 1989ء تا 1998ء کے دوران 3 بڑے سیلاب اس کی طرح، اگرچہ سیلابوں کا تخمینہ ملکی مہنگائی کے اہم محرکات کے طور پر نہیں لگایا جاتا، تاہم نشاندہی کردہ مہنگائی کے تمام چار ادوار کے دوران چند بڑے سیلابوں اور اس کے ہمراہ متعدد چھوٹے درجے کے سیلابوں کا سامنا ہوا (شکل 6.5 و)۔ مثلاً، فیڈرل فلڈ کمیشن کے مطابق 1989ء تا 1998ء کے دوران 3 بڑے سیلاب اس کی طرح، اگرچہ سیلابوں کا تخمینہ ملکی مہنگائی کے اہم محرکات کے طور پر نہیں لگایا جاتا، تاہم نشاندہی کردہ مہنگائی کے تمام چار ادوار کے دوران چند بڑے سیلابوں اور اس کے ہمراہ متعدد چھوٹے درجے کے سیلابوں کا سامنا ہوا (شکل 6.5 و)۔

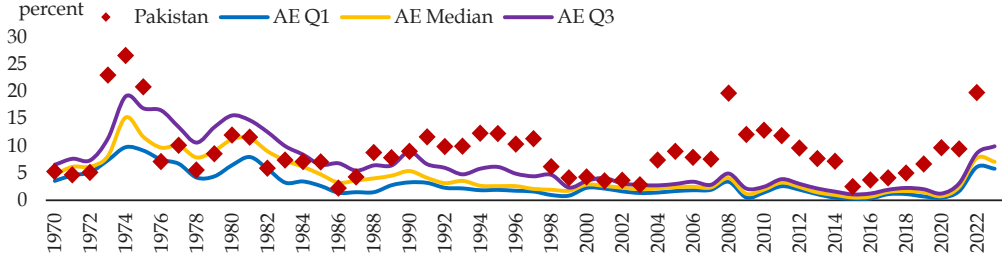
اسی طرح، زری توسیع، ایک مشترکہ عنصر کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ زری وسعت،² جو عام طور پر مہنگائی میں تاخیر می اضافہ کرتی ہے (احمد و دیگر)۔ 2016ء، نشاندہی کردہ بلند مہنگائی کے چار میں سے تین ادوار کے پہلے تین سالوں میں نمایاں تھی (شکل 6.5 ج)۔

² زری اور پیٹنگ کی اصطلاح سے مراد برائے نام جی ڈی پی کے مقابلے زیادہ رقم کی فراہمی کی صورت حال ہے۔ ماخذ: عین الدین (2010)

³ یہ اعداد و شمار عالمی غیر یقینی صورت حال انڈیکس کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو قریبی اور طویل مدتی اقتصادی اور سیاسی غیر یقینی صورت حال کو پکڑتا ہے۔

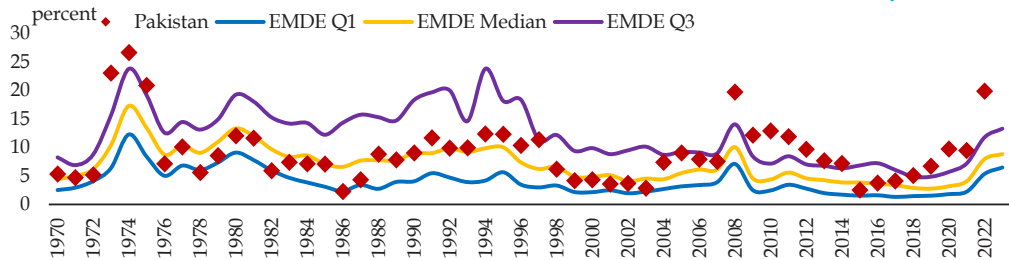
پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

شکل 6.2 الف: پاکستان کی مہنگائی * اور ترقی یافتہ ممالک میں * اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی دار مہنگائی



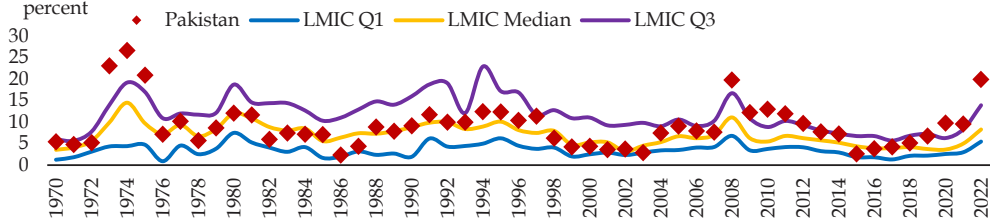
^Sample Countries: 39.

شکل 6.2 ب: پاکستان کی مہنگائی * اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی دار مہنگائی *



^Sample Countries: 153

شکل 6.2 ج: ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی دار مہنگائی



^Excluding outlier value of >50 and <0, Sample Countries: 53. * Headline Consumer Price Inflation

Source: Ha, J. et al. (2023)

آئے، انہوں نے مہنگائی بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مثلاً، 1973ء میں آنے والے شدید سیلاب کے باعث پاکستان میں غذائی رسد سکوڑ گئی تھی، تخمینے کے مطابق 3.6 بلین ایکڑ زرعی اراضی کو مکمل یا جزوی طور پر نقصان پہنچا تھا، جس نے 1973ء کے دوران پاکستان کی غذائی مہنگائی میں 30 فیصد حصہ ڈالا، اس کی نسبت ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اس کا حجم اوسطاً 14.7 فیصد تھا۔⁵

آئے اور 2005ء تا 2015ء کے دوران 6 سیلابوں کا سامنا رہا۔ تاہم، ان تمام ادوار میں مزید پانچ سیلاب آئے۔⁴

اگرچہ ان سیلابوں کے اثرات کا تخمینہ قلیل مدتی شمار کیا گیا، خاص طور پر اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ سیلاب کے بعد اکثر اوقات مٹی کی زرخیزی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے، تاہم جن برسوں میں یہ سیلاب

⁴ حسین، ایف و دیگر۔ (آئندہ) ورلڈ بینک (2020ء)

⁵ ایس بی بی (1974ء)، ایس بی بی (2011ء)؛ تاہم، زید و دیگر۔ (2020ء)؛ حسین، ایف و دیگر۔ (آئندہ)

دوسرا حصہ اسٹیٹ بینک کے عملے کے تازہ ترین تخمینوں سے اخذ کیا گیا ہے تاکہ 2005ء سے 2015ء کے دور اور جاری مہنگائی کے عوامل پر روشنی ڈالی جاسکے۔

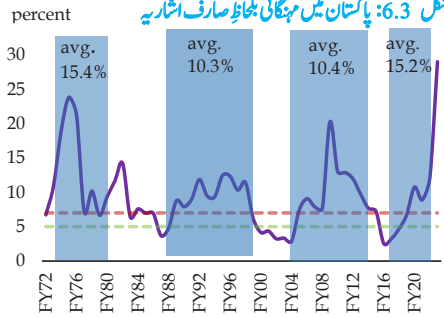
گذشتہ مطالعات کے نتائج

مجموعی طلب اور رسدی دھچکوں کے تناظر میں، خان اور حنیف (2012ء) نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ 1992ء اور 2011ء کے درمیان، رسدی دھچکے مہنگائی میں 48 فیصد تبدیلی کا موجب بنے تھے۔ اس کی نسبت نامیہ طلبی دھچکے (زری) اور حقیقی طلبی دھچکے مہنگائی میں بالترتیب 42 فیصد اور 10 فیصد فرق کا سبب بنے تھے۔ مقالے سے یہ نتیجہ بھی نکالا گیا کہ رسدی دھچکوں کے مکمل اثرات نسبتاً زیادہ دیر تک رہتے ہیں کیونکہ طلبی دھچکوں کے مقابلے میں یہ مہنگائی پر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ خصوصاً، تحقیق میں یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ رسدی دھچکوں کے مہنگائی پر طویل مدتی اثرات کا 75 فیصد حصہ ابتدائی 12 مہینوں کے دوران ظاہر ہوتا ہے، جو 18 ماہ میں 85 فیصد تک پہنچ جاتا ہے اور 36 ماہ میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی نسبت نامیہ اور حقیقی طلبی دھچکوں کا 90 فیصد حصہ 12 ماہ میں سامنے آ جاتا ہے، اؤل الذکر 18 ماہ میں 95 فیصد تک پہنچ جاتا ہے اور مؤخر الذکر کے اثرات 24 مہینوں میں ختم ہو جاتے ہیں۔

اجناس کی عالمی قیمتیں

رسدی دھچکوں کے حوالے سے، اجناس کی عالمی قیمتیں ملکی قیمتوں کی سطح کو بڑی حد تک متاثر کرتی ہیں، بالخصوص تیل کی قیمتیں، جو اجناس کے عالمی اشاریہ قیمت کا ایک اہم جز ہے۔⁷ لہذا پٹرول سے پتہ چلتا ہے کہ تیل کی عالمی قیمتیں کئی زرعی اجناس کی قیمتوں کو متاثر کرتی ہیں، خاص طور پر وہ جو متبادل ایندھن کے خام مال جیسے مکئی اور پام آئل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ عالمی تحقیقی مواد کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ پاکستان سمیت آٹھ ایشیائی معیشتوں میں 2000ء تا 2016ء کے دوران توانائی کی قیمتوں اور غذائی قیمتوں کے درمیان ایک مثبت تعلق موجود رہا ہے، جس کا سبب زرعی اجناس اور غذائی مصنوعات کی پیداواری لاگت پر تیل

شکل 6.3: پاکستان میں مہنگائی کی بلحاظ صارف اشاریہ



The red and green dotted lines denote the medium term inflation target of 5-7%.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

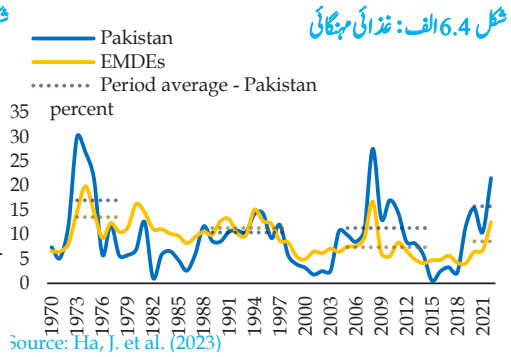
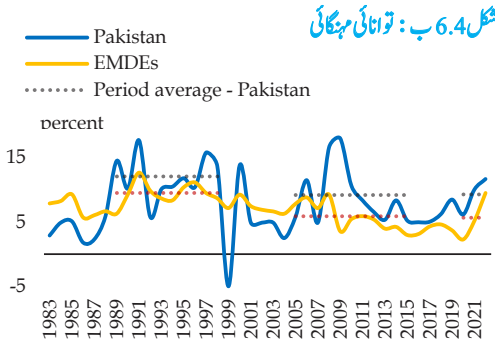
اس پس منظر میں، سیکشن 6.2 کے اندر پاکستان میں مہنگائی کے کلیدی عوامل پر روشنی ڈالی گئی ہے، جس کے بعد سیکشن 6.3 میں پاکستانی معیشت کو درپیش پالیسی کے عمومی مسائل اور ساختی چیلنجز پر بحث کی گئی ہے، جو سیکشن 6.2 میں زیر بحث کچھ اہم عوامل پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور بالآخر مہنگائی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ آخراً، سیکشن 6.4 میں اختتامی کلمات ہیں، جس میں طلبی دباؤ پر قابو پانے اور مہنگائی کی بے قابو توقعات کی روک تھام کے سلسلے میں زری پالیسی کی اہمیت اور مناسب معاشی پالیسیوں کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ساختی چیلنجز کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے، تاکہ وسط تا طویل مدت میں مہنگائی کو پست اور مستحکم رکھا جاسکے۔

6.2 پاکستان میں مہنگائی کا تعین کرنے والے عوامل

اس حصے میں سب سے پہلے پاکستان میں مہنگائی کے کلیدی عوامل پر موجودہ تحقیقی مواد کا جائزہ لیا گیا، جس میں اجناس کی عالمی قیمتوں کے اثرات، زری رسد، مالیاتی خسارہ، غیر یقینی صورت حال اور مہنگائی کی توقعات شامل ہیں۔⁸ ان مطالعات میں مہنگائی کے عوامل کے اثرات کا تخمینہ بلحاظ شدت اور دورانیہ مختلف ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ مدت بھی کار فرما ہوتی ہے، جس میں یہ اثرات عمومی مہنگائی کے اعداد و شمار پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ اثرات تخمینے کی تکنیکوں میں فرق، استعمال شدہ اعداد و شمار، اور زیر جائزہ مدت کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس سیکشن کا

⁸ مہنگائی کے کئی دیگر عوامل ہیں، جیسے اجرت میں اضافہ اور گندم کی امدادی قیمت۔ تاہم، جلد کی کمی کی وجہ سے یہ جائزہ پاکستان میں مہنگائی کے بارے میں زیادہ تر تحقیقوں میں عام طور پر اہم عوامل پر مرکوز ہے۔
⁹ ورلڈ بینک کی گلوبل ٹھیک کے مطابق، گلوبل کوڈٹی پرائس انڈیکس (GCPDI) کے دو اجزاء ہیں۔ انرٹی اور نان انرٹی انڈیکس۔ توانائی کے اشاریے GCPI میں 66 فیصد بنتے ہیں۔ توانائی کے اشاریہ جات کے اندر، تیل کا وزن تقریباً 85 فیصد ہے۔

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج



source: Ha, J. et al. (2023)

حالیہ تجرباتی تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تیل کی عالمی قیمتوں کے تمام اقسام کے دھچکے پاکستان میں مہنگائی پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ نمونہ مدت 2002ء تا 2021ء کی بنیاد پر، سردار اور حیدر (2022ء) نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تیل کی عالمی رسد کے دھچکوں کی نسبت تیل کی عالمی طلب کے دھچکوں کے ملکی مہنگائی پر اثرات زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ تفریق پاکستانی پالیسی سازوں کے اس تصور کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ عالمی طلب میں تبدیلی کے باعث تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہونا ایک طویل مدتی رجحان ہے۔ نتیجتاً، ملکی ایندھن کی انتظامی قیمتوں میں ردوبدل اسی کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، خام تیل کی عالمی پیداوار میں غیر متوقع تبدیلیوں کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اضافہ فطرثاً تریسی سمجھا جاتا ہے۔ مقالے کے مطابق تیل کے طلبی و رسدی دھچکوں کے دور ثانی کے اثرات کا حجم اسی مناسبت سے مختلف ہوتا ہے۔

شرح مبادلہ

حالیہ تجرباتی تحقیق، حیدر اور حسین (2019ء)، سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رد عمل میں حقیقی موثر شرح مبادلہ میں کمی آتی ہے، خواہ یہ قیمتیں پچھلے عرصے کی بھاری کمی کے بعد بحالی کے عمل میں ہو۔ تاہم، خود شرح مبادلہ میں کمی کا اثر عمومی مہنگائی پر خاص طور سے واضح نہیں ہے۔ فرموں کے ایک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ شرح مبادلہ میں کمی فرموں کے قیمتوں کے تعین کے رویے پر، ملکی طلب کی سکت، ماکروی کی لاگت، اور مزدور کی پیداواری صلاحیت میں کمی سے بھی زیادہ اثر انداز (خان، 2015ء)۔

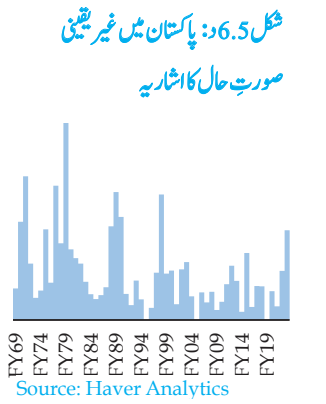
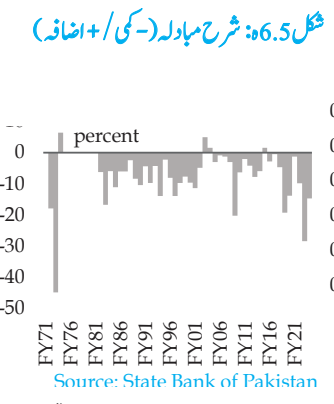
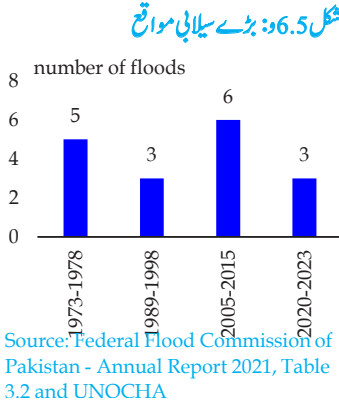
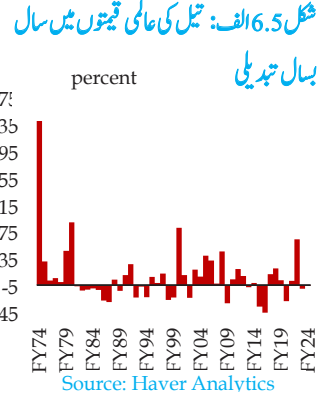
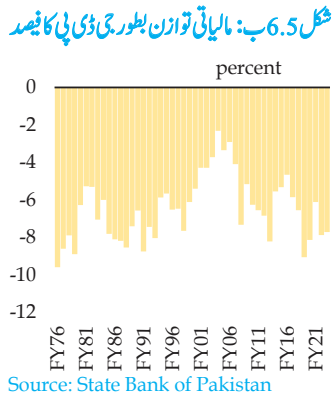
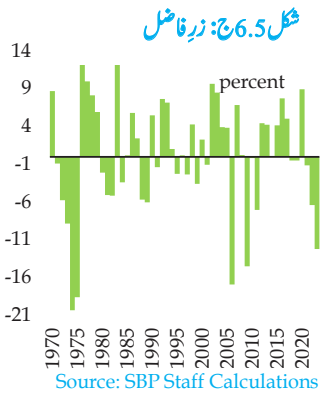
کی قیمتوں کا براہ راست اثر تھا، جیسے ٹریڈروں میں ایندھن، کھاد، ذخیرہ کاری اور تقسیم کاری وغیرہ۔⁸

زیر جائزہ تمام عالمی اجناس میں سے، ملکی مہنگائی کے لیے سب سے زیادہ ذمہ دار خام تیل کی عالمی قیمتوں کو قرار دیا جاتا ہے، جس کے بعد غذا، کپاس اور دھاتوں کی عالمی قیمتیں کی باری آتی ہیں (حنیف و دیگر، 2017ء)۔ مزید برآں، اس عمومی خیال کے برعکس کہ غذا اور توانائی کی قیمتیں بنیادی طور پر اس طرح کے دھچکوں سے متاثر ہوتی ہیں، خام تیل اور غذا کی عالمی قیمتوں کے دھچکے بھی قومی مہنگائی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ پاکستان میں غذا اور توانائی کی قیمتوں کی نسبت قومی مہنگائی ان دھچکوں پر بتدریج رد عمل ظاہر کرتی ہے، جو دور ثانی کے اثرات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔⁹

حنیف و دیگر (2017ء) نے یہ بھی نتیجہ اخذ کیا کہ تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کی ترسیل عالمی غذا، کپاس اور دھاتوں کے ساتھ ساتھ زری رسد میں اضافے کے اثرات کی نسبت تیز تر ہوتی ہے۔ اس نتیجے کی تصدیق حنیف و دیگر (2022ء) کی طرف سے کی گئی، جس کے مطابق 1992ء تا 2021ء کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے درمیانی اور طویل دونوں مدتوں میں مہنگائی کا تعین کیا۔

⁸ ناز یادگو، ایس۔ سوکاس، (2011ء): ہری، اے و دیگر۔ (2009ء)

⁹ ”خوراک اور توانائی کی قیمتوں پر دھچکے کے دوسرے دور کے اثرات کو سمجھنا“ کے باب 3 میں باکس 3.1 بھی دیکھیں۔



مبادلہ کی منتقلی کے مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت پر اثرات پست رہے، حالانکہ تخمینے کے مطابق اس کا تھوک اشاریہ قیمت پر زیادہ قوی اثر ہوتا ہے، خاص طور پر اس کے ایندھن اور روشنی اور ایشیا سازی کی باسکٹس میں۔

حنیف ودیگر (2022ء) کے مقالے میں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے، جن کے مطابق شرح مبادلہ نے مہنگائی کی تشریح میں اہم کردار ادا کیا، بالخصوص مختصر تا وسط مدت کے دوران۔

حیدر ودیگر (2006ء) نے 1977ء تا 2005ء کے دوران شرح مبادلہ میں کمی کی منتقلی کا ملکی قیمتوں پر تھوڑا بہت ترسیلی اثر پایا، لیکن اس منتقلی کے اثرات کا باہکل واضح تعین نہیں کیا گیا۔ لہذا، شاریاتی کے لحاظ سے یہ غیر ہے۔ اس امر کی بازگشت چوہدری اور خان (2002ء) کی اس تحقیق میں ہوتی ہے کہ 1982ء تا 2001ء کے دوران 10 سہ ماہیوں تک شرح مبادلہ کے دھچکوں پر صارف اشاریہ قیمت کا رد عمل لگ بھگ صفر تھا۔

تاہم، زیادہ تر دیگر سابقہ مطالعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کی منتقلی¹⁰ پست ہے یا مسلمہ طور پر ثابت نہیں۔ مثال کے طور پر، صدیقی اور اختر (1999ء) 1972ء تا 1998ء کے دوران شرح مبادلہ اور ملکی قیمتوں میں تبدیلی کے درمیان کوئی اہم تعلق نہیں گردانتے۔ ستار ودیگر کی ایک اور تحقیق (2012ء) میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ 1980ء تا 2009ء کے دوران شرح مبادلہ اور مہنگائی کے درمیان کوئی طویل مدتی تعلق موجود نہیں۔ اسی طرح حیدر اور شاہ (2004ء) نے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ 1988ء تا 2003ء کے درمیان شرح

¹⁰ ترسیلی اثر دیکھنا ہے، جس میں ایک متغیر میں دی گئی مطلق تبدیلی دوسرے متغیر میں مطلق تبدیلی کا سبب بنتی ہے۔

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

مدت 1985ء تا 2012ء کے دورے اور چند منتخب ایشیائی معیشتوں بشمول پاکستان کا احاطہ کرتی ہے۔

ساتھ ہی تجرباتی، شواہد بتاتے ہیں کہ پاکستانی مہنگائی میں مالیاتی موقف بھی ایک کلیدی عنصر رہا ہے۔ طارق ودیگر (2012ء)، نے نمونہ مدت 1972ء تا 2009ء کی اپنی تحقیق میں یہ مشاہدہ کیا کہ پاکستان میں ملکی قرض اور ملکی قرض کی ادائیگی نے قیمتوں کی سطح کو متاثر کیا ہے۔ تحقیق سے یہ چلتا ہے کہ مرکزی بینک سے حکومتی قرضے زری رسد کو بڑھاتے ہیں، جس سے قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

حیدر اور خان (2007ء)، کی تحقیق نمونہ مدت 1992ء تا 2007ء کا احاطہ کرتی ہے، جس میں بھی یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ حکومتی قرض گیری کے ملکی مہنگائی پر بڑی حد تک مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ حالیہ شواہد میں ان نتائج کی بازگشت ہوتی ہے۔ رضا اور مغل (2022ء) نے نتیجہ اخذ کیا کہ میزانی خسارہ اور زری رسد دونوں ہی کا مہنگائی سے مثبت تعلق ہے۔ 2000ء تا 2019ء کے اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے، اس تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر مالیاتی متغیرات جیسے مجموعی ٹیکس، بالواسطہ ٹیکس اور سبز ٹیکس بھی مہنگائی پر مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ حنیف ودیگر (2022ء) کی تحقیق بھی یہ ظاہر کرتی ہے کہ حکومتی قرضوں کا مختصر مدت کے ساتھ ساتھ طویل مدت دونوں میں مہنگائی پر واضح اثر پڑتا ہے۔

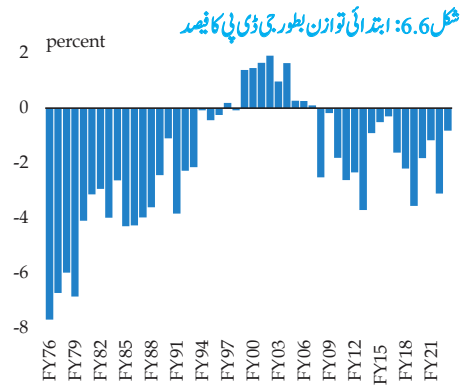
مہنگائی کی توقعات

حالیہ برسوں میں مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ جو کئی ایک عوامل سے متاثر ہوتی ہیں، جن میں یہ شامل ہیں: اجناس کی عالمی قیمت کا منظر نامہ، ایندھن اور توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل، اور مہنگائی کے حالیہ رجحانات، خاص طور پر اگر وہ طویل مدت تک برقرار رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، اگرچہ ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں کی شرح مبادلہ میں کمی نے مہنگائی کی توقعات میں اپنا بڑا کردار ادا کیا ہے، تاہم، چند ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں شرح مبادلہ میں چمک کا فقدان بھی بیرونی دھچکوں کی شدت بڑھا سکتا ہے، جو نتیجتاً مہنگائی کی توقعات کو بے قابو کرنے میں کردار ادا کرتا ہے۔ مزید

یہ نتائج عمومی رائے کے برعکس معلوم ہوتے ہیں کیونکہ شرح مبادلہ میں کمی بلاواسطہ اور بالواسطہ دونوں ذرائع، جیسے کہ درآمد شدہ تیار ایشیا اور ملکی پیداوار کے لیے خام مال دونوں کی قیمتیں، سے قیمتوں کو متاثر کرتی ہے۔ تاہم، دو معقول وجوہ کی بنا پر مہنگائی کے اوپر شرح مبادلہ میں کمی کے اثرات کے بارے میں گذشتہ تحقیق میں بہت کم یانہ ہونے کے برابر اثر پایا گیا ہے: (الف) گذشتہ مطالعات میں لحاظ ادوار تجزیہ نہیں کیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ طویل مدتی نمونے میں یکبارگی ردوبدل، اگر کوئی ہے تو اس کا اثر زائل ہو سکتا ہے؛ اور (ب) ان مطالعات میں تجزیہ کردہ بیشتر اعداد و شمار جولائی 2000ء، جب پاکستان میں چکلدار شرح مبادلہ نافذ کی گئی تھی، اور مئی 2019ء میں مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نفاذ سے پہلے کے ہیں۔¹¹

زری رسد اور مالیاتی موقف

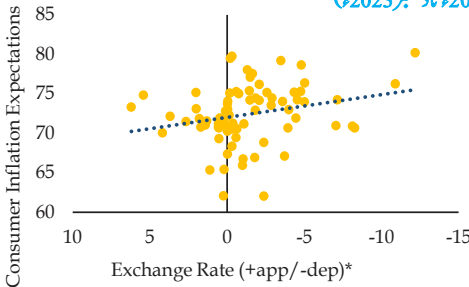
بیشتر پچھلے تجرباتی مطالعات یہ بتاتے ہیں کہ پاکستان میں مہنگائی بڑی حد تک ایک زری رجحان رہا ہے۔ مثلاً، 1971ء تا 2012ء کی نمونہ مدت کے حوالے سے اپنی تحقیق میں، احمد (2013ء)، اور احمد ودیگر (2014ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ زری وسیع (ایم 2) کا مہنگائی کے ساتھ طویل مدتی مثبت تعلق ہے۔ اسی طرح کا تعلق حنیف (2014ء)، اور حنیف ودیگر (2022ء) کی تحقیق میں دکھائی دیا، جس میں نمونہ مدت 1951ء تا 2010ء کے اعداد و شمار بروئے کار لائے گئے۔ اس نتیجے کی تصدیق نک وین (2015) Nguyen نے بھی کی ہے، جن کی تحقیق کی نمونہ



Source: State Bank of Pakistan

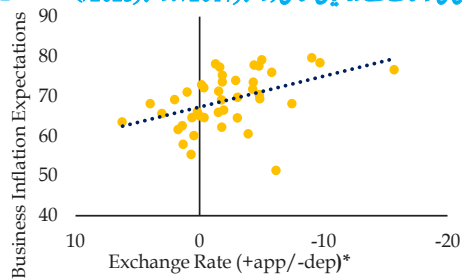
¹¹ اسٹیٹ بینک (2020)۔

شکل 6.7 ب: شرح مبادلہ (+ اضافہ - کمی) اور صارفین مہنگائی کی توقعات (مارچ 2012ء تا دسمبر 2023ء)



Note: BCS conducted since Oct 2017 while CCS conducted since Jan 2012. * Exchange rate (+app/-dep) calculated for periods between surveys

شکل 6.7 الف: شرح مبادلہ (+ اضافہ - کمی) اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات کے درمیان تعامل (دسمبر 2017ء تا دسمبر 2023ء)



Source: State Bank of Pakistan

تا 2006ء میں مہنگائی میں بڑا کردار ادا کیا۔ مزید برآں، علی و دیگر (2015ء) بھی اس نتیجے پر پہنچے کہ مطابقت پذیر توقعات جنہیں غیر غذائی غیر توانائی کے پرانے اعداد و شمار سے ماپا گیا۔ 1985ء اور 2005ء کے درمیان قومی مہنگائی میں سب سے بڑا کردار رہا، خاص طور پر اعلیٰ سطح کی سیاسی و معاشی غیر یقینی صورت حال کے ادوار میں۔

مہنگائی کی توقعات کے محرکات کے لحاظ سے، عباس و دیگر (2015ء) کے مطابق ایندھن اور توانائی کی قیمتیں پاکستانی مہنگائی کی توقعات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ امر عالمی نتائج سے مطابقت رکھتا ہے کہ تیل کی عالمی قیمتوں کے اثرات کی ملکی صارفین قیمتوں پر فی الفور منتقلی معاشی ایجنٹوں کی مہنگائی کی توقع کی وجہ سے ہے، جبکہ لاگت کے مارجن اور صارفین قیمتوں میں اضافے میں وقت لگتا ہے۔¹⁴ اسی طرح خالق (2023ء) کے مطابق 2009ء اور 2022ء کے درمیان پاکستان میں صارفین مہنگائی کی توقعات پر غذائی قیمتوں کے دھچکوں کے بڑے واضح اثرات پڑتے ہیں۔

شرح مبادلہ میں کمی کے مہنگائی کی توقعات پر اثرات کے حوالے سے تجرباتی مطالعات بہت کم ہیں۔ تاہم، خالد (2015ء) کا کہنا ہے کہ روپے اور ڈالر کی

برآں، بلند سرکاری قرضہ مہنگائی کی بلند توقعات سے وابستہ ہے، خصوصاً اگر سرکاری قرضوں کا اسٹاک غیر ملکی کرنسی میں ہو، اور جب مالیاتی خسارے میں تسلسل آجائے تو اس کی شدت بڑھ جاتی ہے (سکسٹن 6.4 ملاحظہ کیجیے)۔¹²

پاکستان میں، مہنگائی کی توقعات کے مہنگائی کے نتائج پر اثرات کے بارے میں تحقیق محدود ہے، اور اس میں زیادہ تر مہنگائی کے مختلف اظہاریوں کے پرانے اعداد و شمار کو پر کسی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، پاشا و دیگر (1995ء) کے تحقیقی نتائج کے مطابق 1990ء کی دہائی کے دوران مہنگائی کی توقعات کے، جنہیں تھوک اشاریہ قیمت کے پرانے اعداد و شمار سے ماپا گیا، غذائی مہنگائی پر نمایاں اثرات مرتب ہوئے تھے، جس کے نتیجے میں عمومی مہنگائی کے اعداد و شمار متاثر ہوئے کیونکہ صارفین باسکٹ میں اس کا بڑا حصہ تھا۔

اسی طرح، عبداللہ اور کلیم (2012ء) نے اپنی تحقیق میں 1972ء تا 2008ء کی نمونہ مدت کے لیے غذائی قیمتوں کے اشاریوں کے پرانے اعداد و شمار بطور پر کسی استعمال کیے، جو غذائی مہنگائی پر اعداد و شمار کے لحاظ سے واضح اثر کو ظاہر کرتے ہیں۔ خان و دیگر (2007ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ مطابقت پذیر توقعات¹³۔ مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے پرانے اعداد و شمار سے ماپا گیا۔¹⁴ نے 2004ء

¹² ابراہیم یو، ایس۔ و دیگر (2023)؛ موسیٰ، آر (2022)؛ بینک مین، بی۔ و دیگر (2022)؛ علی، ایم جی و دیگر۔ (2015)؛ آئی ایم ایف (2023)؛ بی۔ ہا و دیگر۔ (2019)؛ کوک، یو۔ و دیگر (2021)؛ ہیتر ایم ڈی اور سرے، پی (2010)۔

¹³ انکلی توقعات پر سامندہ نظر آتی ہیں کیونکہ ماضی کے واقعات کی بنیاد پر مستقبل کی قیمتوں کی پیش گوئی کی جاتی ہے۔

¹⁴ Bernanke, B. (2013)

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

ہے کہ آیا وہ کسی مارکیٹ یا شعبے میں داخل ہو۔ یہ امر منڈی یا شعبے میں ان فرموں کو تحفظ دیتا ہے جن کے قدم پہلے سے جھے ہوئے ہیں، اس طرح مارکیٹ میں ان کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ غیر یقینی صورت حال معلومات کے توازن کو بھی بگاڑ دیتی ہے، اور زیادہ اور بہتر معلومات یا وسائل والی فرمیں، جیسے کہ پہلے سے قدم جمانی ہوئیں فرمیں اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی پوزیشن مضبوط کرتی ہیں۔

پاکستان میں مہنگائی کے عوامل پر لٹریچر میں معاشی اور سیاسی غیر یقینی کے بیشتر اثرات پر غور نہیں کیا گیا، ماسوائے خان اور ثاقب (2009ء) کے جنہوں نے سیاسی عدم استحکام اور مہنگائی کے درمیان تعلق پر تحقیق کی، جس میں 1951ء تا 2007ء کی مدت کے دوران سیاسی عدم استحکام کے تین مختلف متغیرات (سیاست، کابینہ میں تبدیلیاں اور حکومتی بحران) کا استعمال کیا گیا، اس نے سیاسی عدم استحکام اور مہنگائی کے درمیان مثبت تعلق کا نتیجہ اخذ کیا۔

اسٹیٹ بینک کے عملے کا تخمینہ: 16

مذکورہ لٹریچر کا جائزہ پاکستان میں مہنگائی کے عوامل پر موجودہ تحقیق میں تین اہم نقائص کو سامنے لاتا ہے۔ اول، پہلے کے مطالعات نے بلند مہنگائی کے ادوار پر مکمل توجہ مرکوز نہیں کی، جیسا کہ سیکشن 6.1 میں نشاندہی کی گئی ہے۔ دوم، زیادہ تر ابتدائی مطالعات میں شامل وقت کی مدت کسی حد تک محدود رہی ہے، جس سے مہنگائی کے محرکات کے منظم تجربے کا راستہ رُک گیا، اس وقت جب کئی عوامل ایک وقت کار فرما ہوں۔ اسٹیٹ بینک کا عملہ، حسین و دیگر (آئندہ) ماہانہ بنیادوں پر مختلف اقسام کے عوامل کے کردار کا تخمینہ لگا کر ان نقائص کو دور کرتا ہے، اور اس طرح 2020ء تا مابقی سال 24ء کی پہلی ششماہی تک جاری بلند مہنگائی کے دور، اور گزشتہ دور (2005ء تا 2015ء) کے تقریباً تمام برسوں کا ہارک ایک بینی سے تجزیہ کرتا ہے۔

برابری کو صارفی مہنگائی کی توقعات اور مجموعی کاروباری احساسات کو قابو میں رکھنے والے عنصر کے طور پر دیکھا جاتا ہے (شکل 6.7 اور 6.7 ب)۔ مزید برآں، عباس و دیگر (2015ء) کے مطابق پست آمدنی والے، کم تعلیم یافتہ، خواتین اور کم عمر جو اب دہندگان نے مہنگائی کی زیادہ راسخ اور بڑھتی ہوئی توقعات ظاہر کیں، جو پاکستان کی آبادی کے ڈھانچے¹⁵ کو مد نظر رکھتے ہوئے، ملک میں مہنگائی کے دباؤ میں کردار ادا کرتا ہے۔ یہ امر (2021ء) کو نراڈ و دیگر سے مطابقت رکھتا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ عالمی سطح پر مہنگائی کی توقعات انفرادی شخصیات اور کاروباری اداروں کے تجربات اور سماجی و اقتصادی پس منظر سے بھی تشکیل پاتی ہیں۔

غیر یقینی صورت حال:

حالیہ برسوں میں غیر یقینی صورت حال کو مہنگائی کا اہم معاون سمجھا جاتا ہے۔ چوہدری اور آبی (1999ء) تجویز کرتے ہیں کہ معاشی پالیسیوں کی غیر یقینی صورت حال کاروباری اداروں اور گھرانوں کی سرمایہ کاری، صرف اور پیداواری فیصلوں کو متاثر کرتی ہیں، جس کی وجہ سے ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے جس میں مہنگائی، مالیاتی خسارہ اور سرکاری قرضہ ایک دوسرے کو ایک منفی چکر میں تقویت دیتے ہیں۔ آئسٹن اور ویگا (2006ء) کے مطابق سیاسی عدم استحکام، جو مختلف عوامل سے ابھرتا ہے جیسے بار بار کابینہ میں تبدیلیاں اور حکومتی بحران، کا بلند مہنگائی سے مضبوط تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاسی غیر یقینی صورت حال کے دوران قیمتوں میں استحکام کے مقصد کی اکثر مناسب طور پر تکمیل نہیں کی جاتی۔ مہنگائی پر سیاسی عدم استحکام کا اثر بلند مہنگائی والے ممالک اور ترقی پذیر ممالک زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

مزید برآں فزاکس (2023ء) کی تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ غیر یقینی صورت حال منڈی کی طاقت کے ارتکاز سے بھی وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ غیر یقینی صورت حال کسی فرم کی فیصلہ سازی پر اثر انداز ہوتی

¹⁵ پاکستان کی 67 فیصد آبادی کی عمر 30 سال سے کم یا اس کے برابر ہے۔ 49 فیصد آبادی خواتین پر مشتمل ہے، جبکہ بالغوں کی شرح خواندگی 58 فیصد ہے۔ اسٹیٹ بینک (2022ء)۔

¹⁶ یہ ذیلی حصہ حسینا یف و دیگر (آئندہ) کے اہم نتائج پر بحث کرتا ہے، جیسا کہ جدول 6.1، شکل 6.8 اور شکل 6.9 میں دکھایا گیا ہے۔ کلیدی تعین کنندگان کی سالانہ شراکت کے بارے میں بصیرت کے لیے، شکل 6.8 ایک حوالہ کے طور پر کام کرتی ہے، جب کہ ان کی ماہانہ شراکت کو شکل 6.9 میں دکھایا گیا ہے۔ مہنگائی کے ہر ایک تعین کنندہ کے لیے ایک فیصد (یا ایک معیاری انحراف) کے مجموعی اثرات یا پاس تھر ہر جدول 6.1 میں ذکر کیا گیا ہے۔ وضاحت کے اعتبار سے، یہ نوٹ یہاں فراہم کردہ اشکال اور جدولوں کے لیے ایک عمومی حوالے کے طور پر کام کرتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ، تحقیق میں پانچ عوامل کے لیے پہلے غیر دریافت شدہ پراسیسوں کا استعمال کیا گیا، تاکہ مہنگائی پر ان کے اثرات کی واضح شناخت میں مدد مل سکے۔ اول، پچھلے مطالعات کے برعکس، اس تحقیق میں مالیاتی توسیع سے زری رسد کے اثرات کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ دوم، مالیاتی پالیسی کے دیگر اظہاریوں کے برعکس، تحقیق میں ایک پراسیس استعمال ہوئی، جو بلند تعدد کی حامل مہنگائی کے عوامل کے تجزیے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

سوم، مہنگائی کی توقعات کے لیے، تحقیق میں اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے کے اعداد و شمار استعمال کیے نہ کہ سب سے پرانے تحقیقی مقالوں سے اخذ شدہ مہنگائی کے اظہاریوں کے استعمال ہونے والے اعداد و شمار۔ چہارم، اس میں سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورت حال کے بلند تعدد کے اظہاریوں کو بروئے کار لایا گیا ہے، جسے سابقہ مطالعات میں نسبتاً استعمال نہیں کیا گیا۔ آخر، اس میں قیمتوں پر سیلاب / خشک سالی کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ان متغیرات اور تخمینوں کے طریقہ کار کو تشکیل دینے کی وضاحت پیکس 6.2 میں کی گئی ہے۔¹⁷

پیکس 6.2: تخمینہ کاری کا طریقہ

اس تحقیق میں سب سے پہلے پاکستان میں مہنگائی کی بنیادی وجوہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس مقصد سے، کئی ملکی اور بیرونی عوامل کو ملکی مہنگائی کے ممکنہ عوامل سمجھا جاتا ہے، جس کے بعد یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ہر عامل کے دھچکے انفرادی طور پر مہنگائی کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔ بعد ازاں، مہنگائی پر مختلف عوامل کے کردار، ساتھ ہی نمونہ مدت میں ان کے متعلقہ حصے کی مقداریت کو جانچا جاتا ہے۔ یہ دونوں مشقیں جون 2002ء سے دسمبر 2023ء تک کے ماہانہ اعداد و شمار پر مبنی ہیں۔

الف۔ ساختی ویکٹر آؤٹریگریشن ماڈل (SVAR)

مصنفین ساختی ویکٹر آؤٹریگریشن ماڈل استعمال ایسے کرتے ہیں تاکہ مہنگائی پر دھچکے کے مجموعی رد عمل (اثرات کی منتقلی) کا اندازہ لگایا جاسکے۔ ساختی دھچکوں کی نشاندہی کرنے کے لیے اس تحقیق میں تکراری ترتیب سے استفادہ کیا گیا، جیسے میک کارتھی (1999ء) نے تجویز کیا تھا، تاکہ جذباتی رد عمل پیدا کرنے اور اثرات کی مجموعی منتقلی کے عددی سروں کا اندازہ لگایا جاسکے۔ تجزیے میں شامل مہنگائی کے عوامل، جیسے متعلقہ متغیرات کے ذریعے، اپنے متعلقہ خارجی شدت کے مطابق ترتیب دیے گئے ہیں، یعنی سب سے زیادہ خارجی عامل پہلے آتا ہے جبکہ سب سے زیادہ داخلی عامل (مہنگائی) کو آخر میں رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ، ان کی ترتیب حسب ذیل ہے:

سیلاب، اجناس کی عالمی قیمتیں، غیر یقینی صورت حال، پیداواری فرق، زری رسد، مالیاتی پالیسی کا موقف، شرح مبادلہ، مہنگائی کی توقعات اور خام مال کی لاگت، جس میں صارف اشاریہ قیمت نظام کا سب سے زیادہ داخلی عامل ہے۔ ساختی ویکٹر آؤٹریگریشن فریم ورک کو ذیل میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

$$y_t = C + A(L)y_t + u_t \quad (1)$$

جہاں y_t ، C ، A اور داخلی متغیرات کے ویکٹر ہیں، جو بالترتیب کونسٹنٹس کے پولی نامینٹل، اختراعات کے ویکٹر اور لیگ آپریٹرز کے میٹرکس ہوتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق اس مدت کے دوران ہر متغیر نے مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا۔

ب۔ مہنگائی کے عوامل کے کردار کا تخمینہ

تاریخی ڈیکوپوزیشن کے طرز فکر کو بروئے کار لاتے ہوئے مجموعی مہنگائی پر مختلف عوامل کے مدت دار دھچکوں کے لحاظ سے حصے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ یہ تکنیک، ہریسن اور برنچ (1985ء) نے وضع کی ہے، جو نظام میں شامل تمام متغیرات میں اختراعات (دھچکوں) کے لحاظ سے نمونہ مدت کے دوران خارج متغیرات کی راہ کی وضاحت کرتی ہے۔ الجبراً کا سادہ سا حساب کر کے، ایکوییشن (1) کو اس طرح لکھا جاسکتا ہے:

$$y_T = A^T y_0 + \sum_{k=1}^T A^{T-k} u_k \quad (2)$$

جہاں ایکوییشن کے دائیں جانب پہلی اصطلاح، y_0 متعلقہ متغیر کی ابتدائی قدر ہے، جبکہ دوسری اصطلاح تمام ساختی دھچکوں کے کل مجموعے کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایکوییشن (2) تاریخی ڈیکوپوزیشن کی نمائندگی کرتی ہے، جہاں مدت T پر اصل ڈیٹا ظاہر کیا جاتا ہے، جو نظام میں تمام خارجی متغیرات کے لیے بنیادی پیش گوئی اور بہ وزن ساختی اختراعات کے مجموعے کے طور پر ہوتا ہے۔

¹⁷ آر بی، ایم ایف اور غوری، ایس بی (2016) نے پایا کہ ڈیلوئی آئی فوڈ اینڈ ٹیکس سی بی آئی فوڈ اینڈ ٹیکس کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے، اور یہ کہ سی بی آئی اور ڈیلوئی آئی فوڈوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ تاہم، تحقیق نے کثیر متغیر ماڈل میں مہنگائی پر تھوک اشاریہ قیمت کے اثرات کا اندازہ نہیں لگایا۔

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

ج۔ اعداد و شمار

اس تحقیق میں مہنگائی کے مختلف عوامل کے لیے پراسی کے طور پر درج ذیل متغیرات کا استعمال کیا گیا ہے:

- (i) **سیلاب / خشک سالی:** سیلاب / خشک سالی پر بلند تعدد کے اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں، تحقیق سیلاب / خشک سالی کو نمونہ مدت کے دوران اس مہینے کی اوسط سے کسی خاص مہینے میں بارش کے انحراف کے طور پر مانتی ہے۔
- (ii) **اجناس کی عالمی قیمتیں:** ایشیاء، ایشیاء کی قیمتیں درآمدی عام مال اور صارتی ایشیا کی بلند قیمتوں کے توسط سے مہنگائی میں اپنا حصہ ڈالتی ہیں۔ عالمی بینک کا اجناس اشاریہ عالمی قیمت تیل کی قیمتوں کے ساتھ ساتھ دیگر درآمدی ایشیاء خاص طور پر غذائی ایشیا کی قیمتوں کے اثرات قلمبند کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
- (iii) **غیر یقینی صورت حال:** غیر یقینی صورت حال مشاہدہ کرنے کے لیے، اس تحقیق میں قلیل مدتی اور طویل مدتی ثانوی مارکیٹ کی شرح سود کے درمیان تفاوت کو اس نظر کے لیے پیش نظر استعمال کیا گیا ہے کہ خطیائت کو اکثر و بیشتر مستقبل کی راہ پر اعتماد کے حجم کے طور پر سمجھا جاتا ہے، جس میں سیاسی اور معاشی دونوں طرح کی غیر یقینی صورت حال کے اثرات شامل ہوتے ہیں۔ الف قلیل مدتی سودی شرحیں عام طور پر غیر یقینی صورت حال کے حوالے سے حساسیت کی حامل ہوتی ہیں لیکن غیر یقینی صورت حال کے لیے دیگر پراسی کی نسبت پست تعدد رکھتی ہیں۔ مثلاً، اگرچہ اسٹاک مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ اکثر غیر یقینی صورت حال کے لیے ایک پراسی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، تاہم یہ امر پاکستان جیسی کم اور غیر ترقی یافتہ ممالک کی درست عکاسی نہیں کرتا۔ اسی طرح، اکنامک انٹیلیجنس ہونٹ کی ملکی رپورٹس پر مبنی اکنامک پالیسی انسٹیٹیوٹ انڈیکس، غیر یقینی صورت حال کے لیے موزوں پراسی نہیں ہے کیونکہ متغیر کے اعداد و شمار ماہانہ بنیادوں پر دستیاب نہیں ہوتے، جبکہ پاکستان میں کریڈٹ ڈیفالٹ سواب غیر حقیقی ربط پایا جاتا ہے، خاص طور پر یہ مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ بیرونی زد پیری کے اثرات کو بھی ظاہر کر سکتا ہے جو شرح مبادلہ کے لحاظ سے پراسی کے طور پر بہتر استعمال ہو سکتا ہے۔ آخر، حکومتی بحران، سیاست اور کابینہ کی تبدیلیوں کے اعداد و شمار صرف سیاسی غیر یقینی صورت حال کا احاطہ کرتے ہیں اور یہ سالانہ بنیادوں پر دستیاب نہیں ہوتے۔

(iv) **زری رسد:** ایم 3 کو زری رسد پیمانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جس میں حکومت کی میزانی قرض گیری شامل نہیں ہوتی۔ مالیاتی پالیسی کے موقف کے اثر کے بغیر زری رسد کے اثرات کا مشاہدہ کرنے کے لیے میزانی قرض گیری کو منہا کیا جاتا ہے۔

(v) **مالیاتی پالیسی کا موقف:** اس تحقیق میں مالیاتی موقف کے حصول کے لیے سرکاری قرضے تا ایف بی آر ٹیکسوں کے تناسب کا استعمال کیا گیا ہے۔ جس میں اضافہ تو سبھی مالیاتی پالیسی کے موقف اور کسی تحقیقی موقف کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ پراسی مہنگائی عوامل کے بلند تعدد پر تجزیے کے لیے ایک بہتر راستہ پیش کرتی ہے کیونکہ مالیاتی خسارے کے ماہانہ اعداد و شمار دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔

(vi) **مہنگائی کی توقعات:** مہنگائی کی توقع کا اشاریہ صارتی مہنگائی کی توقع سے متعلق اعداد و شمار استعمال کرتے ہوئے تشکیل دیا گیا ہے۔ جیسے اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے سے مشاہدہ کیا گیا ہے۔ چونکہ 2012 سے اعتماد صارف سروے کے اعداد و شمار دو ماہی بنیاد پر دستیاب ہیں، اس لیے عدم دستیاب ڈیٹا کو متعلقہ مہینوں کی اوسط کے طور پر شمار کیا گیا، جب کہ 2002ء سے 2012ء تک کے اعداد و شمار کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

(vii) **عام مال کی لاگت:** تحکک اشاریہ قیمت کا استعمال عام مال کی لاگت میں تبدیلیوں کے اثرات جاننے کے لیے کیا جاتا ہے، جو لاگتی مہنگائی کے احاطے کے لیے ایک مفید اشاریہ ہے۔

(viii) **شرح مبادلہ:** ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تبدیلی کو مہنگائی پر کرنسی کی قدر میں کمی / اضافے کے اثرات جاننے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ix) **پیداواری فرق:** مجموعی ماہانہ طلب کے اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں، بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک کے پیکر دار اور مستقل اجزاء کے درمیان فرق کو پیداواری فرق یا (اضافی طلب) کے لیے بطور پراسی استعمال کیا جاتا ہے۔

الف کو اور اے جی۔ اور سپریم ایم ایچ۔ (2008ء)

۳۔ یہ نتائج ایم 2 سے مختلف نہیں ہیں۔ ایم 3 میں زری گردش نوٹ، قابل منتقلی ڈپازٹ، دیگر ڈپازٹس، حصص کے علاوہ دیگر تحککات، زری گردش سٹک، غیر بینک مالی کمپنیوں کے ڈپازٹس، بینشل سیونگ اسکیمیں۔ بنایا رقم سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف بینشل سیونگس۔ اور ڈاک خانوں کے ڈپازٹس شامل ہیں۔

ترسیلی اثر کے فرق کے باوجود، مالیاتی پالیسی مہنگائی کے دو بڑے محرکات میں شامل ہے، جو بلند مہنگائی کی جاری اور پچھلے دونوں ادوار میں مشترک ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے، مالیاتی دھچکے متواتر ہیں اور ان کا حجم زری رسد کے دھچکوں کی نسبت کافی بڑا ہوتا ہے (شکل 6.8 اور 6.9)۔

کچھ برسوں کے سوا، زری رسد اور مالیاتی پالیسی کے موقف کو لگنے والے دھچکوں نے مالی سال 06ء اور مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مہنگائی میں خاصا بڑا کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً، زری رسد کو ایک فیصد کا دھچک لگنے سے آئندہ بارہ ماہ میں مہنگائی پر 0.21 فیصد کا ترسیلی اثر پڑا، جبکہ مالیاتی پالیسی کے موقف کو اسی حجم کا دھچک لگنے کے بعد بارہویں مہینے میں 0.01 فیصد کا ترسیلی اثر پڑا (جدول 6.1)۔

جدول 6.1: کلیدی عوامل کے مجموعی تریلی اثرات

مدت	سیلاب	اجناس کی قیمت	غیر پھینچی	پیداواری فرق	زری رسد	مالیاتی موقف	شرح مبادلہ	مہنگائی کی توقعات	خام مال کی قیمت
1	0.00	0.05	0.00	0.04	-0.03	0.00	-0.06	0.02	0.10
2	0.01	0.02	0.00	0.03	0.01	0.01	-0.02	0.11	0.12
3	0.04	0.06	0.00	0.02	0.00	0.01	0.09	0.23	0.17
4	0.01	0.08	0.00	0.00	-0.01	0.01	0.14	0.37	0.28
5	0.01	0.05	0.01	0.03	0.04	0.00	0.30	0.44	0.25
6	0.01	0.04	0.01	0.02	0.11	0.01	0.41	0.48	0.25
7	0.01	0.06	0.01	0.02	0.15	0.01	0.30	0.18	0.28
8	0.01	0.05	0.01	0.01	0.15	0.01	0.34	0.23	0.22
9	0.03	0.05	0.02	0.00	0.17	0.01	0.30	0.22	0.14
10	0.02	0.05	0.02	0.01	0.17	0.01	0.28	0.28	0.17
11	0.02	0.08	0.02	0.01	0.21	0.01	0.32	0.30	0.21
12	0.02	0.08	0.02	0.03	0.21	0.01	0.30	0.30	0.17

یہ جدول 12 مہینوں کے دوران ہر مہینہ پر ایک فیصد دھچکے کے مہنگائی پر مجموعی اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ سائنٹی ویکٹر آٹوریکریشن ماڈل پر مبنی، متغیرات کو اس جدول میں غائبی میں غائبی کا اندازہ ان کی نسبتی شدت کے مطابق کیا گیا ہے۔ بائیں 6.2 ملاحظہ کیجئے۔

ماخذ: حسین، ایف، دوگر (آئندہ)

شرح مبادلہ کے ایک فیصد دھچکے کا مجموعی اثر (0.41 فیصد) رہا، جو 12 ماہ میں بتدریج کم ہو کر 0.30 فیصد رہ گیا (جدول 6.1)۔

اس تحقیق میں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ تیسرے ماہ سیلاب کے تریلی اثرات عروج پر ہوتے ہیں، جس کے بعد اس میں کمی آتی ہے۔ چنانچہ، 2010ء اور 2022ء دونوں میں سیلاب آنے کے بعد ابتدائی چند ماہ میں اس کے مہنگائی پر اثرات پڑے تھے۔ تاہم، یہ اثر قلیل المدتی تھا، جو 3 سے 4 ماہ کے بعد ختم ہو گیا، اور سالانہ تخمینوں میں خاص نمایاں نہیں رہا۔ یہ امر مہنگائی پر قدرتی آفات کے اثرات کے بارے میں پارکر (2016ء) کے تحقیقی نتائج کے مطابق ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ خشک سالی کے برعکس طوفان کے اثرات چند ماہ بعد ختم ہو جاتے ہیں، جس کا ایک سال بعد کوئی خاص اثر باقی نہیں رہتا۔

مالی سال 05ء تا مالی سال 15ء کا دور
مالی سال 05ء تا مالی سال 15ء کا بلند مہنگائی کا دور دوم اصل میں دیکھا جا سکتا ہے:
08-2007ء کے عالمی مالی بحران سے پہلے اور بعد کا دور۔ عالمی مالی بحران سے

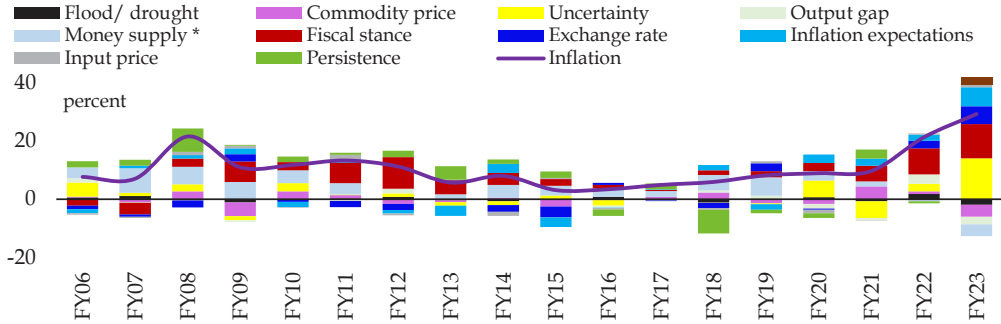
غیر یقینی صورت حال مہنگائی کا آئندہ سب سے بڑا محرک ہے، جو جاری اور پھیلے دونوں ادوار میں مشترک ہے، جو طے چلے سیاسی اور معاشی ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ مالی سال 06ء اور مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں تبدیلی کے بھی مہنگائی پر مثبت اور نمایاں اثرات پڑے۔ تاہم، عالمی قیمتوں کی نقل و حرکت کے مطابق مہنگائی پر اس کا اثر بڑھتا اور کم ہوتا رہتا ہے۔ مزید برآں، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے مہنگائی پر ابتدائی مہینوں پر مجموعی اثرات میں تھوڑے سے مثبت رہے (جدول 6.1)، جسے تیل کی قیمتوں پر مبہم اور واضح زراعت سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ جو اجناس کے عالمی اشاریہ پر حاوی ہیں۔¹⁸

نتائج بتاتے ہیں کہ قیمتوں کے بارے میں توقعات کے مہنگائی پر سب سے زیادہ تریلی اثرات ہوتے ہیں۔ بالخصوص، مہنگائی کی توقعات کے ایک فیصد دھچکے سے چھ ماہ گزرنے کے بعد مہنگائی میں (0.48 فیصد) اضافہ ہوا۔ اس تحقیق میں شرح مبادلہ میں کمی کو بھی مہنگائی کا ایک اہم عامل قرار دیا گیا ہے۔ پہلے چھ ماہ کے دوران

¹⁸ اسی طرح کے نتائج امریکا اور جنوبی افریقہ کے لیے بھی پائے گئے ہیں۔ ماخذ: ڈومہ، این۔ (2008ء)؛ ہینڈا، اے (2002ء)۔

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

شکل 6.8: حقیقی اوسط مہنگائی میں حصہ



Note: Based on historical decomposition; see Box 6.2.

Source: State Bank of Pakistan

*Money supply (M3) excluding government

حالیہ دور مالی سال 20ء تا مالی سال 24ء کی پہلی نشہماہی گذشتہ دور کے برعکس، زری رسد (میزانی قرض گیری کے علاوہ) کا حالیہ دور میں مہنگائی میں کوئی بڑا کردار نہیں رہا، حالانکہ مالی سال 18ء اور مالی سال 19ء میں اس کا حصہ نمایاں تھا۔ کووڈ وبا کے عروج کے برسوں مالی سال 20ء تا 21ء کے دوران، اس کا مہنگائی میں حصہ گذشتہ دو برسوں کی نسبت کم ہو گیا، باوجود اس کے کہ زری نرمی کے باعث نجی شعبے کے قرضے میں کمی آگئی تھی۔ مالی سال 22ء سے زری پالیسی میں نرمی کے استزاد اور مسلسل سختی ہونے کے بعد، مہنگائی میں زری رسد (میزانی قرض گیری کے علاوہ) کا تخمینہ شدہ حصہ منفی ہو گیا ہے۔

اس کے بجائے، جاری دور میں مہنگائی کا سب سے بڑا محرک مالیاتی پالیسی رہی ہے، خاص طور پر مالی سال 21ء کے بعد بلند مالیاتی خسارے کے باعث۔ حالیہ دور کی مہنگائی میں غیر یقینی صورت حال دوسرے سب سے بڑے عنصر کے طور پر ابھری۔ اگرچہ مالی سال 20ء میں غیر یقینی صورت حال کو کووڈ 19 کے آغاز سے منسوب کیا جاسکتا ہے، تاہم یہ مالی سال 22ء کے بعد سے بڑھتی ہوئی سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورت حال کی عکاس ہے، جو 2024ء کے عام انتخابات کے عرصے تک جاری رہی۔

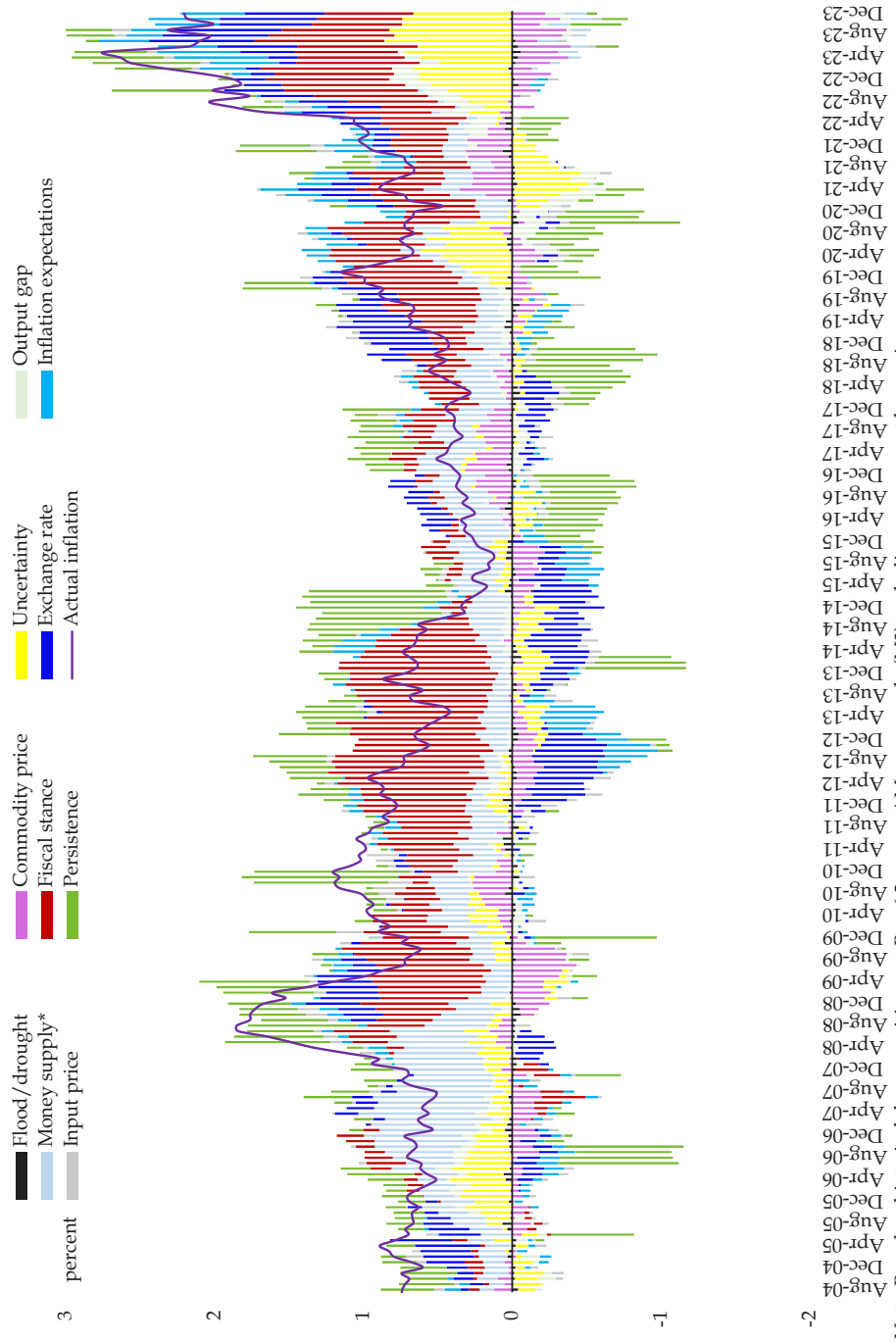
مہنگائی کی توقعات اور شرح مبادلہ میں کمی نے بھی خاصا بڑا کردار ادا کیا ہے۔ پچھلے ذیلی سیکشن میں زیر بحث لٹریچر کی روشنی میں، اوّل الذکر کو شرح مبادلہ

پہلے زری رسد اور غیر یقینی صورت حال نے مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اوّل الذکر نجی شعبے کے قرضوں اور غیر ملکی رقوم کی آمد میں بلند نمو کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ مؤخر الذکر گذشتہ برسوں میں بڑھتی ہوئی سیاسی غیر یقینی صورت حال کی عکاسی کرتا ہے، جو عالمی مالی بحران اور 2008ء میں حکومتی تبدیلی تک جاری رہی تھی۔

عالمی مالی بحران کے بعد کے مرحلے میں، مالیاتی پالیسی نے مہنگائی میں سب سے زیادہ حصہ ڈالا، جو اس عرصے کے دوران سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے باعث بلند حکومتی قرضوں کی عکاسی کرتا ہے۔ مالی سال 09ء میں عالمی مالی بحران کے بعد بیرونی کھاتوں کی زدی پذیری کے باعث شرح مبادلہ میں ردوبدل کے اثرات سب سے زیادہ نمایاں رہے۔ تاہم، آئی ایم ایف پروگرام دوبارہ شروع ہونے اور اس کے نتیجے میں استحکام آنے کے بعد، شرح مبادلہ میں استحکام آیا، اور اس طرح مہنگائی میں اس کا حصہ منفی ہو گیا۔

دونوں مراحل میں، عالمی مالی بحران تک اجناس کی قیمتیں بڑھنے سے مہنگائی میں ان کا حصہ، اور عالمی مالی بحران کے خاتمے پر قیمتوں میں کمی بڑی واضح تھی۔ خام مال کی قیمتیں، جیسا کہ تھوک اشاریہ قیمت سے ماپا گئیں، بڑھنے کی جزو اعکاسی عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے اور اس دوران ان کے مہنگائی میں کردار سے ہوتی ہے۔

شكلى 6.9: مہنگائی کے اباندر چھجوں میں حصص



Note: Based on historical decomposition; see Box 6.2.

* Money supply (M3) excluding government borrowing.

Source: State Bank of Pakistan

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

کرنے اور مستحکم کرنے میں کئی دہائیاں لے سکتے ہیں۔ مثلاً، عالمی تحقیق بتاتی ہے کہ ساختی عوامل میں بہتری — بشمول تجارتی کشادگی، مرکزی بینک کی خود مختاری، مالیاتی اصلاحات، پیداواریت، اور آبادیاتی تناسب — نے پچھلی چند دہائیوں کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں مہنگائی کے دباؤ کو کم کیا ہے۔²¹

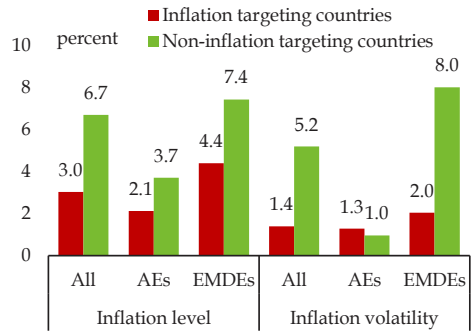
تاہم، ان کی اہمیت پر اتفاق رائے کے باوجود، ساختی عوامل کے اثرات کی مقداریت کا تعین ایک چیلنج ہے، بالخصوص پست و درمیانی آمدنی والے ممالک میں۔ یہ بنیادی طور پر ان متغیرات کی سٹ حرکت، معیاری میٹرکس اور متعلقہ تاریخی ڈیٹا کی کمی؛ مختلف اقتصادی شعبوں میں تیزی سے رونما ہونے والی ساختی تبدیلیوں؛ بنیادی ساختی قوتوں کے علم میں فرق؛ اور تحقیقی مہارت کی کمی کی وجہ سے ہے۔²²

آج تک کسی بھی تحقیق میں پاکستان کی مہنگائی کو متاثر کرنے والے ساختی عوامل کے جامع سیٹ کا معاشیاتی ثنائیات پر مبنی تجزیہ نہیں کیا گیا۔ اس کی کو تسلیم کرتے ہوئے، آگے آنے والی بحث میں کچھ اہم پالیسی اور ساختی عوامل، اور پاکستان سے متعلقہ دیگر ملکی خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے، جو طویل مدتی منظر نامے کے اعتبار سے پست اور مستحکم مہنگائی کو حاصل کرنے اور برقرار رکھنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔²³

زری پالیسی فریم ورک

پاکستان میں حالیہ برسوں کے دوران مہنگائی کی توقعات ایک چیلنج کے طور پر ابھر کے سامنے آئیں ہیں، جس پر پچھلے سیکشن میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے لیے، دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ، مرکزی بینک کی ساکھ اور خود مختاری کو مضبوط بنانے، اور زری پالیسی کی واضح حکمت عملی کو اپنانے کی ضرورت ہے، خاص طور پر مہنگائی

شکل 6.10: زری پالیسی نظام کے مطابق مہنگائی



Source: Ha, J. et al. (2019)

میں کمی، اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی تک اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ماہانہ اور سالانہ مہنگائی میں اجناس کی قیمتوں کا تخمینہ شدہ حصہ وبائی مرض کے بعد عالمی قیمتوں میں اضافے اور روس یوکرین تنازع کے آغاز کے بعد بالترتیب مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء میں بڑھ گیا، لیکن اجناس کی قیمتوں میں کمی کے بعد اس کا اثر کم ہو گیا، جو خصوصاً، مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں دسمبر 2023ء تک ظاہر ہوا۔

6.3 پالیسی اور ساختی چیلنج

جس حد تک کلیدی معاشی عوامل، جیسے کہ پچھلے حصے میں زیر بحث آئے، مہنگائی پر اثر انداز ہوتے ہیں، یہ طویل مدتی ساختی عوامل میں فرق کی بنا پر وقت اور مقام کے لحاظ سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ ان عوامل میں اقتصادی ڈھانچہ، پالیسی اور ادارہ جاتی ماحول اور دیگر ملکی خصوصیات شامل ہیں۔¹⁹

مہنگائی کے کلیدی معاشی عوامل کی نسبت ساختی عوامل کے اثرات عام طور پر سست رو ہوتے ہیں،²⁰ اور مضر مہنگائی یا مہنگائی کی شرح میں کمی کے حالات پیدا

¹⁹ آکیمپیلو، ایم اینڈ میرون، بے اسے (1997ء)، ہے ہا، دو دیگر۔ (2019)

²⁰ مستثنیات لاگو ہوتے ہیں، جیسے کوڈ 19 و سچک۔

²¹ آکیمپیلو، ایم اینڈ میرون، بے اسے (1997ء)، ہے ہا، دو دیگر۔ (2019)

²² آکیمپیلو، ایم اینڈ میرون، بے اسے (1997ء)، ہے ہا، دو دیگر۔ (2019)

²³ بہت سے پالیسی اور ساختی عوامل مہنگائی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ان میں نقل و حمل، ہیجیلا، ریزیشن، اور بد عنوانی شامل ہیں۔ تاہم، اس سیکشن میں زیر بحث چیلنجوں کی فہرست کا مقصد مکمل ہونا نہیں ہے۔ یہ ایک اشارے کی فہرست ہے جو مزید عوامی گفتگو کے لیے روشنی میں لائی گئی ہے، اور ان کے اثرات کے تخمینے کے لیے مقداری تحقیق ہے۔

جدول 6.2: مرکزی بینک خود مختاری اشاریہ

ملک	2003	2013	2023
برازیل	0.494	0.494	0.686
تھائی لینڈ	0.033	0.216	0.216
جنوبی افریقہ	0.300	0.300	0.300
فلپائن	0.565	0.565	0.565
انڈونیشیا	0.887	0.887	0.887
رومانیہ	0.654	0.654	0.654
ترکیہ	0.838	0.838	0.757
بھارت	0.298	0.298	0.373
ارجنٹینا	0.753	0.753	0.753
پاکستان	0.262	0.356	0.799

نوٹ: اشاریے کی حد 0 سے 1 تک ہے جہاں 0 خود مختاری کی چلی ترین سطح کی نسبت زیادہ ہے۔

پانچ سوچ زمرے ان میں شامل ہیں جن کی بنیاد پر اس اشاریے سے حساب لگایا جاتا ہے: (1) مرکزی بینک کے گورنر اور بورڈ کی مدت ملازمت سے متعلق اور ان کی تقرری اور برخواستگی کے قواعد (وزن 20)، (2) مرکزی بینک کے بنیادی مقاصد کے حوالے سے ششیں (15)، (3) زرعی پالیسی کی تشکیل سے متعلق ششیں (وزن 15)، (4) حکومت کو مرکزی بینک کے قرضوں کی فراہمی سے متعلق ششیں (وزن 40)، اور (5) احتساب اور شفافیت (وزن 10)

ماخذ: مرکزی انسٹی ٹیوٹ کامیونٹی، جامعہ گوئٹبرگ، جیکوم، ایم اے، اور ویکیو، ایف، 2008ء)

اس لنک پر دستیاب ہے:

https://datafinder.qog.gu.se/variable/cbie_cwne

کو ہدف بنانے والا نظام جو مہنگائی اور اس میں ہونے والے اتار چڑھاؤ کو روکنے میں مدد کرتا ہے (شکل 6.10)۔²⁴

اسٹیٹ بینک پیچھلی دو دہائیوں سے ایک تبدیلی سے گزر رہا ہے، جن میں سب سے اہم زرعی ہدف کے نظام کو ترک کرنا، شرح سود کو ریڈور متعارف کرانا؛ اور مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام پر منتقلی شامل ہیں (شکل 6.11)۔ تاہم، 2022ء کی قانونی ترمیم نے مرکزی بینک کو خود مختاری حاصل کرنے میں مدد دی ہے (جدول 6.2)، جس کے بعد، اسٹیٹ بینک نے 2023 تا 2028ء کے لیے اپنا اسٹریٹجک پلان تیار کیا۔ اس کے تحت اسٹیٹ بینک مہنگائی کو ہدف بنانے والے

ایک مضبوط نظام کو نافذ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تاکہ زرعی پالیسی کی کارکردگی بڑھائی اور مہنگائی کی توقعات پر بہتر انداز سے قابو پایا جاسکے (جدول 6.3)۔²⁵

اسٹیٹ بینک ایکٹ میں 2022ء کی ترمیم میں مرکزی بینک کے مقاصد کی واضح تعریف بھی بیان کی ہے، اس کا بنیادی مقصد قیمتوں میں استحکام، اس کی عملی اور انتظامی خود مختاری کو مضبوط کرنا؛ اور زرعی و مالیاتی پالیسی رابطہ کاری بورڈ کا خاتمہ ہے کیونکہ اس کے ضوابط کارگزاری پالیسی کمیٹی سے میل کھاتے ہیں۔²⁶ مزید برآں، حالیہ ترمیم کے تحت، مہنگائی کے اثرات مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کے خاتمے کے ساتھ ان کے نیم مالیاتی آپریشنز²⁷ کو بھی ختم کر دیا ہے۔

مالیاتی اور قرض کی پالیسی

علمی لٹریچر کے بڑھتے ہوئے حجم سے پتہ چلتا ہے کہ غیر مختاط مالیاتی اور قرضہ پالیسی مہنگائی کا دباؤ بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک طرف، مرکزی بینک سے حکومتی قرضہ طاعت زر کا باعث بنتا ہے۔ دوسری جانب، قیمتوں کی سطح کا مالیاتی نظریہ (FTPL) بتاتا ہے کہ مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے بلند حکومتی قرضے مہنگائی کو بڑھاتے ہیں۔ خصوصاً، قیمتوں کی سطح کے مالیاتی نظریے کے مطابق بینکوں اور غیر بینکوں (جیسے گھرانوں اور فرموں) سے سرکاری بانڈز کے اجراء کے ذریعے قرض لینے سے طلبی دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے، اگر بانڈ حاملین حکومت سے ان قرضوں کی واپسی یا وقت پر واپسی کی توقع نہیں رکھتے یا بصورت دیگر مستقبل میں اس کی قدر کرنے، اور اس وجہ سے مستقبل میں حقیقی قدر کے نقصان سے بچنے کے لیے اسے اثاثوں یا اشیا اور خدمات کی خریداری پر صرف کرتے ہیں۔ جب مرکزی بینک شرح سود میں اضافہ کر کے مہنگائی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں تو مالیاتی استحکام کی عدم موجودگی زرعی پالیسی کی اثر انگیزی کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔²⁸

²⁴ ہا، بے و دیگر (2019ء)؛ یوسف، ایچ۔ اے۔ جی۔ (2007ء)

²⁵ ایس بی پی (2023ء)

²⁶ وزارت خزانہ (2021ء)

²⁷ ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں 2022ء کی ترمیم کے بعد، موجودہ نیم مالیاتی آپریشنز کو مرحلہ وار ختم کیا جا رہا ہے۔

²⁸ لویبک، ٹی۔ اے۔ (2022ء)؛ فائون، او۔ و دیگر (2022ء)؛ لارنس، بی اور پیڈرا، ای۔ جی۔ ڈی لا (1998ء)؛ بیہر، ای۔ ای۔ (2023ء)

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

شکل 6.11: اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی کی تاریخ



Source: SBP website; Moimiddun (2007). Choice of Monetary Policy Regime: Should SBP Adopt Inflation Targeting, SBP Working Paper Series, Karachi: SBP; SBP Press Releases; SBP (2020).

رہی ہے، اور خسارے کی مالکاری کے لیے سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ذریعہ رہی ہے۔³⁰

خسارے کی تسلیک کا حالیہ دور مابلی سال 17 تا مابلی سال 19ء کے درمیان تھا (شکل 6.12)۔ ایس بی پی ایکٹ میں جنوری 2022ء کی ترمیم کے بعد، حکومت نے جدولی بینکوں اور غیر بینک ذرائع سے قرض لینے پر انحصار کیا ہے۔ قیمتوں کی سطح کے مالیاتی نظریے اور قرضے کی پائیداری پر خدشات کی روشنی میں امکان ہے کہ یہ طلبی دباؤ میں کردار ادا کرے گا۔

بلند سرکاری قرضے کا اثر غیر یقینی صورت حال اور مہنگائی کی توقعات پر بھی ہو سکتا ہے۔ مجموعی قرضہ مالی ذمہ داری اور قرض کی حد بندی ایکٹ 2005ء کی تعریف کے مطابق³¹۔ مابلی سال 19ء سے 60 فیصد کی حد عبور کر رہا ہے، اور حالیہ برسوں میں قرضوں کی واپسی کی استعداد بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے (شکل 6.13)۔ مؤخر الذکر کے بنیادی اسباب بیرونی اور ملکی قرضوں پر بلند سودی ادائیگیاں، اور زرمبادلہ کی پست آمدنی اور ایف بی آر کے ٹیکس محصولات ہیں۔

مزید برآں، بلند سرکاری قرضہ تاجی ڈی پی کی شرح نے ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں غیر یقینی صورت حال اور مہنگائی کی توقعات میں اضافہ کر دیا۔ زری پالیسی کی سادگی اور آزادی کے تصور کے کمزور ہو جانے سے ایسا ہوا۔ تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بڑے بیرونی قرضوں سے معیشت کی بیرونی دھچکوں کے حوالے سے زود پذیری بڑھ جاتی ہے، جو شرح مبادلہ میں کمی کا سبب بن سکتی ہے، جس سے ملکی کرنسی کی مالیت میں بیرونی قرضے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کی توقعات بڑھ جاتی ہیں۔ آخراً، منصوبہ بند مالیاتی پالیسیوں سے بڑا انحراف شدت اور وقت دونوں کے لحاظ سے۔ جو قیمتوں کی سطح متاثر کرتا ہے، جیسے بالواسطہ ٹیکس یا انتظامی قیمتیں، مرکزی بینکوں کو مہنگائی کے ہدف سے انحراف کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ نتیجتاً، یہ امر زری پالیسی کی سادگی کو متاثر کر سکتا ہے اور طویل مدتی مہنگائی کی توقعات کو ہوا دے سکتا ہے۔²⁹

لٹریچر کی روشنی میں، مالیاتی اور قرض کی پالیسی پاکستان میں مہنگائی کا ایک غالب محرک معلوم ہوتی ہے، جیسا کہ پچھلے سیکشن کی معاشی شماریات کے مطالعے سے بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ ماضی میں مرکزی بینک سے میزانی قرض گیری نمایاں

²⁹ آئی ایم ایف (2023): ہیرسن، O. et al. 2023 (2023)۔ جعفری، ایس کے دوگل۔ (2023)

³⁰ علی، کے اور خالد، ایم (2019): شیرانی، ایس۔ (2006)

³¹ جون 2017 میں ترمیم شدہ مالیاتی ذمہ داری اور قرض کی حد ایکٹ، (FRDLA) 2005 کے مطابق، "حکومت کا کل قرض" کا مطلب ہے حکومت کا قرض (بشمول وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں) کنسولیڈیٹڈ فنڈ اور واجب الادا قرض سے ادائیگیاں مالیاتی فنڈ کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے بینکاری نظام کے ساتھ کم جمع شدہ ذخائر۔

تجارتی کشادگی مہنگائی کو کس حد تک کم کرتی ہے اس کا انحصار ملک کی مخصوص خصوصیات پر بھی ہوتا ہے، جیسے ملکی حجم، آزاد تجارتی نظام میں درآمدی شدت، اور معیشت کے مختلف شعبوں کے لاگتی ڈھانچے پر اثرات۔ عالمی قدری زنجیر، جسے تجارتی کشادگی سہولت فراہم کرتی ہے، قیمتوں کا دباؤ کم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پیداوار کے منقسم ہوجانے اور مجموعی تجارت میں نیم تیار ایشیا کا زیادہ حصہ، جو عالمی قدری زنجیر کے ارتباط کے تابع ہوتا ہے، شرح مبادلہ کی نقل و حرکت کے حوالے سے درآمدی قیمتوں کے رد عمل کو کمزور کر سکتا ہے۔³⁷

پاکستان میں مہنگائی اور تجارتی کشادگی کے درمیان تعلق پر تجرباتی لٹریچر محدود ہے، اور ملے جلے نتائج دیتا ہے۔ اگرچہ زکریا (2010ء)، میر اور کمانی (2011ء)، اور مختار و دیگر (2019ء) نے تجارتی کشادگی اور مہنگائی کے درمیان منفی تعلق نہیں پایا، تاہم، حنیف اور بتول (2006ء)، مختار، (2010ء)، اور افضال و دیگر (2013ء) نے ان دو متغیرات کے درمیان بڑی حد تک منفی تعلق پایا۔ ان ملے جلے نتائج کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پاکستان کی پست درآمدی ٹیرف کے نظام پر منتقلی نسبتاً سست رہی ہے (شکل 6.16)، جبکہ ساختی اصلاحات کے اثرات طویل مدت میں پوری طرح عیاں ہوئے۔

مزید برآں، پاکستان نے گذشتہ برسوں میں ٹیرف میں کمی کے باوجود اپنی معیشت کو عالمی تجارت کے لیے مکمل طور پر نہیں کھولا ہے۔ محاصل کے لیے ملکی ٹیکس کا

مزید برآں، پچھلی دو دہائیوں کے دوران، بالواسطہ ٹیکسوں، جیسے سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی، اور بالواسطہ ٹیکسوں کی بالواسطہ طریقے سے وصولی، جن میں ایڈوائس ٹیکس اور وہولڈنگ ٹیکس شامل ہیں، پر حکومتی انحصار بڑھتا گیا ہے۔³² بالواسطہ ٹیکس اور بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولی کے بالواسطہ طریقے دونوں، کے قیمتوں پر پھیلتے اثرات کے پیش نظر، مہنگائی کا باعث بنتے ہیں۔³³

اسی موقع پر، غیر بدنی زر اعانت (خاص طور پر توانائی کی زر اعانت)، اور خسارے میں چلنے والے سرکاری شعبے کے تجارتی اداروں کو حکومتی اعانت نے قرضوں کی ضروریات میں اضافہ کر دیا (شکل 6.14)۔ آخر، انتظامی قیمتوں (پیٹرولیم مصنوعات، اور یوٹیلیٹی نرخ) کی شدت اور وقت کے حوالے سے متواتر صوابدیدی اقدامات ہوتے رہے ہیں، جس کی وجہ سے کچھ برسوں میں منصوبہ بند مالی استحکام سے انحراف بھی ہوا ہے۔³⁴

تجارتی کشادگی

لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ جن ممالک میں تجارتی کشادگی کی سطح بلند ہوتی ہے وہاں مہنگائی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں³⁵ (شکل 6.15)۔ چند ایک ذرائع جن کے توسط سے تجارتی کشادگی مہنگائی کو کم کرتی ہے، ان میں اہم درآمدات کی وجہ سے بہتر کارکردگی، استعداد اور وسائل کا بہتر استعمال، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ، ٹیکنالوجی اور تکنیکی علم کی منتقلی اور متحرک شعبوں میں مہارت شامل ہیں۔ اکثر اوقات تجارتی کشادگی ضوابط کی قید و بند سے آزادی اور عالمگیریت کو ساتھ لاتی ہے، جو ایک ساتھ مل کر باہمی تقویت دینے والے عناصر کو جنم دیتی ہے، جس سے مسابقتی معیشت پروان چڑھتی ہے، نتیجتاً، قیمتوں کی اجارہ داری کی طاقت میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ تجارتی کشادگی کے سبب پیداوار میں آنے والی توسیع قیمت کے دباؤ میں بھی کمی کا باعث بنتی ہے۔³⁶

³² اسٹیٹ بینک (2023ء)۔

³³ رضاباٹی اور مغل، کے ایس (2022)؛ ٹکلیں، اے (2023)۔

³⁴ اسٹیٹ بینک (2014ء)؛ اسٹیٹ بینک (2022ء)؛ الف؛ اسٹیٹ بینک (2023ء)۔ الف

³⁵ رومر، ڈی (1993ء)؛ ساشیڈہ، اے۔ و دیگر (2003)۔

³⁶ جن، جسے، جی کا حوالہ اثر، ایس میں دیگیا (2002ء)؛ گراس مین، جی ایم اینڈ ہیلس مین، ای (1991ء)؛ پریزی باہلا، ایم اور روما، ایم۔ اے (2005ء)؛ روگ آف، کے۔ (2003ء)۔

³⁷ ایران، اے اور موئیلیا، ہے (2007ء)؛ سمیر، ہے۔ (2003ء)۔ ہے۔ ہاؤڈیگر (2019ء)۔

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

نتیجے میں بہت سی صنعتوں میں چند شخصی اجارہ داری جیسی صورت حال نے جنم لیا، اس سے قیمتوں کی سطح میں بلند تغیر پذیری آگئی۔ اسی طرح، پاکستان عالمی قدری زنجیروں کے ساتھ اپنے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے تعلق کو گہرا کرنے میں ناکام رہا ہے۔³⁹

پیداواریت

پیداواریت ترقی کو تیز کرنے سے مہنگائی کا دباؤ کم کرنے میں مدد ملتی ہے، جبکہ اس کی سست روی سے مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سست پیداواریت نمونہ پیداوار کی اکائی لاگت میں اضافہ کرتی ہے، جس کی وجہ سے فرمیں منافع کا مارجن کم ہونے سے بچنے کے لیے اپنی قیمتیں بڑھاتی ہیں۔ اگرچہ اس سے مجموعی طلب بھی کم ہو سکتی ہے، جو تھوڑا بہت مہنگائی کے دباؤ کو کم کر سکتا ہے، تاہم، دو متضاد اثرات کے خالص اثر کو عام طور پر نظری اور عملی دونوں لحاظ سے مہنگائی کا محرک سمجھا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی پیداواریت نمونے سے مہنگائی سست رہنے کے ساتھ بے روزگاری کی شرح (NAIRU) میں بھی کمی آئی ہے، جو اس بابت ایک کلیدی محرک ہے کہ مہنگائی بڑھانے بغیر معیشت کتنی ترقی کر سکتی ہے۔⁴⁰

مختلف قسم کے شواہد بتاتے ہیں کہ پیداواریت نمونے کو تیز کرنا درمیانی تا طویل مدت میں مہنگائی کو کم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، کم و دیگر (2013ء) نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کوریا میں لیبر اور مجموعی عامل پیداواریت میں اضافے نے 1985ء تا 1992ء کے دوران اس کی مہنگائی بخاڑ صاف کو کم کیا ہے۔ اسی طرح، ڈیو بیکر اور گورڈن 2005ء نے ان دونوں کے شواہد پیش کیے کہ پیداواریت نمونے 1995ء تا 2005ء کے دوران امریکی مہنگائی کو کم کر دیا اور پیداوار میں سست روی نے 1965ء تا 1980ء کے دوران مہنگائی کو بڑھایا دیا تھا۔ مزید یہ کہ شنڈلر و دیگر (2004ء) کے مطابق پیداواریت نمونے چین میں قیمتوں کو اس حد تک کم کر دیا کہ، اس کے بڑے تجارتی شراکت داروں کے لیے درآمدی قیمتیں کم ہو گئیں، اس کے اثرات مہنگائی کی شرح میں کمی لانے پر بھی منتج ہوئے۔

³⁸ مالی سال 18 تا مالی 23ء کے دوران، درآمدات پر ٹیکس کی وصولی کل ٹیکس وصولی کا اوسطاً 44 فیصد رہی۔ اس میں بالواسطہ ٹیکس (جیسے درآمدات اور سٹمپر سٹیکس) اور براہ راست ٹیکس کی وصولی (جیسے ود ہولڈنگ ٹیکس یا اینڈوائس ٹیکس) درآمدی مرحلے پر وصول کیا جاتا ہے۔

³⁹ اسٹیٹ بینک (2020ء)؛ ڈی بیوٹی (2018ء)؛ ایس آر اور کانسٹرکٹورس، ایس۔ ای۔ (1968ء)؛ ایس بی پی (2020ء)؛ علی ایس۔ او۔ (2011ء)؛ ایس بی پی (2020ء)۔

⁴⁰ بیلی، جے۔ (2005ء)؛ نائیکو، این۔ سی۔ اور بال، ایل۔ (2022ء)۔

جدول 6.3: مہنگائی کا بدنی نظام اپنانا

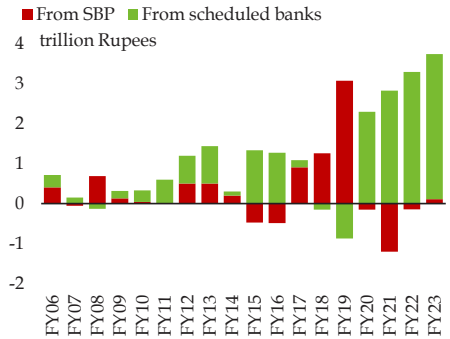
ملک	پیمانے کا سال
نیوزی لینڈ	1990
کینیڈا	1991
برطانیہ	1992
آسٹریلیا	1993
فن لینڈ	1993
سویڈن	1993
ہسپانیہ	1995
جمہوریہ چیک	1997
پولینڈ	1998
برازیل	1999
پولینڈ	1999
تھائی لینڈ	2000
جنوبی افریقہ	2000
فلپائن	2002
انڈونیشیا	2005
رومانیہ	2005
آرمینیا	2006
ترکی	2006
انڈیا	2016
ارجنٹائن	2016
پاکستان ^o	تبدیلی سے گذر رہا ہے

ماخذ: مرکزی بینک اور آئی ایم ایف کی ویب سائٹ؛ ایس۔ ایس۔ ڈی۔ (2023ء)؛ ایس۔ ایس۔ ڈی۔ (2023ء)۔

نظام درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا رہا ہے³⁸ جس سے درآمدی لاگت بڑھ جاتی ہے اور مارکیٹ کی قیمتوں پر تجارتی کشادگی کے اثرات کسی حد تک زائل ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح، نان ٹیرف رکاوٹیں زیادہ رہنے سے ملکی فرموں کو ملکی مارکیٹ میں ایک امتیازی حیثیت مل جاتی ہے۔ تجارتی پابندیوں کی پالیسیوں کے نتیجے میں ملکی قیمتوں نے بین الاقوامی منڈیوں کی قیمتوں سے بڑی حد تک انحراف کیا، جس کے

شکل 6.12: خالص میزانی قرضوں کے اجزائے ترکیبی



Source: State Bank of Pakistan

1972ء تا 2021ء کے دوران سرمائے اور لیبر دونوں کی پیداواریت میں سست روی دیکھی گئی، نتیجتاً، ملک کی مجموعی عامل پیداواریت کی نمو دیگر ایشیائی معیشتوں کی نسبت کافی پست رہی۔ پیداواریت میں عمومی کمی زراعت، ایشیائی اور خدمات کے شعبوں میں نمایاں ہے۔⁴²

زراعت

گھریلو صرف کی باسٹ میں غذائی اور زرعی مصنوعات کا بڑا حصہ ملک کے زرعی شعبے کو درپیش ساختی چیلنجوں، اور غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں تغیر پذیری دونوں کے حوالے سے پاکستان کی زد پذیری کو بڑھاتا ہے۔ پالیسی، انتظامی اور ادارہ جاتی کمزوریوں سے پیدا ہونے والے یہ چیلنجز خام مال کے استعمال اور زرعی پالیسی میں یگانگی کی عکاسی کرتے ہیں، جو پست یافت کے ساتھ ساتھ فارم ٹامنڈی روابط کمزور کرنے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ امر ملک میں بلند غذائی مہنگائی پر متوجہ ہوتا ہے۔⁴³

کئی مرکزی بینک، جیسے بینک آف کینیڈا اور بینک آف انگلینڈ، سہ ماہی پیداواری رجحان کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا بغور جائزہ لیتے ہیں۔ پیداواری لاگت، جو مفروضہ طور پر مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت پر اثرات کے پیش نظر، خاص طور پر ایشیا کے شعبے میں، کمزور پیداواری نمو کو مہنگائی میں اضافے کے خطرے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔⁴¹

خام مال کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو زرعی یافت میں متعدد عوامل رکاوٹ بنتے ہیں، جن میں بیج کا ناقص استعمال، زرعی کیمیکلز کا غیر متوازن استعمال، فارم پر مشینوں کی ناکافی تنصیب، آبپاشی کے لیے پانی کی محدود دستیابی، زرعی توسیع کی ناکافی خدمات، اراضی کی انحطاط پذیری اور ماحولیاتی خطرات، جیسے سیم اور تھور، اور قرضوں تک ناکافی رسائی، شامل ہیں۔ اسی طرح، اکثر و بیشتر کاشت کار کیڑے مار ادویات کا زیادہ یا غلط استعمال کرتے ہیں، اور کھاد کا صحیح مرکب اور استعمال نہیں کرتے۔⁴⁴

پاکستان میں، مہنگائی پر پیداواریت کے اثرات کا تجرباتی طور پر نہیں جانچا، البتہ لیبر کی پیداواری نمو سے مہنگائی کا معکوس تعلق نظر آتا ہے (شکل 6.17)۔ جزو آئیہ فرق اس لیے ہو سکتا ہے کہ، کئی ترقی یافتہ معیشتوں کے برعکس، ملک میں سہ ماہی بنیادوں پر لیبر کی پیداواریت اور مجموعی عامل پیداواریت کے سرکاری تخمینے دستیاب نہیں ہیں۔ اس لیے یہ معلوم نہیں ہے کہ پیداواریت مہنگائی کو کس حد تک متاثر کر سکتی ہے۔ تاہم، پاکستان میں طویل مدتی پیداواریت کا کمزور رجحان مہنگائی میں کمی کے لیے ایک بڑی رکاوٹ قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ، پالیسی کے نقائص وسائل کے غیر موثر اختصاص کا باعث بنتے اور زرعی پیداواریت کو متاثر کرتے ہیں۔ مثلاً، گندم کی خریداری کی پالیسی اور امدادی قیمتیں اجناسی مالکاری کے ذریعے مالیاتی بوجھ میں اضافہ کرتی ہیں۔

⁴¹ براہری (2019)؛ بنی اوسی (2023)۔

⁴² پاشا، انجے و دیگر۔ (2002)؛ صابر، ایم اور احمد، کیو ایم (2003)؛ چوہدری، اے (2009)؛ منصورہ بندی کمیشن (2011)؛ احمد، آر اور اویس، این۔ (2016)؛ سلیم، ایچ و دیگر۔ (2019)؛ اور صدیقی و دیگر (2022)؛ الف، او صدیقی و دیگر (2023)؛ جاوید، این۔ اور احمد، جی۔ (2021)۔

⁴³ رانا، ڈیلو و دیگر۔ (2002)؛ ہارٹ، اے۔ اور واکنر، ایس۔ (2022)۔

⁴⁴ ہارٹ، اے۔ اور واکنر، ایس۔ (2022)؛ ایسٹ بینک (2023)؛ الف، جعفری، ایس۔ کے۔ و دیگر (2022)؛ ایسٹ بینک (2014)؛ ایسٹ بینک (2007)؛ ایسٹ بینک (2014)؛ ایسٹ بینک (2009)؛ خان، ایم۔ جے و دیگر (2010)؛ اعجاز، این۔ اور احمد، ایم۔ (2017)۔

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

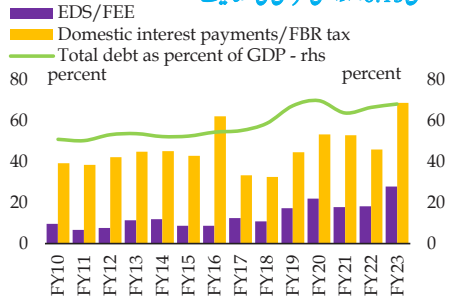
خطرات اور عالمی غذائی قیمتوں اور شرح مبادلہ میں کمی کے حوالے سے ان کی زدپذیری اضافہ کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، جو کاشت کار ممکنہ طور پر دوسری فصلوں، جیسے دالیں، کھجور اور سویا بین جو زیادہ تر درآمد کی جاتی ہیں، کی طرف منتقل ہو سکتے ہیں، وہ ایسا نہیں کرتے کیونکہ موجودہ مراعات اور پالیسی کامرکز نگاہ بڑی فصلیں ہیں۔⁴⁸

آخر، فارم تارکیٹ کمزور روابط بھی قیمت کے دباؤ میں اضافہ کرتے ہیں۔ مناسب ذخیرے اور نقل و حمل کی عدم موجودگی میں، جیسے کولڈ سٹوریج چین، فصل کا ضیاع زیادہ ہوتا ہے، جس کی لاگت صارفین کی طرف سے ادا کی جانے والی قیمت میں شامل ہوتی ہے۔ مزید برآں، بازار کے ایجنٹ سبزیوں اور پھلوں کے کاشتکاروں کا استحصال کرتے ہیں، خاص طور پر کٹائی سے پہلے کے ٹھیکیدار جن کا نقد مارجن خردہ قیمت کے تقریباً ایک تہائی کے برابر ہوتا ہے۔ بہترین روایات کے برعکس، پاکستان کے زرعی شعبے کی سپلائی چین میں آڑھتوں کی گتے والی طویل قطار کا مطلب یہ ہے کہ صارفین کو مہنگی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ مشکوک تجارتی روایات اور تاجروں کی ملی بھگت کے ثبوت بھی ہیں، جو مسابقتی قیمتوں کو بگاڑتے ہیں۔⁴⁹

انتظامی قیمتیں: توانائیاں

پاکستان میں قیمتوں کے انتظام اور صوبائی حکومتوں کی پالیسیاں بھی کئی شعبوں، جیسے ادویہ سازی، ڈیری، اور گوشت اس کے ساتھ ساتھ زرعی پیداوار میں بھی مہنگائی کے بنیادی دباؤ میں حصہ ڈال رہی ہیں، جہاں وقفے وقفے سے خردہ قیمت کی ضابطہ کاری پر توجہ دی جاتی ہے۔ ایک طرف، جب قیمتوں پر نظر ثانی ناگزیر ہو جاتی ہے تو نینچتا قیمتوں میں بہ سرعت تبدیلی ہوتی ہے۔ دوسری جانب، قیمتوں کی حد بندی موثر پیداوار، ذخیرہ کاری اور تقسیم کاری کے حوالے سے سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کرتی ہے جس سے درمیانی تا طویل مدت میں

شکل 6.13: ادائیگی قرض کی صلاحیت



Note: EDS stands for external debt servicing, FEE stands for FX earning.

Sources: Ministry of Finance and State Bank of Pakistan

مزید برآں، منضبط درآمدات کے باعث خریداری کی بلند قیمتوں کے نتیجے میں، ملک میں گندم کی قیمتیں درآمدی قیمت سے تجاوز کر جاتی ہیں۔⁴⁵ اسی طرح، پانی کی کم قیمت بندی کی پالیسی بگاڑ کا باعث بن رہی ہے، جس سے فصلوں کے زیادہ موثر اختصاص اور، یوں مسابقتی قیمتوں کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔⁴⁶

ناکافی خام مال اور ناقص پالیسی کے نتیجے میں، بڑی فصلوں کی اوسط پیداوار ملک میں ترقی پسند کاشت کاروں کی نسبت تقریباً 55 فیصد کم ہے؛ یہ خطے کی نسبت بھی کم ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران یافت میں کچھ اضافہ ہوا ہے لیکن تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی بڑی وجہ یافت میں بہتری کے بجائے خام مال کا اضافی استعمال ہے۔⁴⁷ اسی طرح، چارے کے ناقص معیار، پروٹین کی فراہمی میں کمی اور بہاریاں چھوٹنے کی وجہ سے مویشیوں کی یافت متاثر ہوتی ہے، جو لا محالہ ڈیری مصنوعات اور گوشت کی مہنگائی پر اثر انداز ہوتی ہے (باب 3 بھی ملاحظہ کیجیے)۔

روایتی فصلوں کی پست یافت کے سبب دیگر فصلوں کے لیے بہت کم اراضی اور دیگر وسائل باقی رہتے ہیں۔ اس کے ہمراہ مراعات کی کمی، اور دیگر فصلوں پر پالیسی اور ادارہ جاتی توجہ بلند غذائی برآمدات کے ذریعے گرانی کے قابل گریز

⁴⁵ تحقیقوں سے پتہ چلتا ہے کہ گندم کی خریداری کے حجم میں کمی سے گندم کی قیمت اور رسد کے استحکام پر سمجھوتہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جس کا انتظام تجارتی شہادگی اور قیمتوں کی لاگتی تحدید کے ذریعے کیا جاسکتا ہے جس میں زرخوں میں کمی پیشی کے قواعد بروئے کار لاتے ہوئے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ عالمی قیمتوں کی پیروی کی جاتی ہے۔ ماخذ: احمد، ایس۔ اے۔ اور گوتم، ایم۔ (2013ء)

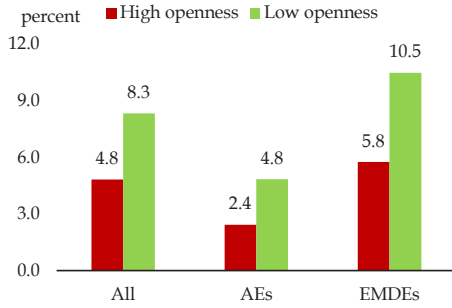
⁴⁶ ڈیلویپی (2022ء)؛ احمد، ایس۔ اے۔ اور گوتم، ایم۔ (2013ء)؛ اے۔ ڈیلویپی۔ رانا (2020ء)۔

⁴⁷ احمد، ایس۔ اے۔ اور گوتم، ایم۔ (2013ء)؛ ڈیلویپی۔ (2022ء)؛ ڈیلویپی۔ بی۔ (2023ء)۔

⁴⁸ اسٹیٹ بینک (2022ء)؛ اسٹیٹ بینک (2019ء)؛ یو۔ ایس ڈی اے (2022ء)۔

⁴⁹ اے۔ خالدہ صاحبہ (2020ء)؛ مخدوم، اے۔ و دیگر (2022ء)؛ انجارج، این۔ اور احمد، ایم۔ (2017ء)؛ ہارٹ، اے۔ اور انگلز، ایس۔ (2022ء)؛ ڈیلویپی (2022ء)۔

شکل 6.15: مہنگائی * بلحاظ تجارتی کشادگی



*median inflation for the period (1970-2017).

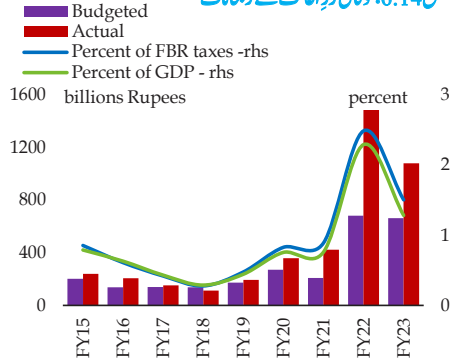
Source: Ha, J. et al. (2019)

یہ پالیسی اور ضوابطی چیلنجز مہنگائی پر مختلف ذرائع سے اثر انداز ہوتے ہیں، جیسے بے ہدف زراعت اور قیمت بندی کی سبوا میدی پالیسی، جس کا تذکرہ مالیاتی پالیسی کے پچھلے ذیلی سیکشن میں ہے۔ یہ ذیلی سیکشن رسدی رکاوٹوں اور پالیسی چیلنجوں پر روشنی ڈالتا ہے، جو کئی برسوں سے توانائی اور گیس دونوں شعبوں میں توانائی کے مجموعی مہنگے نرخوں اور رسدی کمی میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔⁵³

بجلی:

بجلی کے شعبے کے حوالے سے، پالیسی عوامل، بجلی سازی میں خامیاں، ترسیلی رکاوٹیں، اور موثر پلانٹس کا استعداد سے کم استعمال نرخوں میں اضافے کا سبب بن رہے ہیں۔ مثلاً، بجلی پالیسی 'خریدو یا مجموعی ادائیگی کرو' کے قیمت بندی ماڈل میں بجلی کے نرخوں کے ساتھ کچی سٹی پر چیز پرائس بھی شامل ہوتی ہے، جس میں متعین لاگتیں شامل ہوتی ہیں، جیسے بجلی کے اخراج کے لیے اراضی اور انفراسٹرکچر، قرضہ واپسی کے چارجز؛ اور ایکویٹی پر ڈالروں میں نفع کی ضمانت۔ ڈالر کے ساتھ ساتھ، کچی سٹی پر چیز پرائس کے مختلف اجزاء کے متعدد دیگر عوامل

شکل 6.14: وفاقی زراعت کے رجحانات



Source: Ministry of Finance

مساہلت بڑھانے اور قیمتیں کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ توانائی، پاکستان کا وہ واحد شعبہ ہے جہاں انتظامی قیمتیں اور دیگر ضوابطی چیلنجز بلند مہنگائی کے لیے ایک بڑا ساختی عامل ثابت ہوتے ہیں۔⁵⁰

توانائی کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے ہمراہ، وقت گزرنے ساتھ ساتھ معیشتوں کی مہنگائی میں فرق کی وضاحت کرنے میں توانائی کا حصہ بڑھ گیا ہے۔ یہ صرف اس لیے نہیں ہے کہ توانائی کی لاگت اس سے پیدا ہونے والی اشیا اور خدمات کی لاگتوں کو بڑھاتی ہے، بلکہ اس لیے بھی کہ توانائی کی بلند لاگت مہنگائی کی توقعات پر مثبت اثر ڈالتی ہے۔⁵¹ پاکستان میں توانائی کی قیمتوں کا، غذائی اور قوزی مہنگائی کے بعد، عمومی مہنگائی کے اشاریے میں تیسرا سب سے بڑا براہ راست حصہ ہے۔ تاہم، یہ خام مال کے اخراجات، جیسے بجلی اور ٹرانسپورٹ کے ذریعے غذائی اور قوزی اجزاء دونوں میں اپنا حصہ ڈالتی ہے۔⁵² توانائی کی درآمدات کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ہمراہ، توانائی کے شعبے میں بہت سے پالیسی اور ساختی چیلنجز۔ بجلی اور گیس دونوں — مخصوص ملکی خصوصیات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں، جو پاکستان میں مہنگائی کے دباؤ کو بڑھا رہے ہیں۔

⁵⁰ نذر، این۔ (2021ء)؛ کوگلین، ایم۔ و دیگر۔ (2015ء)؛ خان، یو۔ و دیگر۔ (2021ء)

⁵¹ عباس، ایچ۔ و دیگر۔ (2015ء)

⁵² مثلاً، ٹرانسپورٹ کا شعبہ بیٹر ولیم مصنوعات کا سب سے بڑا صارف ہے جس میں ڈیزل اور بیٹرول کی بہت بلند اور غیر لیکڈ ارب طلب کے باعث ملک میں مہنگائی کا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ ماخذ: ایم۔ نمبر (2018ء)

⁵³ نیپرا (2023ء)؛ سی ڈی پی آر (2015ء)

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

صارفین کم موثر پلائٹس سے پیدا کردہ مہنگے پوائنٹس کی ادا کی گئی کرتے ہیں، جس میں موثر پلائٹس کی غیر استعمال شدہ استعداد کے عوض ادا کیے جانے والے کپی سٹی چارجز بھی شامل ہیں۔⁵⁷

اس کے ہمراہ، بجلی کی بار بار بندش کی وجہ سے، کاروباری ادارے مہنگے متبادل کا سہارا لیتے ہیں، جیسے پیٹرول، ڈیزل یا آریل این جی کے ذریعے بجلی پیدا کرنا۔⁵⁸ اگرچہ بجلی کی اس طرح کی نجی پیداوار کی لاگت کو قومی مہنگائی لحاظاً بظاہر صرف اشاریہ قیمت سے براہ راست معلوم نہیں کیا جاتا ہے، تاہم یہ اشیا اور خدمات کی لاگت میں حصہ ڈالتی ہے اور بالآخر مہنگائی کے دباؤ میں اضافے کی وجہ بنتی ہے۔

گیس:

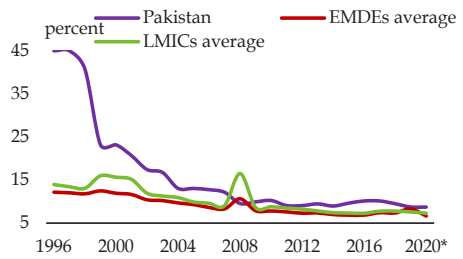
گیس کے شعبے میں، قیمتوں اور استعمال دونوں کے نقطہ نظر سے نامناسب اور صوابدیدی پالیسی ایک دیرینہ مسئلہ بنا رہا ہے۔ گھریلو صارفین کے لیے نرخ صنعتی، بجلی گھروں اور کمرشل صارفین کی نسبت بہت کم رکھے گئے ہیں۔ مابقی سال 22ء میں گھریلو صارفین، جن کا گیس کی کل کھپت میں تقریباً 23 فیصد حصہ تھا، کو گیس کی فراہمی میں تجارتی اور صنعتی پیدا کنندگان پر ترجیح دی گئی۔⁵⁹ اس کا دو جہتی اثر ہوا ہے، ایک طرف، قیمت بندی کی پالیسی تجارتی اور صنعتی صارفین کی طرف سے ادا کی جانے والی گیس کی قیمت میں اضافہ کرتی ہے جس کا اثر اشیا اور خدمات کی خریدہ قیمتوں پر منتقل ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف، قیمت بندی پالیسی کے ساتھ ساتھ⁶⁰ خصوصاً، گھریلو صارفین کی جانب سے گیس کا ترجیحی اور غیر موثر استعمال گیس کے ملکی ذخائر میں تیزی سے کمی پر منتج ہوا۔

کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، جیسے ملکی شرح سود، غیر ملکی شرح سود، ملکی مہنگائی، غیر ملکی مہنگائی۔ ان حسابات کا سہ ماہی بنیادوں پر جائزہ لیا جاتا ہے اور پھر ان میں رد و بدل کیا جاتا ہے۔⁵⁴

کپی سٹی ادا کیے جانے میں پوری پیداواری استعداد کی قیمت وصول کی جاتی ہے، قطع نظر اس کے کہ کتنی بجلی پیدا اور فروخت کی گئی، جس سے فی پوائنٹ قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔⁵⁵ یہ مسئلہ شرح مبادلہ میں کمی، عالمی اور ملکی سودی شرحوں میں اضافے، اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کے وقت اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے، حالیہ برسوں میں یہی رجحان رہا ہے۔

مزید برآں، بجلی کی ترسیل کا ناکافی اور بوجھل نظام بھی بلند کپی سٹی ادا کیے جانے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح، ایسی نظریں موجود ہیں جب موثر پاور پلائٹس⁵⁶ کی میرٹ آرڈر لسٹ پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

شکل 6.16: نرخوں کی اطلاقی شرحوں کا رجحان



Note: Missing data values are assumed to have remained unchanged at previous period's level. *Latest available data.

Source: World Bank

⁵⁴ "مضمون کے کارروائیوں کی مدت میں، مقامی مہنگائی، غیر ملکی مہنگائی، شرح مبادلہ کی تبدیلیاں اور شرح سود میں تبدیلیوں کے لیے سہ ماہی رد و بدل / اشاریہ ہر سال تازہ ترین بنیادوں پر یکم اپریل، یکم جولائی، یکم اکتوبر اور یکم اپریل کو مرتب کیے جائیں گے، جو پاکستان دفتر شماریات کی طرف سے اعلان کردہ صارف اشاریہ قیمت، امریکی دفتر برائے نسبی شماریات کے جاری کردہ امریکی صارف اشاریہ قیمت کے حوالے سے اور نیٹیل آف پاکستان سے جاری شدہ غیر ملکی کرنسی (ڈالر، برطانوی پاؤنڈ، یورو اور جاپانی ین) کی قیمت فروخت و دستیاب تاریخ پر جاری ہوں گی۔" ماخذ: وزارت پانی و بجلی (2015ء)

⁵⁵ نیپرا (2023ء)

⁵⁶ پاور جرنیشن پلائٹس کی کارکردگی ترتیب وار درج ہے۔

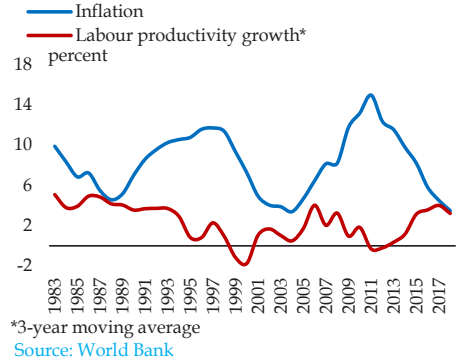
⁵⁷ اسٹیٹ بینک (2019ء)، نیپرا (2022ء)، نیپرا (2023ء)

⁵⁸ نیپرا (2023ء)

⁵⁹ سی ڈی پی آر (2015ء)

⁶⁰ مثلاً، گیس گیزر کا ہر گیکہ استعمال جن کی کارکردگی صرف 30 فیصد ہے۔ ٹرانسپورٹ سیکٹر کے لیے گیس مختص کرنے کی اب متروک پالیسی غیر موثر استعمال کی ایک اور نظیر ہے۔ گیس کے موثر استعمال سے ممکنہ طور پر 20 فیصد تک گیس کے وسائل بچائے جاسکتے ہیں۔ سی ڈی پی آر (2015ء)

شکل 6.17: پاکستان میں مہنگائی اور لیبر کی پیداواریت کا رابطہ



مجموعی طلب و رسد وہ بنیادی ذرائع ہیں جن کے ذریعے آبادیاتی ساخت مہنگائی کو متاثر کرتی ہے۔ آبادی کے نوعمر افراد اور بوڑھے دونوں کارکن فراہم کیے بغیر مجموعی طلب میں حصہ ڈالتے ہیں اور یوں مجموعی رسد میں ان کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ تاہم، انحصار کا بلند تناسب متعدد عوامل پر منحصر ہے جیسے متوقع عمر، فی کس آمدنی میں اضافہ، اور بچت کی سطح، بڑھاپے کے انحصار کے بلند تناسب کی موجودگی میں یہ مہنگائی کی شرح میں کمی، اور جب نوعمر افراد کے باعث انحصار کا تناسب بلند ہو تو یہ مہنگائی بڑھانے کا سبب بنتا ہے۔⁶³

بوڑھے افراد کے انحصار کا بلند تناسب مہنگائی کی شرح میں کمی کا سبب بنتا ہے، کیونکہ وہ زیر کفالت نوعمر افراد کی نسبت کم صرف کا باعث ہوتے ہیں، اور وہ عموماً دوران حیات، بالخصوص درمیانی عمر میں کچھ بچت بھی کرتے ہیں۔ درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد 40-64 سال کی عمر میں۔ مہنگائی کی شرح میں کمی کا سبب بنتے ہیں، کیونکہ ان کی حیثیت خالص بچت کنندگان کی ہوتی ہے، یعنی ان کی آمدنی ان کے صرف سے زیادہ ہوتی ہے۔ دوران حیات بچت کا عروج بھی عموماً عمر کے اسی حصے میں ہوتا ہے۔⁶⁴

مزید برآں، اگر متوقع عمر زیادہ ہو تو درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد ریٹائرمنٹ کے بعد کے لیے بچت کرتے ہیں۔ یہ سال چنتے کم ہوں گے، اتنے ہی کم افراد اپنے مستقبل کے لیے بچت کرنے کا انتخاب کریں گے۔ عام طور پر عمر رسیدہ درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد اور بوڑھے اشخاص دونوں کی بچتیں محفوظ اثاثوں کی شکل میں ہوتی ہیں، جیسے بانڈز، بالخصوص سرکاری بانڈز، نہ کہ پُرخطر اثاثوں جیسے ریئل اسٹیٹ یا حصص میں۔ اس کے برعکس، زیر کفالت نوعمر افراد کا بلند تناسب پست بچتوں کا باعث بنتا ہے، کیونکہ ان کی حیثیت خالص صارف کی ہوتی، جبکہ یہ امر براہ راست ٹیکس دہندگان کی تعداد میں کمی کا سبب بن کر مالیاتی خسارے کے حجم کو بھی بڑھا سکتا ہے۔⁶⁵

پاکستان نے 2015ء کے دوران طلب و رسد کا بڑھتا ہوا فرق پورا کرنے کے لیے، ایل این جی کی درآمد شروع کی تھی۔ تاہم، بہترین بین الاقوامی روایات کے برعکس، پاکستان نے تجارتی، صنعتی اور دیگر بڑے صارفین کو مہنگی گیس فراہم کر کے گھریلو صارفین کو زراعت دینے کی پالیسی کے سبب، گھریلو درآمدی گیس کی قیمتوں کو سیکھا کرنے کے بارے میں پالیسی سازی نہیں کی۔ نتیجتاً، ایشیا اور خدمات کے پیدا کنندگان اس سے کہیں زیادہ نرخ ادا کر رہے تھے جو وہ اُس وقت ادا کرتے کہ اگر پاکستانی گیس کی قیمت کی پالیسی گیس کی بہ وزن اوسط قیمت پر متعین کی جاتی۔⁶¹

آبادی

مہنگائی پر آبادی کا اثر ایک مجموعی اور سست عمل سمجھا جاتا ہے، جس کے طویل مدت میں گہرے اثرات ہوتے ہیں۔⁶² اس کا اثر مہنگائی کی شرح میں کمی اور اضافہ دونوں ہو سکتے ہیں۔ اس اثر کی متضاد نوعیت کئی عوامل سے منسلک ہے، جن میں سب سے اہم آبادی کی ساخت ہے۔ بالخصوص، کسی ملک کی آبادی کے انحصار کے تناسب کی نوعیت اور حد۔ نوجوانوں (15 سال سے کم عمر) اور بوڑھی آبادی (64 سال سے زائد) کا کل آبادی کا تناسب۔ مہنگائی کے نتائج کو متاثر کرتی ہے۔

⁶¹ 2022ء میں، حکومت نے گیس کی ذہنی اوسط لاگت کے لیے ایک بل منظور کیا، جس کے تحت تمام ذرائع سے گیس کی قیمت ذہنی اوسط لاگت کی بنیاد پر مقرر کی جانی تھی۔ تاہم ابھی تک اس بل پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔

⁶² ہان، جی۔ (2022ء)

⁶³ لی، دوہنگ۔ (2014ء)؛ ہان، جی۔ (2022ء)

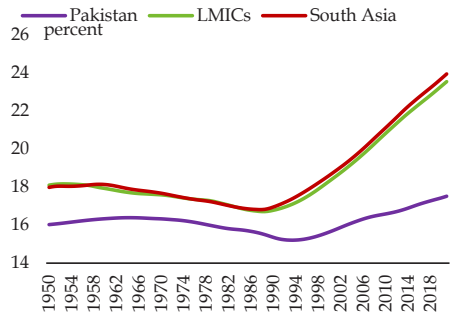
⁶⁴ جعفری، اے۔ اے۔ و دیگر۔ (2016ء)؛ جمہوری، بی و دیگر؛ نایاب ڈی اور صدیقی، او۔ (2022ء)

⁶⁵ اینڈرسن، ڈی و دیگر۔ (2014ء)؛ ٹیلڈ، بی۔ اور مالبرگ، بی۔ (2000ء)؛ کاتاری، ایم و دیگر۔ (2014ء)

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

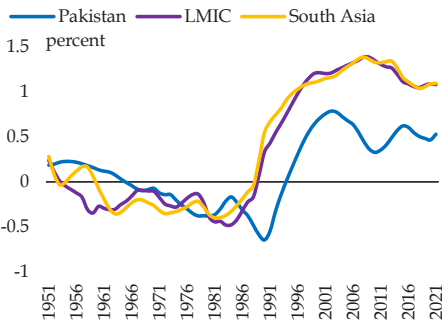
اپنے ہم سر ممالک کے اعتبار سے پاکستان میں درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی تعداد اس کی مجموعی آبادی سے نسبتاً کم ہے۔ (شکل 6.18)۔ اگرچہ پاکستان میں درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی نمونگی آبادی میں نمونہ 67 کا خاص ہے، جو 90 کی دہائی کے دوران بڑھی، تاہم یہ پچھلے 20 برس سے جمود کا شکار ہے اور ہم سر معیشتوں سے نسبتاً کم ہے (شکل 6.19)۔ اسی موقع پر، آبادیاتی شرح افزائش کی بلند شرح (شکل 6.20 الف، ب اور ج) 68 کے سبب زیر کفالت نوجوانوں کا تناسب بلند ہے۔ اسی طرح، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ متوقع عمر بڑھ کر 66 سال تک پہنچ چکی ہے، لیکن ترقی یافتہ معیشتوں کی 80 سال پر محیط متوقع عمر کی نسبت یہ خاصی کم ہے، جس کے باعث مہنگائی کے دباؤ میں کمی دیکھی گئی۔

شکل 6.18: درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کا کل آبادی میں حصہ



Sources: SBP Staff Calculations, United Nations Population Division

شکل 6.19: درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی نمونگی آبادی میں فرق



Sources: SBP Staff Calculations, United Nations Population Division

نتیجتاً، پاکستان میں متوقع عمر میں کمی کا خسارہ، جس سے مراد صرف منہا کر کے بیچنے والی آمدنی ہے، 29 سال کی عمر تک برقرار رہتا ہے۔ اس کا موازنہ 10 یورپی ممالک کے نمونے میں کم از کم 23 برس (فرانس) اور زیادہ سے زیادہ 27 برس (اٹلی) سے کیا جاتا ہے۔ نیشنل ٹرانسفر اکاؤنٹس پر تحقیق سے اخذ شدہ شواہد، جو نسل در نسل معیشت کا تخمینہ لگاتے ہیں، سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں نہ صرف بچت کی عمر بہت بعد میں شروع ہوتی ہے، بلکہ یہ دوسرے ممالک کے مقابلے میں پہلے ختم بھی ہو جاتی ہے۔ مزید برآں، کام کاج کرنے والوں کی

آبادی اور مہنگائی کے انقطاع پر بیشتر تحقیق کی توجہ ترقی یافتہ معیشتوں پر مرکوز رہی ہے۔ مثال کے طور پر، ابتداً، محققین نے جاپان پر تحقیق کی، جو تیزی سے عمر پذیر ترقی یافتہ پہلی معیشتوں میں سے ایک ہے، اس کے بعد کچھ یورپی معیشتوں پر تحقیق کی گئی۔ زیادہ حالیہ مطالعات میں ابھرتی ہوئی معیشتوں، جیسے چین، چلی اور میکسیکو پر توجہ مرکوز کی گئی۔⁶⁶ جعفری و دیگر (2016ء) کے علاوہ اس تعلق کے حوالے سے پاکستان پر تحقیق بہت کم ہے۔ 1988ء تا 2014ء کے اعداد و شمار کی بنیاد پر، مقالے سے یہ نتائج اخذ کیے گئے کہ پاکستان میں آبادی بڑھنے سے مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے، جبکہ درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد میں اضافہ مہنگائی میں کمی سبب بنتا ہے۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتوں پر تحقیق کا بنیادی پیغام یہ ہے: بوڑھے افراد کے انحصار کا بلند تناسب اگر بڑھتی ہوئی متوقع عمر کی بلند سطح اور بچت کی بلند سطح کے ہمراہ ہو تو مہنگائی کی شرح میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ اس کے برعکس، جب زیر کفالت نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہو، متوقع عمر کم ہو، اور بچت کی سطح پست ہو تو آبادی میں انحصار کا بلند تناسب مہنگائی کا سبب بنتا ہے۔ زندگی کی توقع کم ہے، اور بچت کی سطح کم ہے۔ ان تمام پیمانوں پر پاکستان کی کارکردگی اچھی نہیں ہے۔

⁶⁶ بوریگا، ای و دیگر (2017ء)؛ برونو، ٹو، سکا، پی۔ (2019ء)؛ بان، جی۔ (2022ء)۔

⁶⁷ مفروضے کے طور پر، آبادی کی نمونگی سے درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی مثبت نمونگی کی شرح میں کمی کا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ ماخذ: جعفری، اے۔ اے۔ و دیگر (2016ء)۔

⁶⁸ اسٹیٹ بینک (2021)۔

کیجائی، اجناس کی پست عالمی قیمتوں، اور ملکی فصلوں کی پیداوار میں بہتری کے طفیل، مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مئی 2023ء کی 38 فیصدی بلند ترین سطح سے کم ہو کر دسمبر 2023ء میں 29.7 فیصد پر آگیا، جبکہ تیزی مہنگائی بھی بتدریج کم ہونا شروع ہو گئی ہے۔

عمر کی آبادی، دوسرے ممالک سے نسبتاً کم بچت کرتی ہے، جس سے پست پیداواریت یا لیبر مارکیٹ کے نقص کی نشاندہی ہوتی ہے۔⁶⁹ یہ حالات طویل مدتی مہنگائی کے دباؤ کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

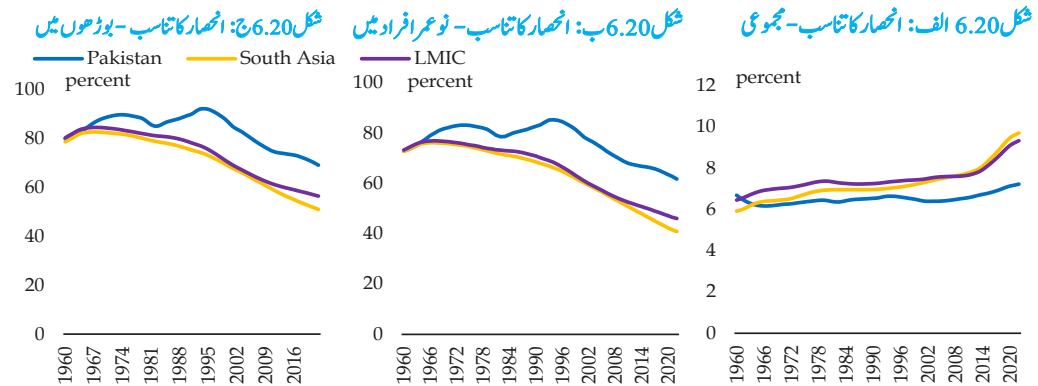
6.4 اختتامی کلمات

مہنگائی کا تعین کرنے والے مختلف عوامل، جیسے اجناس کی عالمی قیمتیں اور مالیاتی پالیسی، اور وہ ساختی مسائل جنہیں قیمتوں میں پائیدار استحکام کے حصول کے لیے حل کرنے کی ضرورت ہے، ان کی اہمیت سے قطع نظر، زری پالیسی کا کردار بنیادی ہے، کیونکہ رسد زر اور گرانی کی توقعات کا مہنگائی میں اہم حصہ ہوتا ہے۔ پالیسی ریٹ میں ردوبدل کے حجم اور اس کے نتیجے میں معاشی لاگت کو دیرینہ پالیسی اور ساختی چیلنجوں سے نمٹ کر کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

اگرچہ اسٹیٹ بینک، جب اور جیسے ضرورت ہو، مہنگائی کی توقعات اور دور ثنائی کے رسدی دھچکوں کے اثرات پر قابو پانا جاری رکھے گا، مالی سال 25ء کے اختتام تک 5 تا 7 فیصد کی درمیانی مدت کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے مزید مالیاتی یکنجائی اور غیر یقینی صورت حال میں کمی ناگزیر ہے۔ مزید برآں، غیر زری ذرائع اور ان سے پیدا ہونے والی زد پذیری کے باعث مہنگائی کے دباؤ کی شدت اور پے در پے نوعیت کے پیش نظر، پالیسی اور ساختی چیلنجز کو ایک ضروری امر کے طور پر حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مہنگائی کی شرح میں طویل مدتی کمی کی رجحان سازی اور پست اور مستحکم مہنگائی کے پائیدار بنیاد پر حصول کی غرض سے ایک سازگار ماحول پیدا کیا جاسکے۔

اسٹیٹ بینک نے مہنگائی کے حالیہ دور میں طلبی دباؤ پر قابو پانے اور مہنگائی کی بے قابو توقعات کی روک تھام کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بہت سے محتاطہ اقدامات کے ساتھ ساتھ، مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے دوران مجموعی طور پر پالیسی ریٹ میں 1500 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا۔ مالی سال 23ء کے جون سے پالیسی ریٹ کو 22 فیصد پر برقرار رکھا ہے، کیونکہ دیرینہ ساختی مسائل کے پس منظر میں، توانائی کی انتظامی قیمتوں میں ردوبدل نے مہنگائی کے نتائج پر اثر انداز ہونا جاری رکھا۔ مالیاتی سختی کے نتیجے میں، تھوڑی بہت مالیاتی

حکومت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مہنگائی کی توقعات پر مؤثر طریقے سے قابو پانے کے لیے مہنگائی کے ہدف کا تعین اسٹیٹ بینک کی مشاورت سے کرے، جیسے دوسرے ملکوں کینیڈا، بھارت اور برطانیہ میں حکومت اور مرکزی بینک کے درمیان مشترکہ معاہدوں کی روایت ہے۔ اس سے یہ بھی ضروری ہو گیا ہے کہ



Source: World Bank

⁶⁹ ہیمرنی، دوگلہ (2014ء)؛ تاپاب، ڈی اور کنول، این (2023ء)؛ تاپاب، ڈی۔ اور صدیقی، اور۔ (2020ء)

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

افضل، ایم ودیگر (2013ء)۔ پاکستان میں کشادگی، مہنگائی اور ترقی کا تعلق: اسے آڑی ایل باؤڈر ٹیسٹنگ پر وچ کا اطلاق، پاکستان اکنامک اینڈ سوشل ریویو، شمارہ 51، نمبر 1، صفحہ 53-13

احمد، ایس ودیگر (2016ء)۔ ترقی پذیر معیشت کے کاروباری چکروں کی وضاحت میں زر کا کردار: پاکستان کا کیس، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز، نمبر 74، اسٹیٹ بینک

احمد، ای اور علی، ایس اے (1999ء)۔ شرح مبادلہ اور مہنگائی کی حرکیات، جلد-38، شمارہ نمبر 3، صفحہ 251-235، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو

احمد، ایف ودیگر (2013ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کے عوامل: شماریاتی و معاشی تجزیہ، یورنگ جوہانس کو انٹرنیشنل پروچ، یورپی جرئل آف بزنس اینڈ مینجمنٹ، جلد 5، نمبر 13

احمد، کیو ایم ودیگر (2014ء)۔ پاکستان میں حالیہ مہنگائی کے عوامل: نظریاتی، پاکستان جرئل آف کامرس اینڈ سوشل سائنسز، جلد-8، نمبر 1، صفحہ 170-184

احمد، ایس اے اور گوتم، ایم (2013ء)۔ زراعت اور پانی کی پالیسی: ناپسندیدہ جامع ترقی کی طرف، پاکستان پر عالمی بینک کی پالیسی پیپر سیریز، جلد 1، نمبر PK 16، عالمی بینک

آزن، اے اور ویگا ایف جے (2006ء)۔ کیا سیاسی عدم استحکام مہنگائی میں اضافے کا باعث بنتا ہے؟ ایک ٹیبل ڈیٹا اینالیسیس، جرئل آف مانی، کریڈٹ اور بینکنگ، جلد-38، شمارہ نمبر 5، صفحہ 1389-1379

منصوبہ بند مالیاتی پالیسیوں سے انحراف، بشمول انتظامی قیمتوں کی ترتیب، زر پالیسی کی ساتھ متاثر کرنے اور طویل مدتی مہنگائی کی توقعات بڑھانے کی روک تھام کے لیے واضح حجم کا حامل اور نہ ہی اہم موقع پر وقوع پذیر ہوا۔

اس کے ساتھ ساتھ، زراعت اور توانائی کے شعبوں میں اصلاحات رسدی رکاوٹیں اور نقص، اور قیمتوں پر ان کے اثرات کے مسائل حل کرنے کے لیے اشد ضروری ہیں۔ قیمتوں کے انتظام کی پالیسی میں نرمی لانا اور قیمتوں پر تحدید کو ختم کرنا بھی ناگزیر ہے تاکہ درمیانی تا طویل مدت میں مسابقت میں اضافہ ہو اور یوں مہنگائی کے دباؤ کمی آسکے۔ مزید برآں، اگرچہ رسد بہتر بنانے اور فی یونٹ لاگت کم کرنے کے لیے پیداواری نمو کی ضرورت ہے، تاہم طویل مدت میں بنیادی طلبی دباؤ گھٹانے کے لیے آبادی میں اضافے کی رفتار میں بڑی حد تک کمی بھی درکار ہے۔

ان چیلنجوں کے وسیع دائرہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے، پاکستان میں بلند مہنگائی کا طویل مدتی رجحان کم کرنے کے لیے مستقل کوششوں کے طور پر، وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں، اور اداروں کی جانب سے ایک جامع حکومتی لائحہ عمل اپنایا جانا ضروری ہے، جس کی عدم موجودگی سے مہنگائی پست اور مستحکم رکھنے کے واحد ذریعہ کے طور پر زر پالیسی پر اضافی بوجھ پڑنے کا خطرہ ہے۔ ساختی کمزوریاں دور کرنے کے لیے اصلاحات سے زر پالیسی مزید موثر اور اثر انگیز ہو جائے گی۔ مزید برآں، جس طرح پچھلے سیکٹرز میں مختلف مواقع پر متنبہ کیا گیا ہے کہ ملک میں مہنگائی کے تحریکات کی اجتماعی اور تازہ ترین تفہیم میں فرق موجود ہے، جسے دور کرنے کے لیے اہل علم، حکومتی اداروں اور پالیسی تحقیق کے اداروں کی مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات:

عباس، ایچ ودیگر (2015ء)۔ ایک ترقی پذیر ملک میں مہنگائی کی توقع اور معاشی تصور، صارفین کے اعتماد کے سروے کا مودہ، اسٹیٹ بینک

عبداللہ، ایم اینڈ کلیم، آر (2012ء)۔ پاکستان میں غذائی مہنگائی کا مشاہداتی تجزیہ، ورلڈ ایڈوانسڈ سائنسز جرئل، جلد-16، نمبر 7، صفحہ 939-933

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024

عربی، ایم ایف اور غوری ایس پی (2016ء)۔ تھوک اشاریہ قیمت اور صارف اشاریہ قیمت کے درمیان تعلق، اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹ 16/3، اسٹیٹ بینک

عربی، ایم ایف اور علی اے (2017ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کی مخصوص حد۔

اسٹیٹ بینک ریسرچ لیٹن جلد-13، نمبر 1، اسٹیٹ بینک

آرون، جے اور میول ہاڈر، جے (2007ء)۔ مہنگائی کی حرکیات اور تجارتی کشادگی: جنوبی افریقہ پر اطلاق کے ساتھ، ورکنگ پیپر، سینٹر فار ڈی اسٹریٹ آف افریقی انٹیرز، یونیورسٹی آف آکسفورڈ

اشرا، ایس (2002ء)۔ مہنگائی اور کشادگی: منتخب ترقی پذیر معیشتوں پر تحقیق، ورکنگ پیپر نمبر 84، بین الاقوامی اقتصادی تعلقات پر انڈین کونسل فار ریسرچ

بیک مین، جے ودیگر (2022ء)۔ مہنگائی کی توقعات: کوئی دوئس؟ مانیٹری ڈائریکٹوریٹ، یورپی پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے اقتصادی اور مالیاتی امور (ECON)

برناکے، بی (2013ء)۔ مواصلات اور زرعی پالیسی: پیشکش اکانومسٹ کلب کے سالانہ عشاءتہ میں ایک تقریر، یہاں دستیاب ہے: www.federalreserve.gov/newsevents/speech/bernanke20131119a.htm 03 جنوری 2024 کو رسائی

جھنڈیا، اے (2002ء)۔ جنوبی افریقہ میں شرح مبادلہ کے ترسیلی اثرات کی تجرباتی تحقیقات، آئی ایم ایف ورکنگ پیپر نمبر 2002/165، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

بوویکا ای ودیگر (2017ء)۔ ڈیٹو گرافٹس اور مہنگائی، ای سی بی ورکنگ پیپر 2006، یورپی مرکزی بینک

بی او ای (2023ء)، مانیٹری پالیسی رپورٹ، بینک آف کینیڈا،

www.bankofcanada.ca/wp-

البریزو، ایس ودیگر (2023ء)۔ توقعات کا انتظام: عالمی اقتصادی منظر نامے میں مہنگائی اور مالیاتی پالیسی: نیوگیٹنگ گلوبل ڈائیورجنس رپورٹ، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن۔ ڈی سی

البریزو، ایس اور بلوڈارن (2023ء)۔ مہنگائی کی توقعات کا انتظام معیشتوں کے استحکام حاصل کرنے میں کس طرح مددگار ثابت ہوتا ہے، یہاں دستیاب ہے:

[https://www.imf.org/en/Blogs/Articles/2023/10/how-managing-inflation-expectations-can-](https://www.imf.org/en/Blogs/Articles/2023/10/how-managing-inflation-expectations-can-help-economies-achieve-a-softer-landing#:.:text=Inflation,IMF)

help-economies-achieve-a-softer-

landing#:.:text=Inflation,IMF

بمطابق 05 جنوری 2024ء۔

علی، کے اور خالد، ایم (2019ء)۔ مالیاتی خسارے کی مالکاری کے ذرائع اور مہنگائی پر ان کے اثرات: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 58، شمارہ 1، صفحہ 43-27

علی، ایم جی ودیگر۔ (2015ء)۔ تیزی مہنگائی کی بنیاد کیا ہے؟ پاکستان میں تیزی مہنگائی کے عوامل کی شناخت کے لیے ایک مشاہداتی تجزیہ، جلد-10، شمارہ نمبر 1، آئی بی اے بزنس ریویو

علی، ایس او (2011ء)۔ بجلی، نفع اور مہنگائی: پاکستان میں مہنگائی اور اثرات پر تحقیق۔ ایس بی پی ورکنگ پیپر نمبر 42، اسٹیٹ بینک

امجد، آر اور ایس، این (2016ء)، پاکستان کی پیداواری کارکردگی اور ٹی ایف پی رجحانات، 1980ء-2015ء: حقیقی نشوونما کی وجہ، دی لاجور جرنل آف اکنامکس، شمارہ-21، صفحہ 63-33

اینڈرسن، ڈی ودیگر (2014ء)۔ کیا جاپانی آبادی کا بوڑھا ہونا مہنگائی کی شرح میں کمی کا باعث بنتا ہے؟ آئی ایم ایف ورکنگ پیپر نمبر 2014/139، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

چوہدری، یو پی یو مین اور خان، ایم ایس (2002ء)۔ پاکستان میں شرح مبادلہ اور صارفین کی قیمتیں: کیا روپے کی قدر میں کمی مہنگائی ہے؟ پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 41، شمارہ 2، صفحہ 107-120۔

چوہدری، ایم اے اینڈ ایبے، کے (1999ء)۔ پاکستان اکانومی نامی کارخان، موجودہ صورت حال اور مستقبل کے امکانات، پیپا یونیورسٹی آف انٹرنیشنل بزنس، جلد 12، شمارہ نمبر 1، صفحہ 49-85۔

کوکر اڈ، سی (2019ء)۔ گھریلو افراد کی مہنگائی کی توقعات کے لیے معلومات اور تجربے کا کردار، ڈویٹے بزنس بینک ڈسکشن پیپر نمبر 07/2021۔

کوادر، جی اینڈ سپر زیا، ایچ (2008ء)۔ خود مختار ڈیفالٹ، شرح سود اور ابھرتی ہوئی منڈیوں میں سیاسی غیر یقینی صورتحال، جرنل آف انٹرنیشنل اکنامکس، جلد 76، شمارہ نمبر 1، ستمبر 2008ء، صفحہ 78-88۔

ڈیویٹر، آئی اور گورڈن، آر جے (2005ء)۔ پیداواریت کی نمو کہاں گئی؟ مہنگائی کی حرکیات اور آمدنی کی تقسیم، NBER ورکنگ پیپر نمبر 11842۔

ڈوما، این (2008ء)۔ سری لنکا میں مہنگائی کے بیرونی جد چھلکے سے گزرنا، IMF کا ورکنگ پیپر 08/78، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

اعجاز، این اور احمد، ایم (2017ء)۔ تجارتی پالیسی کی روشنی میں زرعی مراعات میں تحریف: عالمی بینک کی پاکستان پر ایک تحقیق

فائن، اووڈیگر (2022ء) کوچرین اور کولمین: نرخیوں کی سطح کا مالیاتی نظریہ اور مہنگائی کے ادوار، اس لنک پر دستیاب ہے۔

<https://blogs.cfainstitute.org/investor/2022/06/22/cochrane-and-coleman-the-fiscal-theory-of-the-price-level-and-inflation-episodes/> 23
بمطابق فروری 2024ء۔

content/uploads/2023/10/mpr-2023-10-25.pdf پر دستیاب ہے۔ 6 فروری 2024 کو رسائی ہوئی۔

بی او ای (2019ء) زرعی پالیسی رپورٹ، بینک آف انگلینڈ

www.bankofengland.co.uk/

media/boe/files/monetary-policy-

report/2019/november/monetary-policy-report-

november-2019 پر دستیاب ہے۔ pdf، بمطابق 6 فروری 2024ء۔

بوکل، ایم اور شملپفینگ، اے (2005)۔ پاکستان میں مہنگائی کی پیش گوئی کی تین کوششیں، IMF کا ورکنگ پیپر 05/105، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

برونیاٹو-سکا، پی (2019ء)۔ پالیٹیشن ایجنٹ انڈیکس، جرنل آف پالیٹیشن ایجنٹ، جلد 12، صفحہ 179-193۔

برن، جے۔ اور ہرین، الف (1985ء)۔ زر کے کردار کا تعین کرنے کے لیے عالمی مالی بحران کا تاریخی تجزیہ، جرنل آف مانیٹری اکنامکس، ایل ڈی، شمارہ 16، نمبر 1، صفحہ 45 تا 54۔

کیمیٹیو، ایم اینڈ میرون، جے اے (1997)۔ تمام ممالک میں مہنگائی مختلف کیوں ہے؟ روم، سی ڈی اور رومریڈز، ڈی ایچ (ایڈز) میں پی پی 362-335۔ مہنگائی کو کم کرنا: حوصلہ افزائی اور حکمت عملی، شیکاگو یونیورسٹی پریس، شیکاگو

سی ڈی پی آر (2015ء)۔ گیس رپورٹ R1502، کنسورٹیم فار ڈویلپمنٹ پالیسی ریسرچ

چوہدری، اے (2009ء)۔ پاکستان میں کئی عالمی پیداواریت کی نمو: زرعی اور مینو فیکچرنگ سیکٹرز کا تجزیہ، لاہور جرنل آف اکنامکس، جلد 14، صفحہ 1-16۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء

حنیف، ایم این (2014ء)۔ پاکستان کی مانیٹری پالیسی کا تجربہ، MPRA پیپر نمبر 60855

غفور، اے ودیگر۔ (2022ء)۔ ہارٹی کلچر ویلو جینز بنانا اور پاکستان میں فصل کے بعد کے نقصانات کو کم کرنا، ADB بریف نمبر 235، ایٹھائی ترقیاتی بینک

حنیف، ایم این ودیگر۔ (2017ء)۔ عالمی اجناس کی قیمتیں اور ملکی مہنگائی: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، اسٹیٹ بینک ریسرچ لیٹن، جلد-13، نمبر 1، اسٹیٹ بینک حنیف، ایم این ودیگر۔ (2022ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کی شرح کے تعین کرنے والوں کا ٹائم فریکوئنسی تجزیہ، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز 111، اسٹیٹ بینک

گراس مین، جی ایم اینڈ ہیلپ مین، ای (1991ء)۔ عالمی معیشت میں جدت اور ترقی، کیمرج، میساچوسٹس: ایم آئی ٹی پریس

ہا، جے ودیگر (2023ء)۔ ون اسٹاپ سوریس: مہنگائی کی عالمی شماریات، جرنل آف انٹرنیشنل منی اینڈ فنانس، وایوم 137، نمبر 102896

بان، جی (2022ء)۔ آبادیاتی تبدیلیاں اور مہنگائی کی حرکیات، ہانگ کانگ انسٹی ٹیوٹ برائے مالیاتی اور مالیاتی تحقیق

ہا، جے ودیگر۔ (2019ء)۔ مہنگائی: تصورات، ارتقاء، اور ارتباط: الف۔ اوہن سورج ودیگر میں تعارف۔ (نظر ثانی شدہ)، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کا ارتقاء، عوامل، اور پالیسیاں: عالمی بینک واٹیکنگ ڈی سی

ہیری، اے ودیگر۔ (2009ء)۔ تیل، شرح مبادلہ، اور اجناس کی قیمتوں کے درمیان تعلق، جرنل آف ایگریکلچرل اینڈ ایپلائڈ اکنامکس، جلد-41، شمارہ نمبر 2، صفحہ 510-501

ہا، جے ودیگر۔ (2019ء)۔ ابھرتی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کا ارتقاء، عوامل، اور پالیسیاں: واٹیکنگ ڈی سی، عالمی بینک

ہیرسن، او، (2023ء)۔ کیا زیادہ قرض مانیٹری پالیسی کو روک رہا ہے؟ مہنگائی کی توقعات سے ثبوت، IMF ورکنگ پیپر 23/143، جون 2023، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

حیدر، اے اور خان، ایس یو (2007ء)۔ کیا سرکاری قرضوں میں اتار چڑھاؤ مہنگائی میں اضافے کا باعث بنتا ہے؟ پاکستان سے ثبوت، MPRA پیپر نمبر 17008

حسن، ایم اے ودیگر۔ (1995ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کی موجودہ بلند شرح کی کیا وضاحت ہے؟ پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 34، شمارہ 4، حصہ III، صفحہ 943-927

ہیرنی ودیگر (2014ء)۔ یورپ میں عمر اور جنس کے لحاظ سے پیداواری سرگرمیاں اور معاشی انحصار: ایک کراس کنٹری موازنہ، دی جرنل آف دی اکنامکس آف ایجنٹ، جلد 5

حسن، ایم اور حنیف، ایم این (2012ء)۔ مہنگائی بڑھانے میں ڈیمانڈ اینڈ سپلائی شکاس کا کردار: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، ایم پی آر اے پیپر 48884، یونیورسٹی لائبریری آف میونخ، جرمنی

حنیف، ایم این اور بوتل، آئی۔ (2006ء)۔ کشادگی اور مہنگائی: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، MPRA پیپر نمبر 10214

ہیری، ایف ڈی ودیگر (2018ء)۔ توانائی اور خوراک کی قیمتوں کے درمیان اتار چڑھاؤ کا ربط: منتخب ایٹھائی ممالک کا معاملہ، اے ڈی بی آئی ورکنگ پیپر سیریز، نمبر 829

حنیف، ایم این اور خان، ایم ایچ (2012ء)۔ مہنگائی کو بڑھانے میں ڈیمانڈ اور سپلائی شکاس کا کردار: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، MPRA پیپر نمبر 48884

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

جعفری، ایس کے ودیگر۔ (2022ء)۔ پاکستان میں بیج کی صنعت کی حرکیات پر تحقیق۔ ایس بی پی اسٹاف نوٹس 22/02، اسٹیٹ بینک

جعفری، ایس کے ودیگر۔ (2023ء)۔ مہنگائی کو نشانہ بنانے والے نظام کے لیے فرار کی شقیں، ایس بی پی اسٹاف نوٹس 23/01، اسٹیٹ بینک

جلیل، اے ودیگر۔ (2022ء)۔ مہنگائی کی تجزیاتی رپورٹ، نومبر، ریسرچ فار سوشل ٹرانسپارینٹیشن اینڈ ایڈوانسمنٹ (RASTA)۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس (PIDE)

جاوید، این اور احمد، جی (2021ء)، پروڈکٹیوٹی ڈائنامکس: اے کیس آف پاکستان، ریویو آف اکنامکس اینڈ ڈویلپمنٹ اسٹڈیز، جلد-7 (2) 2021، صفحہ 203-187

لی، جے ودیگر۔ (2014ء)۔ مہنگائی اور میکرو اکانومی پر آبادیاتی تبدیلیوں کا اثر، آئی ایم ایف کا ورکنگ پیپر 14/210، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

کنگاری، ایم ودیگر۔ (2014ء)۔ مالیاتی نقطہ نظر سے بڑھاپے اور تنزلی، فیڈرل ریزرو بینک آف ڈلاس، گلوبلائزیشن اینڈ مائٹری پالیسی انسٹی ٹیوٹ، ورکنگ پیپر نمبر 218-

قزاقس، پی (2023ء)۔ غیر یقینی صورتحال اور مارکیٹ کی طاقت: ایک تجرباتی تحقیقات، گلاسگو یونیورسٹی

خالد، اے (2015ء)۔ کیا پی کے آر کی قدر زیادہ ہے؟ اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹس 15/1، اسٹیٹ بینک

خالد، اے اور صباحت (2020ء)۔ پاکستان کی فوڈ مارکیٹ میں قیمتوں کے استحکام کا طریقہ کار: مسائل کی تلاش اور کمنٹ چیلنج، اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹس 20/02، اسٹیٹ بینک

ہارٹ، اے۔ اور وائلنگز، ایس (2022ء)۔ پاکستان کے پنجاب اور سندھ صوبوں میں ہائی ویلیو مارکیٹس سے منسلک ہو کر چھوٹے ہولڈرز کی آمدنی میں اضافہ، عالمی بینک

حسین، ایف ودیگر (آئندہ)۔ 'پاکستان میں مہنگائی کے بنیادی عوامل: محرکاتی اثرات اور حصہ'۔

حسین، ایم (2005ء)۔ مہنگائی اور نمو: پاکستان کے لیے تھریٹیلڈ پوائنٹ کا تخمینہ، جلد-17، شمارہ نمبر 3، پاکستان بزنس ریویو

حیدر، کے اور حسین، ایس کیو (2019ء)۔ پاکستان کے میکرو اکنامک ویری ایبلز کو تیل کی عالمی قیمتوں کا غیر متناسب منتقلی، ایس بی پی ریسرچ لیٹین شمارہ 15، اسٹیٹ بینک

حیدر، کے ودیگر (2006ء)۔ بیرونی دھچکے اور شرح مبادلہ میں کمی پاکستان کو کیسے متاثر کرتی ہے؟ شرح مبادلہ کے انتخاب کے لیے مضمرات، اسٹیٹ بینک ریسرچ لیٹین، جلد-2، شمارہ 1، اسٹیٹ بینک

حیدر، زیڈ اور شاہ، ایس (2004ء)۔ شرح مبادلہ کے ترسیلی اثرات پاکستان میں ملکی قیمتوں تک، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز 5، اسٹیٹ بینک

آئی ایم ایف (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ: نیوگیٹنگ گلوبل ڈائونجرس، اکتوبر شمارہ

جے کو م، لی اور ویگیوز، ایف (2008ء)۔ کیا قانونی مرکزی بینک کی آزادی اور مہنگائی کے درمیان کوئی تعلق ہے؟ لاطینی امریکہ اور کیریبین سے ثبوت، پاولو بانی سینٹر ریسرچ پیپر نمبر 07-2008

جعفری، اے اے ودیگر۔ (2016ء)۔ پاکستان میں مہنگائی پر آبادیاتی تبدیلیوں کا اثر، پاکستان اقتصادی اور سماجی جائزہ، جلد 5، نمبر 1، صفحہ 14-1-

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024ء

خالق، ایف (2023ء)۔ اسٹیٹ بینک کے لیے ایک درمیانی ہدف: عمومی یا بنیادی مہنگائی؟، بین الاقوامی جرل آف کنٹینیر پیری ایٹوز ان سوشل سائنسز، جلد 2، شمارہ 4

خان، اے اے ودیگر۔ (2007ء)۔ پاکستان میں حالیہ مہنگائی کے تعین کرنے والے، تحقیقی رپورٹ نمبر 6، سوشل پالیسی اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر

خان، ایم (2015ء)۔ روپے اور قیمت کا تعین کرنے والا برتاؤ، اسٹاف نوٹس 15/02، اسٹیٹ بینک

خان، ایم جے ودیگر۔ (2010ء)۔ کیڑے مار ادویات کا استعمال اور ماحولیاتی آلودگی میں ان کا کردار، ورلڈ ایڈمی آف سائنس، انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، جلد 4، نمبر 12، صفحہ 85-91

خان، ایس یو اور ثاقب، او، ایف (2009ء)۔ پاکستان میں سیاسی عدم استحکام اور مہنگائی، جرل آف ایٹن انکس، جلد 22، نمبر 6، صفحہ 549-540

خان، یو ودیگر (2021ء)۔ بہتر مستقبل کے لیے صحت کی جانچ: پاکستان میں ادویہ ساز اداروں کی استعداد کا احاطہ: کنسورٹیم فار ڈیولپمنٹ پالیسی ریسرچ کے زیر نگرانی پاکستان بزنس کونسل کی شائع کردہ رپورٹ

کم، ایس ودیگر (2013ء)، کیا پیداوری میں اضافہ کوری میں مہنگائی کو کم کرتا ہے؟ ایلائیڈ انکس، جلد 45، شمارہ نمبر 16، صفحہ 2190-2183

کوگل مین، ایم ودیگر (2015ء) پاکستان میں لامتناہی توانائی کا بحران: کیا اس کا کوئی حل ہے؟، ولسن سینٹر

کوک، یو ودیگر (2021ء)۔ ترکی میں مہنگائی کے عمل میں توقعات کا کردار: کیا حال ہی میں حرکیات میں تبدیلی آئی ہے؟ درکنگ پیپر، نمبر 21، شمارہ نمبر 02

لارنس، بی اور ڈے لاپیڈرا، ای جی (1998ء)۔ مالیاتی اور مالیاتی پالیسیوں کا کوآرڈینیشن، IMF کا ورکنگ پیپر 25/98، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

لیپر، ای ایم (2023ء)۔ مالیاتی غلبہ: ہمیں کتنا پریشان ہونا چاہئے؟ پالیسی بریف، مرکٹس سینٹر یا جارج ٹیون یونیورسٹی

لیوس، ایس آر اور گیسنگر، ایس ای (1968ء)۔ ایک ترقی پذیر ملک میں تحفظ کی پیمائش: پاکستان کا معاملہ۔ جرل آف پولیٹیکل اکنومی، جلد 76، شمارہ نمبر 6، صفحہ 1170-1198

لنڈ، ٹی اور مالبرگ، بی (2000ء)۔ کیا عمر کا ڈھانچہ مہنگائی کے رجحانات کی پیش گوئی کر سکتا ہے؟ جرل آف اکنامکس اینڈ بزنس، جلد 52، نمبر 2-1، صفحہ 49-31

لوک، ٹی اے (2022ء) مالیاتی پالیسی کے معاملات کا پھل سے زیادہ تجزیہ کرنا: قیمت کی سطح اور مہنگائی کا مالی نظریہ، یہاں دستیاب ہے:

https://www.richmondfed.org/publications/research/economic_brief/2022/eb_22-39
22 فروری 2024ء

میکلیو این جی اور بال، ایل (2022ء)، تھیوری اور پریکٹس میں NAIRU، جرل آف اکنامک پریسیکٹو۔ جلد 16، نمبر 4- فال 2002- صفحہ 136-115

ماز، جے (2003ء)۔ دی فالسی آف کمپوزیشن: اے ریویو آف دی لٹریچر، پو این سی ٹی اے ڈی ڈسکشن پیپر 106، تجارت اور ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس

میک کار تھی، جے (1999ء)، کچھ صنعتی معیشتوں میں شرح مبادلہ اور درآمدی قیمتوں کے تریلی اثرات، بی آئی ورکنگ پیپر نمبر 9، بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

نایاب، ڈی۔ اور صدیق او (2020ء)۔ پاکستان کے لیے نیشنل ٹرانسفر اکاؤنٹس: پاکستان کے لیے نسلی معیشت کا تخمینہ لگانا، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس

نایاب، ڈی اور کنول، این (2023ء)۔ صوبائی منتقلی اکاؤنٹس: پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں جرنل نیشنل اکاؤنٹس، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس

نذر، این (2021ء) پاکستان میں غذائی مہنگائی پر بروقت پالیسی نوٹ، عالمی بینک رپورٹ

نازیو گلو، ایس اور سوئٹس، پو (2011ء)۔ تیل کی قیمت، زرعی اجناس کی قیمتیں، اور ڈالر: A Panel Cointegration and Causality Analysis، جرنل آف انرجی اکنامکس، جلد-34، شماره نمبر 4، صفحہ 1104-1098 نیپرا (2022ء)۔ اسٹیٹ آف انڈسٹری رپورٹ 2022، اسلام آباد: نیشنل ایکسٹرنل بنگلہ ریگولیٹری اتھارٹی

نیپرا (2023ء)۔ اسٹیٹ آف انڈسٹری رپورٹ 2023، اسلام آباد: نیشنل ایکسٹرنل بنگلہ ریگولیٹری اتھارٹی
نگائسن، وی بی (2015ء)۔ مہنگائی پر مالیاتی خسارے اور رقم کی فراہمی M2 کے اثرات: ایشیا کی منتخب معیشتوں سے ثبوت، اقتصادیات کا جریدہ، فنانس اینڈ ایڈمنسٹریشن سوسائٹس، شماره 20، صفحہ 5-349

اوکیپسو، ایس۔ اینڈ روڈ ریگیز، این (2012ء)۔ ساختی VAR-X تخمینہ اور اپیلی کیشنز کا تعارفی جائزہ، کولمبیا جرنل آف سٹیٹسٹکس، جلد 35، شماره نمبر 3، صفحہ 479

عمر، ایم (2018ء)۔ پاکستان میں نقل و حمل کے ایندھن کی طلب کی چلک کا اندازہ لگانا، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر، نمبر 96، اسٹیٹ بینک

مینسی، ایس و دیگر (2023ء)۔ مہنگائی کا ہدف، اقتصادی ترقی اور مالی استحکام: ابھرتے ہوئے ممالک سے ثبوت، مقداری مالیات اور اقتصادیات، جلد 7، شماره 4، صفحہ 723-697

مونسز، آر (2022ء)۔ یورویپا میں مہنگائی کی توقعات کے تعین کرنے والے، انٹرا اکنامکس، جلد-57، شماره 2، صفحہ 102-99

وزارت خزانہ (2021ء): اسٹیٹ بینک ترمیمی ایکٹ 2021 پر بریف، یہاں دستیاب ہے: www.finance.gov.pk/اسٹیٹ بینک_Act_2021.pdf، مطابق 8 فروری، 2024ء۔

معین الدین (2010ء)۔ پاکستان میں مائیٹری اور ریٹنگ، ریسرچ پلیٹن جلد-6، نمبر 2، اسٹیٹ بینک

وزارت پانی و بجلی (2015ء)۔ بجلی جزییشن پالیسی 2015، وزارت پانی و بجلی

مبارک، وائی اے (2005ء)۔ مہنگائی اور نمو: پاکستان میں مہنگائی کی حد کا تخمینہ، اسٹیٹ بینک ریسرچ پلیٹن، جلد-1، نمبر 1، اسٹیٹ بینک

مختار، ٹی (2010ء)۔ کیا تجارتی کشادگی مہنگائی کو کم کرتی ہے؟ پاکستان سے تجرباتی ثبوت، جرنل آف اکنامک کو آپریشن اینڈ ڈویلپمنٹ، جلد 33، شماره 2، صفحہ 52-33

مختار، ٹی و دیگر (2019ء)۔ کیا تجارتی کشادگی انڈیشیائی ان ڈویلپنگ اکاؤنٹس، پاکستان اکنامک اینڈ سوشل ریویو، جلد 57، شماره نمبر 1، صفحہ 68-47

منیر، ایس اینڈ کیانی، اے کے (2011ء)۔ تجارتی کشادگی اور مہنگائی کے درمیان تعلق: پاکستان سے تجرباتی ثبوت (1976-2010ء)، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 50، شماره 4، حصہ دوم، سمر 2011، صفحہ 853-876

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2023-2024

پارکر، ایم (2016ء)۔ مہنگائی پر آفات کا اثر، ای سی بی ورکنگ پیپیر سیریز نمبر 1982، یورپی مرکزی بینک

روگوف، کے (2003ء)۔ گلوبلائزیشن اور گلوبل ڈس انفلیشن، پیپیر، آئی ایم ایف نیوز آرکیو، یہاں پر دستیاب ہے: (ماخذ:

www.imf.org/en/News/Articles/2015/09/28/04/

sp082903/53، کم جنوری 2024 کو حاصل کیا گیا

پاشا، ایچ اے ودیگر (1995ء)، پاکستان میں مہنگائی کی موجودہ بلند شرح کی کیا وضاحت کرتا ہے؟ جلد 4:34 حصہ III، صفحہ 943-927، پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو

رومر، ڈی (1993ء)۔ کھلا پن اور مہنگائی: نظریہ اور ثبوت، اقتصادیات کا سہ ماہی جریدہ، جلد-CVIII، شمارہ 4

پاشا، ایچ اے ودیگر (2002ء)۔ پاکستان میں کل فیکٹر پروڈکٹیوٹی کی نمو میں کمی، سوشل پالیسی اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر

صابر، ایم اینڈ احمد، کیو ایم (2003ء)، میکرو اکنامک ریفارمز اینڈ ٹوٹل فیکٹر پروڈکٹیوٹی گروتھ ان پاکستان: ایک تجرباتی تجزیہ، کیوبیک: 56 ویں انٹرنیشنل اکنامک کانفرنس

پاترا، ایم ڈی اور رے، بی، (2010ء)۔ ہندوستان میں مہنگائی کی توقعات اور مالیاتی پالیسی: ایک تجرباتی تحقیق، ورکنگ پیپیر 84/10، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

ساشید، اے ودیگر (2003ء)۔ کیا زیادہ تجارتی کشادگی مہنگائی کو کم کرتی ہے؟ بینٹن ڈیٹا کنٹیکٹ کا استعمال کرتے ہوئے مزید ثبوت، اکنامک لیٹر، شمارہ 81، پی پی 315-319

منصوبہ بندی کمیشن (2011ء)۔ اقتصادی ترقی کا فریم ورک، منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی وزارت، پلاننگ کمیشن آف پاکستان

سلیم، ایچ ودیگر۔ (2019ء)۔ انوفیشن، کل فیکٹر پروڈکٹیوٹی، اور پاکستان میں معاشی نمو: ایک پالیسی پریسکریپشن، جرنل آف اکنامک سٹرکچرز، جلد-8، شمارہ نمبر 1، صفحہ 18-1

پرزیمیل، ایم۔ اور روم، ایم۔ (2005ء)۔ کیا پروڈکٹ مارکیٹ میں مقابلہ مہنگائی کو کم کرتا ہے؟ یورپی یونین کے ممالک اور شعبوں سے ثبوت، ECB ورکنگ پیپیر نمبر 453، یورپی مرکزی بینک

رانا، اے ڈبلیو (2020ء)۔ پاکستان میں گندم کی منڈیوں کی معقولیت: پالیسی کے اختیارات۔ PACE پالیسی ریسرچ پیپیر۔ انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔

سرمل، ایم (1996ء)۔ اقتصادی ترقی پر مہنگائی کے غیر خطی اثرات۔ آئی ایم ایف اسٹاف پیپرز، جلد-43، شمارہ نمبر 1، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

رانا، ڈبلیو ودیگر (2022ء)۔ پاکستان کا سیڈ سسٹم: پالیسی چیلنجز اینڈ پراسپیکٹ، انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ پاکستان

سردار۔ این اینڈ حیدر، زبید (2022ء)۔ کیا تیل کی قیمت کے دھچکوں کا ماخذ پاکستان میں مہنگائی کے لیے اہمیت رکھتا ہے: مائٹری پالیسی کے مضمرات، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپیر سیریز 110، اسٹیٹ بینک

رضاء، بی اور مغل، کے اہس (2022ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کے مالی تعین کرنے والے، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپیر سیریز نمبر 108، اسٹیٹ بینک

ستار، آروڈیگر۔ (2012ء)۔ پاکستان میں شرح مبادلہ کی تاثیر: درجہ تجزیہ، پاک۔ سوسائٹی Soc سائنس، جلد-6، شمارہ نمبر 1، صفحہ 96-83

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

- اسٹیٹ بینک (1974ء)۔ کارکردگی کا سالانہ جائزہ مالی سال 74-1973ء، کراچی: اسٹیٹ بینک۔
- اسٹیٹ بینک (2022ء)۔^ا دی اسٹیٹ آف پاکستان کی اکاؤمی، پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 22ء، کراچی: اسٹیٹ بینک،
- اسٹیٹ بینک (2007ء)۔ کارکردگی کا سالانہ جائزہ مالی سال 07-2006ء، کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2022ء)۔^ب پاکستان کی معیشت کی حالت، سالانہ رپورٹ مالی سال 22ء، کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2009ء)۔ کارکردگی کا سالانہ جائزہ مالی سال 09-2008ء، کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2023ء)۔^ا دی اسٹیٹ آف پاکستان کی اکاؤمی، ششماہی رپورٹ مالی سال 23ء، کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2023ء)۔^ب پاکستان کی معیشت کی حالت، سالانہ رپورٹ مالی سال 23ء، کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2023ء)۔^ج اسٹیٹ بینک اسٹریٹجک پلان 2023-2028ء۔ کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2019ء)۔ پاکستان کی معیشت کی حالت، مالی سال 19 کی تیسری سہ ماہی رپورٹ، کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2020ء)۔^{الف} دی اسٹیٹ آف پاکستان کی اکاؤمی، دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 19ء، کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2020ء)۔^ب سالانہ کارکردگی کا جائزہ مالی سال 20ء، کراچی:
- اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2020ء)۔^ج پاکستان کی معیشت کی حالت، سالانہ رپورٹ مالی سال 20ء، کراچی: اسٹیٹ بینک۔
- اسٹیٹ بینک (2021ء)۔ پاکستان کی معیشت کی حالت، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ، کراچی: اسٹیٹ بینک
- اسٹیٹ بینک (2022ء)۔ پاکستان میں کل فیکٹری پروڈکٹیوٹی اور آکٹانک گروتھ: ایک پانچ دہائی کا جائزہ، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو،

ڈبلیو بی (2018ء)۔ پاکستان۔ بڑھتی ہوئی تجارت اور سرمایہ کاری کی مسابقت کے ذریعے نجی شعبے کی ترقی کو غیر متقبل کرنا، ڈبلیو بی ٹیکنیکل نوٹ، عالمی بینک

ڈبلیو بی (2020ء)۔ کلائمیٹ چینج ٹولج پورٹل، عالمی بینک، یہاں دستیاب ہے:

<https://climateknowledgeportal.worldbank.org/coun>

[try/06-fry/pakistan/vulnerability](https://climateknowledgeportal.worldbank.org/country/try/06-fry/pakistan/vulnerability)

ڈبلیو بی (2022ء)۔ ریت میں تیراکی سے لے کر اعلیٰ اور پائیدار ترقی تک۔

پاکستان کانسٹری انکماک میورنڈم 2022ء، عالمی بینک

ییلن، جے۔ (2005ء)۔ پوائس انکماک منظر نامہ، اسٹینفورڈ انسٹی ٹیوٹ آف

انکماک پالیسی ریسرچ اسٹینفورڈ یونیورسٹی میں پریزینٹیشن،

[https://www.frbsf.org/news-and-](https://www.frbsf.org/news-and)

[media/speeches/yellen-speeches/2005](https://www.frbsf.org/news-and-media/speeches/yellen-speeches/2005)

پر دستیاب ہے۔

[the-us-economic-outlook-palo-alto/02/](https://www.frbsf.org/news-and-media/speeches/yellen-speeches/2005/the-us-economic-outlook-palo-alto/02/)

2024 کو حاصل کیا گیا۔

یوسف، ایچ اے جی (2007ء)۔ مصر میں مہنگائی کے ہدف کی طرف ڈس

انفلیشن کی کوششوں میں معاونت کے لیے مالی اور ادارہ جاتی اصلاحات،

ڈائریکٹوریٹ جنرل برائے اقتصادی اور مالیاتی امور، یورپی کمیشن

زکریا، ایم (2010ء)۔ کشادگی اور مہنگائی: ٹائم سیریز ڈیٹا سے ثبوت، Doğuş

Üniversitesi Dergisi، جلد 11، شمارہ 2، صفحہ 32-313

صدیق، ودیگر (2023)، پاکستان میں سیکٹرل ٹوٹل فیکٹر پروڈکٹیوٹی، وزارت

منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات اور پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف

ڈویلپمنٹ انکماکس

صدیقی، آر اور اختر، این (1999ء)۔ قیمتوں پر شرح مبادلہ میں تبدیلیوں کا اثر:

پاکستان پر ایک کیس اسٹڈی، پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد-38، شمارہ نمبر 4، حصہ

دوم، صفحہ 1059-1066، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو

تاپور، زیڈ ودیگر۔ (2020ء)۔ سندھ، پاکستان کے ضلع ساگھر میں پودوں کے

ڈھکن پر سیلاب کا اثر۔ جرنل آف ماحولیات۔ سائنس پروک، جلد 7، نمبر 5

طارق، کے ودیگر۔ (2012ء)۔ ڈومیسٹک ڈیٹ اینڈ انفلیشنری ایفیکٹس: این

ایویڈینس فار پاکستان، انٹرنیشنل جرنل آف ہیومنیز اینڈ سوشل سائنس، شمارہ-

2، شمارہ نمبر 18

اقوام متحدہ (2020ء)۔ پاکستان میں نوجوان خواتین-اسٹیٹس رپورٹ 2020ء

یو این ویمن پاکستان، اقوام متحدہ

یو ایس ڈی اے (2022ء)، غیر ملکی زرعی سروس،

<https://fas.usda.gov/data> پر دستیاب ہے، 15 برطانیق فروری

2024

وینکا تھن، ٹی (2013ء)۔ مہنگائی اور اقتصادی ترقی: ایشیائی معیشتوں کے لیے ایک

مترک پینل تھریٹولڈ تجزیہ، جرنل آف ایشیائی انکماکس، ایلیسیویز، جلد-26،

صفحہ 41-31

ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(1) جی ڈی پی: جاری سال، جس کے لیے اصل جی ڈی پی اعداد و شمار ابھی تک دستیاب نہیں، اسٹیٹ بینک منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیے گئے جی ڈی پی ہدف کو استعمال کر کے جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسب کا حساب لگاتا ہے۔ یہ تناسب معلوم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک جی ڈی پی سے متعلق اپنے تخمینے استعمال نہیں کرتے تاکہ یکسانیت برقرار رہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تخمینے سال کی مختلف سہ ماہیوں میں بدلتے ہوئے معاشی حالات کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مختلف تجزیہ کاروں کے تخمینے الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اگر ہر کوئی ایک مختلف جی ڈی پی تخمینے کا بطور نسب استعمال کرے تو معاشی مسائل پر بحث بہت الجھ جائے گی۔ چنانچہ معاشی مسائل پر با معنی بحث کے لیے ایک مشترک عدد سے مدد ملتی ہے اور منصوبہ بندی کمیشن کا دیا ہوا عدد اس مقصد کو بہتر طور پر پورا کرتا ہے۔

(2) مہنگائی: مہنگائی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط مہنگائی، (ii) سال بسال یا سالانہ مہنگائی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ مہنگائی۔ مدتی اوسط مہنگائی کا مطلب ہے جو لائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (قومی، شہری اور دیہی) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ مہنگائی کی ان تعریفوں کے کلیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation } (\pi_{Ht}) = \left(\frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation } (\pi_{YoYt}) = \left(\frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation } (\pi_{MoMt}) = \left(\frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں I_t سے مراد سال کے t^{th} مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔ صارف اشاریہ قیمت قومی، شہری یا دیہی ہو سکتا ہے۔ طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے براہ کرم دیکھیے:

www.pbs.gov.pk/content/methodology-2

(3) قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بمقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری: مجموعی سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالکاری کا حساب لگاتے وقت حکومتی قرض گیری کی بیکاری نظام میں اس کی امانتوں سے مطابقت کی جاتی ہے، (ii) روپے اور دیگر کرنسیوں کی امریکی ڈالر کے مقابلے میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی قرضے کے اسٹاک میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جس سے بیرونی قرضے کی روپے میں قدر متاثر ہوتی ہے۔

(4) حکومتی قرض گیری: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

(الف) اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری:

اسٹیٹ بینک سے قرض: وفاقی حکومت براہ راست اسٹیٹ بینک سے 'ویز اینڈ میز: ایڈوانس' (Ways and Means Advance) کے راستے یا مارکیٹ ریلیٹنڈ ٹریژری بلز (ایم آر ٹی بیز) کی (اسٹیٹ بینک کے ہاتھوں) خریداری کے ذریعے قرض لے سکتی ہے۔ ویز اینڈ میز: ایڈوانس سے حکومت ایک وقت میں سال میں 10 کروڑ روپے تک 4 فیصد سالانہ کی شرح سود پر قرض لے سکتی ہے۔ اس سے زیادہ رقم اسٹیٹ بینک کی جانب سے بہ وزن اوسط یافت پر ششماہی ایم ٹی بیز کی خریداری کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ اس یافت کا تعین ٹریژری بلز کی حالیہ ترین پندرہ روزہ نیلامی سے کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومتیں اور حکومت آزاد جموں و کشمیر بھی اپنے ڈیپوٹینٹس (اور ڈرافٹ) جس کی ان کے لیے طے شدہ حدود ہیں براہ راست اسٹیٹ بینک سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان قرضوں پر شرح سود ششماہی ایم ٹی بیز کی سہ ماہی اوسط یافت ہوتی ہے۔ اگر اور ڈرافٹ حدود کی خلاف ورزی ہو تو صوبے پر 4 فیصد سالانہ کی اضافی شرح سے ہر جانہ لیا جاتا ہے۔ تاہم 29 جون 2020ء کو وفاقی حکومت نے اسٹیٹ بینک سے صوبائی حکومتوں کو براہ راست قرض دینے کا کام خود لے لیا ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں اور اسٹیٹ بینک (بطور ایگزیکٹیو) کے ساتھ وفاقی حکومت سینٹرل اکاؤنٹ نمبر 1 (غیر غذائی) سے ویز اینڈ میز قرضے دینے کے لیے 29 جون 2020ء کو ایک سہ فریقی معاہدہ کیا ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض: یہ قرض زیادہ تر (i) سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) کی پندرہ روزہ نیلامی؛ (ii) 10، 15، 20 اور 30 سال کے معینہ شرح کے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی نیلامی؛ (iii) 3، 5، 10 سال کے رواں شرح کے پی آئی بیز؛ (iv) صکوک اور (v) صکوک کے بیج موجد (موجودہ ادائیگی کی بنیاد پر) کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ تاہم صوبائی حکومتوں کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کی اجازت نہیں۔

(ب) اجناسی مالکاری:

وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں دونوں اجناس مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان اجناس کی فروخت کی آمدنی بعد میں اجناسی قرض کی واپسی میں استعمال ہوتی ہے۔

(5) اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات: مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شماریاتی تعریفوں، کوریج وغیرہ کے اختلافات ہیں۔ اس کی بعض صورتیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

¹ یہ جنوری 2022ء کے دوران میں اسٹیٹ بینک ایکٹ میں ترامیم سے قبل لاگو تھا۔ اسٹیٹ بینک ایکٹ کے سیکشن 9(1)(28) جنوری 2022ء تک ترمیم کی گئی کے مطابق "اسٹیٹ بینک حکومت، یا کسی حکومتی ملکیتی ادارے یا کسی دوسرے سرکاری ادارے کا کوبراہ راست قرضہ یا اس کی کسی ذمہ داریوں کی ضمانت نہیں دے گا۔"

ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(الف) بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار): وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے زری سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

(ب) بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شماریات): توازن ادائیگی میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شماریات بینکاری اعداد و شمار پر مبنی ہوتے ہیں جن کا انحصار زر مبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر ہوتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔

فرہنگ (انگریزی - اردو)

accommodative monetary policy	نرم زرری پالیسی	Large Scale Manufacturing	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی
anecdotal evidence	منقولی شواہد	liabilities	واجبات
benchmark	نشانیہ	liquidity	سیالیت
broad money	زر و سبغ	maturity	عرصیت / میعاد
Cash Reserve Requirement	مطلوبہ نقد محفوظ	monetary overhang	زر فاضل
circular debt	گردشی قرضہ	NCPI inflation	قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی
contractionary policy	تختیفی پالیسی	Net Domestic Asset	خالص ملکی اثاثہ
core inflation	قوزی مہنگائی	Net Foreign Asset	خالص بیرونی اثاثہ
cost push inflation	لاگتی گرانی	Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ
currency in circulation	زیر گردش کرنسی	portfolio	جزدان
demand pressure	طلبی دباؤ	profitability	نفع یابی
demand pull inflation	طلبی گرانی	remittances	ترسیلات زر
exchange rate	شرح مبادلہ	remunerative	نفع بخش
external sector	بیرونی شعبہ	retail trade	خرده تجارت
Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	second round effects	دور ثانی کے اثرات
growth	نمو	subsidy	زر اعانت
indirect tax	بالواسطہ ٹیکس	surplus	فاضل
injection	ادخال	threshold inflation	مہنگائی کی مخصوص حد

فرہنگ (اردو-انگریزی)

demand pull inflation	طلبی گرانی	injection	ادخال
demand pressure	طلبی دباؤ	indirect tax	بالواسطہ ٹیکس
maturity	عرصیت / میعاد	Large Scale Manufacturing	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی
surplus	فاضل	Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
core inflation	قوزی مہنگائی	external sector	بیرونی شعبہ
NCPI inflation	قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	contractionary policy	تختیفی پالیسی
circular debt	گردشی قرضہ	remittances	ترسیلات زر
cost push inflation	لاگتی گرانی	portfolio	بزدان
Cash Reserve Requirement	مطلوبہ نقد محفوظ	Net Foreign Asset	خالص بیرونی اثاثہ
anecdotal evidence	منقولی شواہد	Net Domestic Asset	خالص ملکی اثاثہ
threshold inflation	مہنگائی کی مخصوص حد	retail trade	خرده تجارت
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ	second round effects	دورثانی کے اثرات
accommodative monetary policy	نرم زری پالیسی	subsidy	زرعانات
benchmark	نشانیہ	broad money	زر و سبج
remunerative	نفع بخش	monetary overhang	زر فاضل
profitability	نفع یابی	currency in circulation	زیر گردش کرنسی
growth	نمو	liquidity	سیالیت
liabilities	واجبات	exchange rate	شرح مبادلہ